حسنت جمیع خصاله صلو علیه وآله
الحمد لله القدیر که مدائح البشیر و نذیر من محمد حسین فقیر بمبئی اعنی
نغمۂ عشق و مدینہ
یعنی
دیوان فقیر
بفرمائش مولوی شیخ عبدالحق صاحب ساکن بنت به تصحیح تمام
در مطبع فاروقی دہلی محمد معظم طبع نمود

نقشۂ کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنای قدوس خلّاق نفوس و نعت و صلوٰة ذو براهین محسوس شفیع یوم قمطریر
و عبوس عرض کثیر العصیان اَرجی غفران محمد حبیب الرحمن ابن ذرهٔ شعاع مهر منیر
عشق البشیر و النذیر مولوی محمد حسین صاحب متخلص فقیر سلمه الله القدیر ابن الشیخ محمد اسمعیل
غفرهما الله الجلیل اینست که مساکین اهل عشق مدینه منوره را صلاء عشاق جناب سلطان
طیبهٔ طیبه را نوید جانفزا که مسخر دلهای عالم الی مدینة الرسول الاکرم مذکر سید ولد آدم
صلی الله علیه وسلم چون موج لیلا بر در مجنونان عشق رسول کبریا رسید و لیالی دلهای
فسار و رجال بصبح انتباه شد رجال الی الحرمین الشریفین مبدل گردانید یعنی این سفینه
عشق مدینه نتیجهٔ طبع والد محترم این حقیر اعنی مخدومی فقیر از بهر شهرهٔ مشتاق
ارض معالی تبرع نموده دل از دست المشتاق نبی رحمت بود اللهم تقبله منه وصلاء الی ما تمنّاه انک سمیع قریب
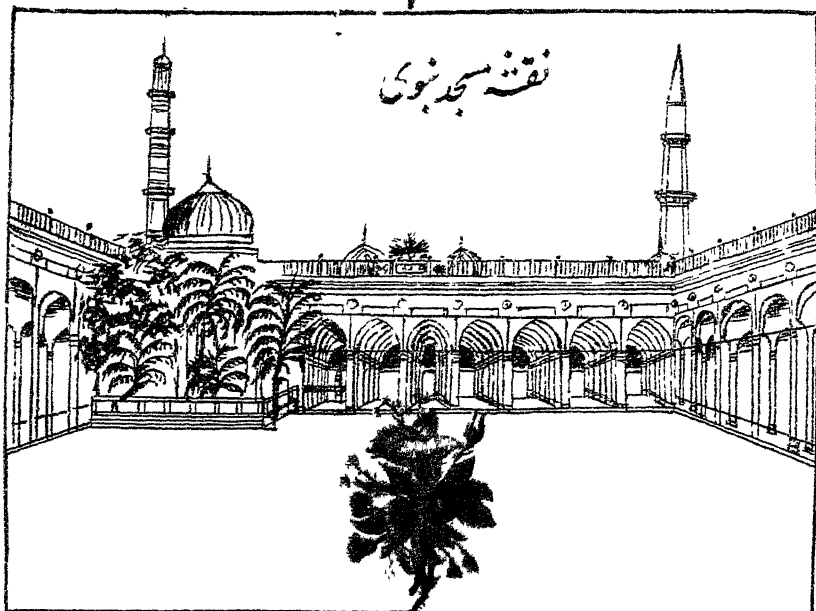
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملا میری قلم کو حسن بسم اللہ کی مد کا
ہوا جب عزم حمد کبریا و نعت احمد کا

نہو جب چشم دلمین جلوہ گر وہ نور مقصد کا
تو کیون مسکن نہو دل اضطراب و بیحد کا

سر دیوان کھچواؤنگا نقشہ پاک مرقد کا
بہت مشتاق ہون مشہود ان وجہ کے مشہد کا

کہ جسکا نور روشنگر ہے اس قندیل گنبد کا
کرہی ہر لمعہ جسکا رہنما نور مجرد کا

زنان مصر بھی جو دیکھتین جلوہ محمد کا
تو ہوتا قطع تا ہو دل کا وہان محسود ہو مد کا

جو تعلیم و تعلم مین نہو مفتاح حمد و نعت
تو پنجائی ذہن پر لفظ ابجد قفل ابجد کا

یہ کسکی چشم اسو کر گئی ہجرت مدینے کو
کہ جسکا منتظر اب تک ہے دیدہ سنگ اسود کا

جہان ہے سطح عالم مین دل ہی اسطرف مایل
ملا قلب مدور کو وہ مرکز کاف گنبد کا

سمجھایا اک نظر مین التہاب آتش دل کو
وہ برج سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

نظر کیونکر رسا ہو وہان شعاع مہر کی صورت
وہ ایسی تہنا کسقدر ہی سبکو احمد کی
جو سنگستان طیبہ شکل نیک و بد دکھاتے ہین
رسول اللہ کی الوف تھان ارواح آتی ہین
کمربستہ ہین وہ تخفیف امت کے لئی ہردم
امان ہی حصن سنت حسقدر یاجوج شیطان سے
عجب کیا ہی اگر تفعیل ابواب جنان مین ہو
ظہور اسم احمد فعل التفضیل ہی جس مین
جو مولا کی غلام ازاد ہین غمسی وہ زائر ہین
عناصر عشق یکتا ہی جہاں سی ہونگی ناجی
دیار مصطفی پر نور مثل قلب مومن ہے
اشارا ہی لبقیع پاک مین سب غرق رحمت ہین
قرین مصطفی جسنی نہ دیکھا ہو بلال ایدل
حضیض ارض مین ہوئیگا مثل کعب بو افخر
غنی مخلوق سی کیونکر نہ وہ سلطان عالم ہو
احد مین اور احمد مین جو عینیت کے قائل ہین
زبان حال سی میم دہن سے اپنی گویا اج
حدیث احمد بی میم جو مشہور کرتے ہین
جو کہتی ہین عرب بے عین کا سو تہمت اونکو

ہجوم نور حاجب ہی رخ محفوظ مرقد کا
مزار مختفی پر ہی ہجوم اعناق ممتد کا
کہان رتبہ کسی قصر قواریر ممرد کا
تعارف ہی وہین حضرت سے ہر جند مجند کا
محمد مین اشارا ہی ہی میم مشدد کا
نہین یا یہ حفاظت مین ذو القرنین کے سد کا
ہوا ہی اشتقاق اس باب سی اسم محمد کا
سراپا فضل ہی یہ اوس ثلاثی مجرد کا
یہان آزاد ہونا شرط ہی عبد مقید کا
ہوا اون اس مرکب مین مزاج اوس جنت مفرد کا
دیار سند پر ظلمت ہے گویا دل ہی مرتد کا
نہین حکمت سے خالی سبز ہونا اوسمین غرقد کا
جدار کعبہ مین دیکھی قرینہ سنگ اسود کا
عدوی مصطفی ساکن ہو گو برج مشید کا
توکل ہی خدا پر خاص تکیہ جسکی مسند کا
شعار بد ہی یہ شیوہ ہی ہر بد دین کا بد کا
اونہین ملعون و مرتد کہہ رہا ہی میم احمد کا
ٹھکانا ہی وہ بھی ہی لیسی ہر کذاب و معتد کا
معاذ اللہ بہتان ہی نہین یہ قول احمد کا

وہ تشدید اونکو آرہ بنکی بار جبر ڈالی آج
عرب سے کچھ نہ سمجھی فرق جو رب مشدد کا

معاذ اللہ توبہ ہی معاذ اللہ توبہ ہے
عقیدہ کافروں کا سا ہی ایسی واجب الحد کا

مرار و سخن مشہور ہی رکھے مدینہ میں
عرب بھی قدر دان ہے کیا مری تیغ مہند کا

ہزاروں ہو ہینگے منسوخ دیوان اہل بطحا کے
زمین شعر میں اوترا یہ قرآن نعت احمد کا

عجب کیا بحر شعر نعت ہر یک بحر رحمت ہے
گران سیر انجمن ہو وزن اپنی اشعار مجدد کا

تجلیگاہ مدح مصطفے ہی طور دل جب ہے
طبیعت سے مری آمد کو ہی شیوہ خوشامد کا

جناب مصطفی کا ذکر بھی معجز نما گر ہو
تو ہوئی پونچتیں فوری وحی دیوان مجلد کا

کھلیں سے انقباض دل کھلیں سے انبساط دل
اثر ہی یہ مری بحر سخن کی جزر کا مد کا

فقیر اشعار میں تیری بھی ہی کچھ تو سکون ول
یہ ماناہاں شہیدی کا قصیدہ ہی مدو شد کا

جو دل ہی عاشق جان جہان یعنی محمد کا
تو مر دہ سکو ہی واں زندگانی مخلد کا

تھوئی ملتفی اک داستان حسن احمد کا
قلم یہ دو زبان ہے آج اگر بن جائی دو صد کا

نماز مسجد احمد ملی تھی سر گوہس گہس کر
غضب ہے چھوٹنا ایسی عبادت ایسی معبد کا

فرشتے ہیں بشر میں جن میں ہیں ارواح حاضر ہیں
نہیں کس کس کو جوش اشتیاق اوس پاک مشہد کا

دیار رحمۃ للعالمین ہی راحت ارواح
مدینہ نام ہی اللہ کی رحمت کی مورد کا

زمانہ میں اب وجد افتخار نسل ہوتی ہیں
رسول اللہ سی ہی افتخار اونکی اب وجد کا

عجب کیا وہ قلم بنجائی خود شمشاد جنت میں
کہ جس سے وصف لکھا جائے اوس موزونی قد کا

قرین ہے رحمت خاص اسطرح ذات محمد سی
کہ صلی اللہ ہی جلیسی انیس اسم محمد کا

علو معنوی میں اوسکا رتبہ اس سے اعلی ہی
وہ برج سبز کو ہمرنگ ہی لوح زبرجد کا

الٰہی ہیں نگاہِ شوق ہو اور گوہرِ دیدار
حرم میں کاش لب سوں ور بوسہ سنگِ اسود کا

خیالِ برجِ سبز اوسکے دل پر خون ہم یوں ہیں
کہ گویا قصرِ یاقوتی ہے اور قبہ زمرد کا

زیارت گاہ میں گویا کہ میدانِ شفاعت میں
کھڑا ہے منتظر ہر کوئی اونکی آمد آمد کا

اگر واں بھی نکیرین آکے صورت دکھائینگی
تو ہمکو خوف کیا ہے گوشۂ تاریک مرقد کا

دلِ عالم ہے مثلِ سایہ افتادہ تعشق میں
عدوت حسنِ احمد ظل ہے گویا حسنِ سرمد کا

مقامِ قابِ قوسین انکو جیسا کچھ ملا حق سے
رسا کس سے سوا ایسی ہدف تک تیر مقصد کا

سگِ اصحابِ کہف آسا فقیر اوس خاک میں مل تو
کہ ہو جائیگا چھٹکارا شمولِ پاک میں بد کا

الٰہی کاش کلکِ نور و صفحہ حورِ خد کا
کہ یہ دیوان لکھتا ہوں میں توصیفِ محمد کا

الٰہی وہ محبت دے کہ جسمیں ہو رضا تیری
الٰہی لطف تیرا ہو انہیں احوالِ مرقد کا

محبت میں رسولِ حق کے دے وہ قوتِ ایماں
کہ آسان ہو ہی استحکام ہمیں شرع کی حد کا

نصیب اپنے الٰہی اتباعِ سنت ایسا ہو
کہ روح و دل کو آجائی مزا دینِ محمد کا

الٰہی نعت و مدحِ مصطفیٰ یہاں مجھسے وہ ہوئے
کہ جسمیں شرک یہاں باعث ہو نارِ مخلد کا

ق

بہت مداح اتراتی ہیں یہاں اطرائی مدحت میں
اور اس اطرا میں وارد ہو چکا فرمان احمد کا

کہ میری مدح میں اطرا انھو مثلِ نصاریٰ کے
کہ اونکا شان عیسیٰ میں ہے شیوہ حد کا

کوئی شاعر کمالِ فن میں گو ہو موردِ تحسین
اگر غالی ہے حق میں تو بس مورد ہی رد کا

طوافِ روضۂ احمد کی جسکی دلمیں حسرت ہے
تو شرک ہے جو طائف ہے نبی کے پاک مرقد کا

سعادتمند کتنی ہیں رسول اللہ بشر کے
عبادت ہے طواف اور خاصہ ہی خاص معبد کا

خدا شاہد جو تھی پاک ہی اور تھی ہیں شاعر
خدا شاہد جو مر لیتا ہی جو نام آتا ہے احمد کا

جناب حق مین کہنا گستاخی ہے تو بھی ۔ جو بولون تو ہوتا ہے خلل یہان شیطان کو ضد کا

کہ میں الطلق ہے محمد کو ہر دم جو ملیتا ہے ۔ جب اسیر نام آتا ہے محبت سے محمد کا

بہت یاد آئیگی تمہید بدیار مین سو شوخی ۔ نہین جس شوخ کو بھایا بیان مدح مفید کا

تکلم نعت مین حق ہے نہ ہو بی لطف سے خالی ۔ نہو ہمتا ہان جو بولون کتا فہما ہے تمجید کا

کلام اہل طغیان ہے قبول عام ایسا کچھ ۔ کہ گلدستہ ہے گویا محفل رسوم مولد کا

بچشم غور یہان ہر شاعر مداح کو دیکھو ۔ کہ اکثر کو نہین کچھ پاس شرع و دین احمد کا

سخن سے اونکے کیونکر شرک و بدعت کو نہو رونق ۔ کہ جنکے ساتھ رہتا ہے ہجوم اہل خوشامد کا

مفصل اتصال گو اپنی نہین سمجھی ہدایت فن ۔ خدا خود جانتا ہے حال ہر گمراہ و مقلد کا

کوئی اسیر نہ ہو پہر کشتی کہ ہین کچھ جیسون شاید ۔ جو میرے گرد ہے ہر دم ہجوم اعناق ممتد کا

لگا کر خون مل سکتا ہے کب ہی تشدید و نمین ۔ نہو وہ سعد اگرچہ نام ہو ئی سعد اکبر کا

بہت فلاح زینت دیتی ہے بین اشراک و بدعت کو ۔ لطا ہر نام ہے عشق نبی کا نعت احمد کا

خدا کی حمد ہو نعت نبی ہو امر دین جو ہو ۔ قبول حق ہے وہ محدود جو ہے دین کے حد کا

الٰہی تنگ ہے میدان اہل شرک و بدعت پر ۔ مری قرطاس و خامہ کو بنا دے وہ پہر گرد کا

الٰہی نعت مین دی وہ یدطولی کہ پہر جسمین ۔ نہ ہتک شرع ہو اور ہو ئی باعث خیر سرمد کا

ہزاروں اہل دیوان کہین دیوانی ہونگی ۔ کہ اب بجتا ہے شہرہ میرے دیوان مجدد کا

فقیر اب شاعران بدعتی گویا ہوئی مقتول
بجا ہے سیف سنت نام میرے خامۂ دید کا

غزل در منقبت خلفای رسول کریم علیہ و علیہم الصلوٰة والتسلیم

عجب رتبہ کیا اللہ نے صدیق اکبر کا
بنایا غار مین بھی ونکو یار اپنی پیمبر کا

مقرب ھین وہ برزخ مین قیامت مین بھی ہونگی
محمد سی نہ تھا کچھ قرب ونکو زندگی بھر کا

قرابت ایسی و سن بو عائشہ کو ھی محمد سی
کیا حق نے رسول اللہ کو زوج اوسکی دختر کا

وہ بعد از انبیا اور مرسلین کے سب سے افضل ہین
بیان کیا کیا ہو مجھ سی صفا اوس محبوب سرور کا

جناب ابن خطاب ایسی عالی بد اور خطیب ایسی
کہ اونکی ذات عالی فخر ھی محراب و منبر کا

ہزارون لشکر کفار سی دریای خون پیکر
وھین لب خشک تھا اونکی سنان تیر و خنجر کا

یہ ایسی راز دار مصطفے ھین والد حفصہ
ھین حال ایسی کچھ مخفی رسول اللہ کے گھر کا

رہا جو بھاگتا شیطان ہمیشہ انکی سایہ سی
وہ سایہ معنی لاحول تھا گیا اس مظفر کا

وہ کان صبر و حلم و جود و ایمان و حیا عثمان
ہوا تھا ازدواج اونسی رسول حق کی دختر کا

نکاح ثانیہ بھی بعد اولی ہو گیا اونسی
یہ ذی النورین نام اسواسطے ہے اوس مطہر کا

عجب ترتیب قرآن جامع قرآن نے کی گویا
دکھایا ہمکو نقشہ لوح محفوظ و منور کا

شہید حق نے بلوی مین و یاسر اور عمار ادم
کہ تا مجھ سی نکھو مفتوح باب اس فتنہ و شر کا

علی مرتضی زوج بتول معدن عصمت
کہ شہر علم احمد سی وھین رتبہ ملا در کا

رسول اللہ عالی شان کو تھی ایسی الفت
کہ جیسی پیار ہوتا ہی برادر سی برادر کا

سخاوت مین شجاعت مین عبادت مین تھا دنیا مین
کمال انکا سبب ہے رونق دین پیمبر کا

ہمیشہ انپہ رضوان خدا نازل رہی جبتک
طلوع مہر ہو دنیا مین و رہوا فون مختر کا

فقیر اپنی شفاعت کا وسیلہ ہے قیامت مین
محمد کا ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کا

نہ کیون ہو دل سی زبان پر ہزار شکر خدا
دکھایا شہر نے لاکھ بار شکر خدا

ہزار شافعِ روزِ شمار دکھلایا
کرون مین کیون نہ ادا بی شمار شکرِ خدا

یہہ قرب رحمتِ حق تہا اور اوسکی قدرت تھے
ادا ہوا جو قریب ہزار شکرِ خدا

دکھائی مجکو مدینی کی رات دن وسنی
تو مجہپہ فرض ہی یسلی ونہار شکرِ خدا

ہزار مدینی کی پانی کا یاد آتا ہی
تو آہ سرد ہی اور بار بار شکرِ خدا

ملا وہ نعمتِ حق یک بیک مدینہ مجھی
نکر سکا دلِ بی اختیار شکرِ خدا

فزون ہو شکر سی نعمت تو قرب حق ہو
کہ کر رہا ہی یہ امیدوار شکرِ خدا

دکھایا شہرِ محمد کا کاروبار مجھے
تو کیون نہوئی مرا کاروبار شکرِ خدا

فقیر ایک یارت بہی لاکہہ نعمت ہی
ہزار شکرِ خدا اصد ہزار شکرِ خدا

ذاتِ نبی پہ لاکہہ بار دم مین ہو جودِ کبریا
اونپہ درودِ کبریا اونپہ درودِ کبریا

کیون نہو اُنکی لیی سجدہ و بی شمار اجی
آپ سی حشر تک ہے یہ نظمِ حدودِ کبریا

جنکو ہی حبِ احمدی بس وہی ہین خدا کی دوست
جو مین حسودِ مصطفٰی ہین وہ حسودِ کبریا

اُنشفاعت نبی کا سش وہان ملی ہمین
کیونکہ بہت ہی گرم ہی آتشِ سودِ کبریا

ہوئی مدینہ رسول کیونکی نہ کافرونپہ قہر
جسمین ہمیشہ رحمتین ہوتین جنودِ کبریا

مسجدِ مصطفٰی مین ہی سجدہ ہوا مجھی نصیب
چاہیی شکر مین مدام سر بسجودِ کبریا

گنگ ہے خوب وہ زبان چاہیں بہرے ایسی کان
جن سی نہوئی ای **فقیر** گفت و شنودِ کبریا

کسینی نفس کو بہرِ سفر مارا تو کیا مارا
قدم راہ مدینہ چھوڑ کر مارا تو کیا مارا

یہ سر مٹ جائے گہسکر مسجد احمد مین اکدن کاش
یہانکی مسجدونمین ہی نہی سر مارا تو کیا مارا

جو خوشبوئی مدینہ لای تو ہو جائی زشکِ حور | گلستان کا دم آیے بادِ سحر مارا تو کیا مارا

کہان تو اک دہوان دلکا کہان وہ گنبدِ اخضر | جو نعرہ تو نی آد بی اثر مارا تو کیا مارا

علاج اپنی جنونکا خارِ صحرای مدینہ ہے | کسے فصادنی یہان نشتر مارا تو کیا مارا

نہ آیا صیدِ عشقِ مصطفے گر تشنہ جان مین | یہان اس جال سی ہر صید گر مارا تو کیا مارا

مقابل یک نگاہِ روزنِ در کے وہان دلبر | کسی معشوق نی تیرِ نظر مارا تو کیا مارا

رہا رخصت کے دن وران سر وہان بیقرار مین | خدا جانی درِ محبوب پر مارا تو کیا مارا

تہا ظاہر تعجال ور جا بیونکی ہا مین حیران ہن | الٰہی مرغِ دل پر پہینک کر مارا تو کیا مارا

بجہایا آتشِ دل کو اگر آبِ مدینہ نے | نہین یہ زہرہ نارِ سقر مارا تو کیا مارا

غنی دم ہو ینگی بے حج کعبہ یک دو زخمین | غنا کا دم اگر یہان عمر بہر مارا تو کیا مارا

مہوس خاکِ طیبہ ہو تو آپہی کیمیا بنجائے | یہان سیماب بہر سیم و زر مارا تو کیا مارا

مدینی مین نآئی موت یجان فقیر افسوس
قضانی ہند مین تجکو اگر مارا تو کیا مارا

جب مدینی سے ادہر عیر نے منہ پہیر لیا | چشمِ خونبار سے تنویر نے منہ پہیر لیا

طفلِ اشک اپنی ہین بی آبِ مدینہ بیتاب | کہ ان اطفال سی وس شیر نے منہ پہیر لیا

جسم میرا نہوا خاکِ مدینہ افسوس | اس مس عیب سے اکسیر نے منہ پہیر لیا

ہم مسافر ہوئی جب گنبدِ اخضر سے قریب | کیا ہی ہر شکل سے تغیر نے منہ پہیر لیا

پہرتے کیا جالیونسی دیدہ محوِ دیدار | کہین دیکہا ہے کہ تصویر نے منہ پہیر لیا

ہوئی تکمیل صلوۃ ایسی ہی مین مہیب | مجہسے ڈرکر میری تقصیر نے منہ پہیر لیا

حبِ دنیا ہی جسی طیبۂ اطہر مین ہے | نجس العین سے تطہیر نے منہ پہیر لیا

رہا

جسکے تقدیر مین دیدار شفاعت ہے نہین
سچ ہے اوس شخص کے تقدیر نے منہ پھیر لیا

چلتے کیا پانو مدینے سے ادہر کو جو ادہر
دمبدم عاشق دلگیر نے منہ پھیر لیا

دیکھیے وصل مدینہ کبھی پھر ہو کہ نہو
یہان مری آہ سے تاثیر نے منہ پھیر لیا

اہل غفلت کو مدینے کا سفر کیون ہو نصیب
اونکی بدخواب سے تعبیر نے منہ پھیر لیا

کاش تحریر رقا اس سے ہو گر جانب بعث
ہر طرفسے مری تحریر نے منہ پھیر لیا

تو ہی مداح رسول عربی آج فقیر
کس زبان سے تری تقریر نے منہ پھیر لیا

وصل مین حیرت دیدار نے سونے ندیا
ہجر طیبہ مین دل زار نے سونے ندیا

شادی مژدہ رحمت سے ہے گویا بیخواب
جسکو درد سر ابرار نے سونے ندیا

ایسی باہم رہے وہان محو صلوۃ و تسلیم
چشم زوار کو زوار نے سونے ندیا

خفتہ بخت آہ مدینے سے ہم آئے اوٹھکر
کیون وہین پانو نکو رفتار نے سونے ندیا

بے مدینہ ہے وہی نالہ دل یہان افسوس
فتنۂ دل کو غم یار نے سونے ندیا

بخت بیدار مدینے مین رہے یون اپنے
گویا بیدار کو بیدار نے سونے ندیا

تھک کے سوتے ہین تو ہے قبر مین دیکھو تو ہی
جنکو یہان کار نے اور بار نے سونے ندیا

سوئینگے نار مین محروم زیارت جنکو
یہان غم درہم و دینار نے سونے ندیا

چشم دل کیون نہو بیدار مدینے مین کہ وہان
رویت رحمت غفار نے سونے ندیا

جا بیونگے جو کھلی رہ گئین آنکھین اے دل
اونکو کس جلوۂ دیدار نے سونے ندیا

اوڑ گئی نیند یہان اونکی جن آنکھونکو وہان
حیرت گوہر و دیوار نے سونے ندیا

کیا ہی آرام کا مرقد تہا بقیع الغرقد
پہ وہان بخت نگونسار نے سونے ندیا

اونکو فردوس مین آرام مبارک ہو فقیر
جنکو یہان ہیبت جبارنی سونی ندیا

گرمی ہجر سی چین مجھی افسوس ہے دم بہر کیون نہوا
سایۂ نخل مدینہ کبھی مجکو بھی میسر کیون نہوا

رہتی دور ہمیشہ خدایا دامن ولسی نجاست ہند
عاشق احمد کا ہی وطن وہ طیبۂ اطہر کیون نہوا

ایسا نہوا ایجان حزین آجائی پیام اجل تجکو
پہر یہ الم ہو ایک سفر ہی سوی پیمبر کیون نہوا

بستر خواب ہند ہوا ہی بستر خار اسی غم مین
خاک مدینہ پر میرا ہی حیف ہی بستر کیون نہوا

رشک ہے چرخ اخضر سی یہ ہر دم دیکہہ رہا ہی پا
سامنی ان آنکہونکی بہی یون وہ گنبد اخضر کیون نہوا

دیکہکی اوسکو زندہ ہی پہر کر یون نہ کہین پچتائی دل
طائر جان کا دام وہان وہ شبکۂ جالی انور کیون نہوا

ہوتا ہی سب تقدیر خدا سی سن تو فقیر خستہ جگر
لحظہ بلحظہ کہدیتا ہی تو یہہ کیونکر کیون نہوا

یہ مجہسی پوچہتی کیا ہو مدینہ کیسا مکان تہا
کہ اوسکو دیکہکی سینی مین میرے دل ہی کہان تہا

بہار وصل مدینہ کا اب بہی ہی ہی لی ریان
ہوا تہا غنچۂ دل خندہ زن کہ وقت خزان تہا

نگاہ دیدۂ حسرت اتہی ہر طرف دم رخصت
مدینہ سی تو نکلنا بشکل نزع روان تہا

بقیع طیبہ مین ایجان کیون نہ گئی تو بہی | مسافرونکی لیی وہ مقام راحت جان تہا
پیام بوسہ حور جنان تہا اپنی لیی وہ | لگا صراحی طیبہ سی جب اپنا دہان تہا
وہ بہتی ترشح رحمت مین سوز دل سی سلامتی | جو اشک نہ بہتی وہان اور سلام ورد زبان تہا

وہانسی آگیا پہر یہان فقیر وہ بہی تو دن تہی
کہ تو بہی کرکے سفر ایکدن یہانسی روان تہا

دوای تپ دیرینہ بذکر آب مدینہ

ہوا وہ زندہ دل جسنی پیا پانی مدینی کا | کہ ہی صد غیرت آب بقا پانی مدینی کا
مری دلسی یہ آہ سرد یون اکثر نکلتی ہے | کہ یاد آتا ہی مجکو برف سا پانی مدینی کا
جو ہوتا اب سکندر ڈہونڈتا کیون آب حیوان کو | چکہا دیتا اگر اپنا مزا پانی مدینی کا
ہوئی سب پانی پانی شربت قند و نبات اوس سے | بیان کیا ہو کہ ہی جس لطف کا پانی مدینی کا
مدینہ جنۃ الفردوس ہے روی زمین پر آج | تو مثل سلسبیل ایدل ہوا پانی مدینی کا
صراحی جو وہان ساقی لیی مسجد مین پہرتے ہین | الہی ولسی پہر مجکو پلا پانی مدینی کا
مدینی کی صراحی کی لگی صورت ہے یہ کسکا دل | صراحی نکی پیتا ہی رہا پانی مدینی کا
ہوا پاکیزہ دامان دل اوسکا داغ عصیان سے | کہ جسکو ایک چلو مل گیا پانی مدینی کا
یہ دل مشتاق ہی جسکا ہمیشہ مثل مستسقی | پلا یارب ہی ماہ استسقا پانی مدینی کا
یہی جی چاہتا ہی یہانتک لیجے خاک بہی وہانکی | ٹپکاتا ہی کچہہ ایسی اشتہا پانی مدینی کا
مری ہونٹون کو ہر دم چاٹتی ہین جان و دل میرے | پیا ہونٹون نے جب ہے خوش مزا پانی مدینی کا
وہینکا باغ ایمان سبز و خندان ہے ثمر ور ہی | زمین دلمین جسکی بہہ گیا پانی مدینی کا

چلا آتا ہو مومنین انہار رحمت سے یہ کہتا ہے ۔۔ زبانِ حال سی خود ماجرا پانی مدینی کا

یہ ذوقی امر ہے اسکا بیان کیونکر زبان سی ہو ۔۔ کہ میٹھا ہے تو کیسا ہے بھلا پانی مدینی کا

مٹھاس اسکا زبان کیونکی جا بر ہو کہ مثلِ قند ۔۔ بیان کیجے پل کو دیتا ہے بہا پانی مدینی کا

نہو مار الحیات اپنی لیے کسطور وہ پانی ۔۔ کہ پیتی تہی جنابِ مصطفی پانی مدینی کا

فقیر اپنا نصیب اب تو سکندر سے بہی بہتر ہے
رہا محروم وہ ہمکو ملا پانی مدینی کا

ملا ہم دردمندون کی دوا پانی مدینی کا ۔۔ ہوا اس روحِ مضطر کے غذا پانی مدینی کا

صراحی کی زبان تو کہہ سکی کیونکر کہ رکہتا ہے ۔۔ نہان سترِ نہانی کا مزا پانی مدینی کا

جو اوسکو پی چکی بیخود ہین وہ لذاتِ رحمت سے ۔۔ وہ اکبا کہہ سکین کیا چیز تہا پانی مدینی کا

بڑہاتا ہے جو پینا اوسکا ہر دم رقتِ دلکو ۔۔ بڑہائی کیون نہ تاثیرِ دعا پانی مدینی کا

نہوئی عاصیونکو پیاس پہر محشر مین سیار ہی دن ۔۔ جو ہو جائے کچھ اوسدن ناشتا پانی مدینی کا

عجب اب ہصفی ہے کہ اپنے شکل دم بہر مین ۔۔ بنا دیتا ہے دلکو باصفا پانی مدینی کا

عجب کیا عین دلکو نورِ ایمان کی ترقی ہین ۔۔ بنائی چشمۂ شمس الضحے پانی مدینی کا

تمنا ہے کہ ملجاؤن کہین خاکِ مدینہ مین ۔۔ مری مرقد پی ہو چہڑکا ہوا پانی مدینی کا

نظر آنے لگے گویا ہماری صورتِ اصلی ۔۔ جب آیا سامنی آئینہ سا پانی مدینی کا

زبان حسرت مین شل ہے بی آب ہے بتیاب ۔۔ کہ اس منہ سی نہوا کدم جدا پانی مدینی کا

ہمین اب مبدم رونا آتا ہی کسطرح دلسے ۔۔ رقیق اپنا سا دلکو کر چکا پانی مدینی کا

لگائی جامِ کوثر کے سوا کیا اپنے منہ سی وہ ۔۔ ہمیشہ جسکی منہ سی یہان لگا پانی مدینی کا

عجب کیا بان ہال اوسکا بچی نارِ جہنم سے ۔۔ پسینا جس بدن کا بن گیا پانی مدینی کا

فرات زندگی کا ہو کہ میری ہر رگ و پی مین
بشکل جان شیرین ہو رسا پانی مدینے کا

تمنا ہے جو مرتے دم ہو مجھپر تشنگی غالب
تو میری حلق مین زمزم ہو یا پانی مدینے کا

زبان تشنہ کام شوق بیتاب سخن مین تھے
سبو ئی بی زبان سی جب ملا پانی مدینے کا

گناہون کی ندامت سے مرا دل پانی پانی ہے
کیا غفار نے جب سے عطا پانی مدینے کا

مشرف قرب احمد سی ہی یہ بھی کیا تعجب ہے
کہ ہو کوثر تک اپنا رہنما پانی مدینے کا

عجب کیا ہے دوزخ اونکے گرد سی سب سرد ہو جائے
یہانسی پی گیا جو قافلا پانی مدینے کا

یہ آب برف اونکی حق مین آب گرم دوزخ ہے
غنی جو جانتی ہین ہیرا پانی مدینے کا

فقیر آب و ہوائی ہند پھر کیونکر موافق ہو
جو یاد آئی مدینے کی ہوا پانی مدینے کا

صد رحمت روح حزینہ در ذکر ہوائی مدینہ

کاش اکدن پھر چلی آئی مدینے کی ہوا
اور اوڑا کر مجکو لیجائے مدینے کی ہوا

گرمیٔ حرص ہوائی نفس سب جاتی رہے
جو مسلمان اک ذری کھائی مدینے کی ہوا

رات دن ہے جسکا گلزار محمد مین گذر
ہر ہوا پر کیون نہ اترائی مدینے کی ہوا

جان ہوا ہو جائی کفر و شرک کی جو ہند مین
ایکدم تکلیف فرمائی مدینے کی ہوا

ہند مین کیونکر جیے عاشق اگر دم کیطرح
اپنی سینے مین نہ بھر لائی مدینے کی ہوا

جان ہوا ہو جائی جسدن یا خدا اس جسم سے
یہ وہان جائی جہان پائی مدینے کی ہوا

برگ افتادہ کی صورت مسجد احمد مین کاش
دل مرا لیجا کی پھیرائی مدینے کی ہوا

جا رہی جو خاک عاشق بھی مدینے کی قریب
کیون مدینے مین نہ پہنچائی مدینے کی ہوا

ہر تعلق سی ہمارا دامن دل کہینچکر
کون دی پنکہا مدینی کا تبرک ہمکو آج
کسطرح جاتی مدینی سی کہین عاشق کے روح
جو ہوا می نفس کے بندی غنی ہین پر طمع

کاش وہان کا نونمین ل وبہاتی مدینی کی ہوا
تپ زدون کو کون بہجواتی مدینی کی ہوا
کیا مدینہ ہی سی گہبراتی مدینی کی ہوا
حیف اونکا دل نہ للچاتی مدینی کی ہوا

تپ شفا ہوای فقیر اپنی دل بیمار کو
اک ذرا دم اسپہ کر جاتی مدینی کی ہوا

پی مدینہ کہان ہوجی کا مزا
جنکی عاشق ہزارون ہین اونکو
دل لگا کر مدینی سی عشاق
پی مدینہ ہو کسطرح دل خوش
ذوق دین کی وہان ہی روز پہی
بوسہ حور کا منو نہ سے
ہم تو اوس نیکو ہی روتی ہین
مثل جنت سکون دل ہی وہان

موت ہین جسکے زندگی کا مزا
ہی محمد کی عاشقی کا مزا
بہول جاتی ہین دل لگی کا مزا
ہر خوشی ہین ہی یہان غمی کا مزا
وہان تمر مین ہی اس ہی کا مزا
اوس صراحی صندلی کا مزا
وہانکی رونی مین تہا ہنسی کا مزا
کیا کہون سکن ہی کا مزا

دشمن ہند ہو فقیر جو کچہہ
ہی مدینی کی دوستی کا مزا

مینی جب دور سی وہ گنبد اخضر دیکہا
کیون خوشی سی نہوئی جان بدن سی باہر
آپ ہی عاشق و معشوق سبہی عاشق ہین

چشم مشتاق کو بس وتی ہی اکثر دیکہا
مینی جب آپ کو خود طیبی کی اندر دیکہا
وہان ان مرد کو بیتاب برابر دیکہا

کون

کون ہے روضۂ انور مین وہ معشوق نہان
مہوشون کو بہی وہان عاشق مضطر دیکہا

ایسی گوہر پی کرون نقد دل و جان نثار
رہنمائی رخ محبوب جو گوہر دیکہا

چوم لون دست دُرِ شہوار کی آنکہین جسنی
جلوۂ خاص کو دیوار سی مل کر دیکہا

بیدماغ چمنستان جہان ہی جسنے
طیبہ کو طیب محمد سے معطر دیکہا

اب تو امید ہی جنت کو بہی ہم دیکہینگے
روضۂ جنتی و حجرۂ منبر دیکہا

(مدینہ ۱۲ — خوشبو ۱۲ — من ریاض الجنۃ ۱۲ — منور خاص ۱۲)

ولمین ہا آنکہون مین اپنی اوسی کیونکر رکہہ لون
مرقد پاک وہ مرغوب سراسر دیکہا

مجمع روز شفاعت کا نمونہ تہا وہ
اسقدر وہان دل عالم کو مسخر دیکہا

سیر دنیا کی تمنا نرہی بس دل کو
کیا ندیکہا جو وہان قرب پیمبر دیکہا

شادئ وصل سی بیتاب تہا اور بہی یہہ
مینی بس ان کو جو وہان ہات لگا کر دیکہا

ایک ہفتہ مین تو غمہای نہفتہ نکلی
شکر صد شکر کہ تہا جو کہ مقدر دیکہا

چہوڑ کر بہاگ گئی دلکو مری صبر و توان
ہجر کے دن غم احمد کا جو تکر دیکہا

کیونکی دل سیر ہو حضرت کی زیارت سے فقیر
عمر بہر دیکہا تو گویا اونہین دم بہر دیکہا

سچ تو یون ہے جو وہان روضۂ انور دیکہا
آفتاب دل تاریک منور دیکہا

ق

دل سی کہتا ہون جو مین روضۂ انور کی حضور
رخ مقصود یہان ای دل مضطر دیکہا

تو جواب اسکا یہ دیتا ہی کہ مجہہ سی نہ پوچہہ
کیا کہون مین کہ ہی یہ تو کیونکر دیکہا

کوئی جائی تو کہان جائی مدینی کی سوا
کسی عالم مین کوئی آپ سے بہتر دیکہا

سخت حیران ہوتا ہین اپنی نصیبون سے وہان
کیا مری آنکہون نے بہی مرقد اطہر دیکہا

اللہ اللہ ری نسیم سحری کی قسمت
کہ مدینی مین ہمیشہ وہ گل تر دیکہا

بجہہ گئی آگ مری لگی بہت رونی سی
چشم پر آب کو وہان چشمۂ کوثر دیکہا

ق

ق

دیکھکر گوہرِ دیوارِ مقدس مینی
دیدۂ شوق کو غیرت سی بہت تر دیکھا

آستان پہ گرا کیون وہین بنکر دُرِ اشک
دل نہ دیکھا تجھے اے دل کوئی پتھر دیکھا

کاسۂ سرِ شان ہین فی شان جہا مین کہ وہان
کفش بردار ہر اک صاحبِ افسر دیکھا

حال وہانکا کوئی کیا پوچھتا ہی مجھسے فقیر
شش جہت کے تئین اوس روضہ پہ ششدر دیکھا

کچھ نپوچھو وصلِ محبوبِ خدا کیونکر ہوا
مین ہی دلسی پوچھتا ہون کیا ہوا کیونکر ہوا

دستِ کوتہ جالیون تک خود رسا کیونکر ہوا
مین گنہگار اسطرح کا پارسا کیونکر ہوا

رہتی ہی ہر دم وہین جنکی نگاہِ چشمِ دل
اونسی پوشیدہ مزارِ مصطفٰے کیونکر ہوا

زائرِ خیر البشر ہین رشکِ اہلِ سلطنت
ہم فقیرون کو بھی یہ رتبہ عطا کیونکر ہوا

کہتی تہی ہم مردہ دل حیرت سے وہان بعدِ وصال
مسکن اپنا آج یہہ دار البقا کیونکر ہوا

خاکِ نعلینِ طبیبِ روح گر او سمین نہین
پھر یہ نام اوس خاک کا خاکِ شفا کیونکر ہوا

رو دیا بی اختیار اور دلسی نکلی آہِ سرد
جسنے پوچھا ہجر کے دن ما جرا کیونکر ہوا

دلسی کیا پوچھون کہ یہ ہی بیزبان کیا کہہ سکی
کیا ہوا حاصل زیارت کا مزا کیونکر ہوا

وہان ہین اس حیرتمین مرجاتا تو کچھ حیرت نتھی
یک بیک مجھپر یہ لطفِ کبریا کیونکر ہوا

کشتی ہستی مسجدِ احمد مین بس مٹ جائے سر
ورنہ کیا جانو نہین وہان سجدہ ادا کیونکر ہوا

وہ ترقی مدارج مین ہین بی مثل و سہیم
آپ پر دیکھو نزولِ والضحٰی کیونکر ہوا

سایہ حسنِ قدم ہی حسنِ حادث ورنہ یہہ
سب فرشتون کو بھی عشق انسان کا کیونکر ہوا

جب تو کہتا تہا اگر جاؤن تو مر جاؤن ہی مین
پھر فقیر اب تو یہین سی جدا کیونکر ہوا

نون

غزل در ذکر خوبیہای مسجد قبا کہ قریب مدینہ منورہ است علی ساکنہا التحیۃ والثنا

ہے معبد رسول خدا مسجد قبا
یا ربنا فضل علی مسجد قبا

وہان کیون نہ دل لگے کہ وہ جای سرور تہے
پہرا ام ہردوسرا مسجد قبا

ہر حسن سے قریب قبا حت دور ہین
وہ ساکنین دور قبا مسجد قبا

وہ اوس حبیب داعی جنت کا ہی اثر
پہر کیون نہو مقام دعا مسجد قبا

دیکہی اگر وہ قبہ جنت تو کیا عجب
جو ایک بار دیکہہ چکا مسجد قبا

اوپر قبا ہی رحمت حق کیون آئی ٹہیک
ہو پہر دید جنکو عطا مسجد قبا

جی چاہتا ہے پہر وہین سجدہ ادا کرون
اللہ مجکو پہر بہی دکہا مسجد قبا

ہر دم مدینہ وہان نظر آتا ہی سامنی
ایکاش اگر وطن ہو مرا مسجد قبا

مین ہی اگر وہین کہین جاروب کش رہون
ہو باعث حصول صفا مسجد قبا

آثار مصطفی کی زیارات ہین بہت
اوس راہ مین مدینہ سی تا مسجد قبا

افزون ہی شان و رفعت حسی سی معنوی
ہی غیرت قباب سما مسجد قبا

عاشق بدن پہ کیون نہ لگا مین وہانکی خاک
کہلوائی کیون نہ بند قبا مسجد قبا

یارب فقیر کو بطفیل مدینہ پہر
دکہلائی کون تیری سوا مسجد قبا

ای کج وین شناس مدینی سی دل لگا
رہ مصطفے کی پاس مدینی سی دل لگا

جنت مین بہی سنا ہی کہین تو نی رنج و غم
رہتا ہی کیون اوداس مدینی سی دل لگا

دنیا سی دل لگا کے پریشان نکر تو دل
رکہہ دل کو اپنی پاس مدینی سی دل لگا

امید ہی کہ جائی وہ جنت کو بی خطر
وہان دل لگی ہمیشہ سی روح الامین کیسے ہتی
خاک شفا وہ خاک ہی آب بقا ہی ب
یارب کبھی نہو مری دنیا سی دل لگی
امید ہے بر آئیگی امید ایکدن
کعبی سی دل لگا ہی تو اللہ کے لیے
گر تجکو آرزو ہی کہ جنت مین گہر ہی

یہان جسکا بی ہراس مدینی سی دل لگا
ای روح کر قیاس مدینی سی دل لگا
اوس قوت حواس مدینی سی دل لگا
بس ہی یہ التماس مدینی سی دل لگا
جسکا بغیر پاس مدینی سی دل لگا
ہی بہر خیر ناس مدینی سی دل لگا
ای نفس ناسپاس مدینی سی دل لگا

چل ای **فقیر** چھوڑدی آرام ہند کو
کمل کار کہہ لباس مدینی سی دل لگا

دیکھہ آئی ہم مدینی کا مزا
روضۂ انور مین پایا ہی وہ چین
ٹہنڈی ٹہنڈی ہر صراحی کیا کہون
کسوت احمد پہ قربان ہوی خلد
ماہ ذی قعدہ کو خالی کہتی ہین
یا خدا میرا ہی مدفن ہو بقیع

ہند مین اب کیا ہی جینی کا مزا
کیا رہا اب دل کو سینی کا مزا
اور وہان پانی کی پینی کا مزا
جسنے چکہا اوس سینی کا مزا
کیا کہو مین اوس مہینی کا مزا
مین بہی دیکھون اوس دفینی کا مزا

بحر غم سی تہا **فقیر** اپنا عبور
کیونکہ ہو لونین سفینی کا مزا

اس سفر مین نہ رہا دل ہی پہ قابو میرا
اب تو نکہ ہی ہی نزدیک مدینہ ہی قریب

کہ جو تہمتا نہین دم بہر کبہی آنسو میرا
چھوڑ دامن کہین بیتابئ دل تو میرا

بہری

میری سر آنکھون پہ جو خاک پڑی ہی یارب / ہوئی ہر ذرہ وہان سنگ ترازو میرا

کیا عنایت ہے کہ ہون راہ مدینہ مین ابھی / لگیئی آکے دل درس شہر کی خوشبو میرا

سامری خاک مدینہ کو جو دیکھے تو کہے / اثر اس خاک مین کرتا نہین جادو میرا

جست وجو اس دل جویا کی کہان جاتی ہی / نظر آتا نہین جب تک وہ دلجو میرا

شکر ہی ایک طرف دل ہی یہان تو ہر دم / تہا پریشان یہ دل ہند مین ہر سو میرا

دستگیری تو کل ہوئی کافی مجکو / کون تہا ورنہ کہین قوت بازو میرا

ہین عرب مین سری اشعار طفیل عربی / گرچہ ہندی ہون اور ہی سخن اردو میرا

لگ رہی ہی اسی خاک رہ محبوب خدا / بچکے چل باد صبا تو نہ بدن چہو میرا

تب ہی اس راہ مین روتی سی ہنوز دستگیر / آنکہہ بن جائی اگر آج ہر اک مو میرا

یا خدا راحت عقبی ہو سفر کے تکلیف / کر نہو نفس بہہ مامور فذو قو میرا

اس سفر مین کہین ہو نفس کو اصلاح فقیر / یار ہوئی کہین یہ دشمن پہلو میرا

جب تو تہا ہجر محمد کی غمی کا رونا / آج آتا ہی بہت مجکو خوشی کا رونا

حال یہ ہی کبہی ہنستا ہون کبہی روتا ہون / گویا ہمراہ ہی تہا میری ہنسی کا رونا

چہوڑا ہی عاشق دنیا یہ ہنسی ہر ساعت / کہ نتیجہ ہی یہان خندہ زنی کا رونا

سنکی آنسو ہی بہ جاون جی چاہتا ہی / یاد آتا ہے مجہے جبکہ نبی کا رونا

یعنی ثابت ہی حدیث نبوی سی ہمکو / غم امت مین رسول عربی کا رونا

جو کہ بیدرد ہین ہنستی ہین وہ کیا جانتی ہین / کس نہی کا ہی مرا دردلی کا رونا

آخرت کے لیے روتی ہین تو مردان سعید / غم دنیا مین ہی نامرد شقی کا رونا

ایسا ہو جاؤن خدایا کہ مجھی تیری سوا
نہ خوشی ہوئی کسیکے نہ کسیکا رونا

خندۂ باغِ جنان اونکو مبارک ہوئی
جنکو حاصل ہے یہان عشقِ نبی کا رونا

رونی سی رحمتِ حق جوش مین آجاتی ہی
باعثِ رحمتِ مادر ہے صبی کا رونا ؃

ابھی دیدار درِ یار نہین ہے لیکن
آرہا ہی مری آنکھون مین کبھی کا رونا

دیکھی رہتی ہین آنکھین ہیں زیارت کے لیے
دمبدم جوش مین ہے مضطربی کا رونا

کاش جلدی وہ بیابانِ مدینہ آجای
مین ہون وہان اور مرا نالہ کشی کا رونا

زخمِ دل پر نمکِ حبِ محمد ہو تو خوب
کہ بغیر اوسکی جو رونا ہی تو پھیکا رونا

پانی دیتی ہین یہان تشنۂ نہال جان کو
گویا آرام بنا ہے مری جی کا رونا

ضبط کرتی تھی ہم اوس ضرب یون نالۂ دل
کہ نہو جائی کہین بی ادبی کا رونا

غزل

روتی ہین خاک مدینہ کی لئی ہم تو فقیر
ہوئیگا مال کے الفت مین غنی کا رونا

مستزاد

جب مدینہ وطنِ سیدِ ابرار ہوا — دل کا معیار ہوا
معدنِ خیر ہوا مخزنِ اسرار ہوا — کانِ انوار ہوا
جاتی ہی آیا مدینی مین خوشی کا رونا — کہ وہ تھا غم کھونا
نالہ زن دل ہوا اور دیدہ گہربار ہوا — وصلِ دلدار ہوا
خوش ہوا رہ کی مدینی مین نہایت یہ دل — ہوئی رحمت نازل
حضرتؐ رحمتِ دارین کا مین جار ہوا — رحمِ غفار ہوا
وہی اچھی ہین جو رہتی ہین مدینی کی قریب — اونکی اچھی ہین نصیب
ہای کیون میرا وطن ہند مین آزار ہوا — دل ہی بیمار ہوا

ہو گئی رخصت عجب مدینے سے چلی سب یکبار | نہ رہا صبر و قرار
زار زار آہ بہت دیدۂ زوار رہا | اور دل افگار رہا
آستین آنکھوں پہ رکھی ہوئی سب روتی رہے | آستانی کی لیے
آخری جب در محبوب کا دیدار ہوا | چلنا دشوار ہوا

اس ضعیفے مین جوان بخت زیارت مین ہون | فخر کیونکر نکرون
بخت خوابیدہ فقیر اپنا بھی بیدار ہوا | حق مددگار ہوا

رسول حق کا ثنا خوان سب زمانہ ہوا | زمانہ کیون نہو خود خالق یگانہ ہوا
وہ ہین مصدق خیر الامور اوسطہا | اسی لیے قد موزون بھی درمیانہ ہوا
گیا بہشت کو گویا کہ جیتے جی وہ بشر | کہ جو مدینہ کو ایمان سے روانہ ہوا
و کیسے نشیمن طوبی سے خوش ہو طائر دل | کہ جسکا نخل مدینہ پہ آشیانہ ہوا
نہ آستین سے بھی دس چشم تر پہ کیون ہر دم | نصیب جسکو نہ دیدار آستانہ ہوا
مری بھی خاک الٰہی غبار ہو کی چلی | سنون مدینہ کو جب قافلا روانہ ہوا
نظر مین اوسکی ہی مانند خس یہ خرمن دہر | نصیب جسکو مدینے کا ایک دانہ ہوا
ثواب ہوئینگی لاکھون نماز کی جن سے | مدینہ مین بھی ادا فرض پنجگانہ ہوا
وہ رشک سدرہ و طوبی نکیون ہو شاخ درخت | کہ جس سے نبی کی سر مصطفے مین شانہ ہوا
نکالا ہیکلی جسمین خدانی یہہ قرآن | وہ سینہ کیا ہوا اک نور کا خزانہ ہوا
رہا نشان بھی نہ اوس کا فر لعین کا کہیں | جہان مین تیر محمد کا جو نشانہ ہوا
بنا وہ جای زیارت ابو لبابہ سے | قبول توبہ کا باعث جو استونا نہ ہوا
مجھی بھی باندھ دی لیجا اوس ستون سے کوئی | علاج مجھ سی یہان کچھ بھی نفس کا نہ ہوا

قطعہ

صبا یہ عرض ہو اوس بادشاہ دین کے حضور
کہ اک فقیر بھی دیوانہ غائبانہ ہوا

پہنچ گئے ہین مدینے تلک مرے اشعار
تو میری جان سی بہتر مرا فسانہ ہوا

سفر ہوا ادھر اودھر کا کبھی اگرچہ مدام
یہان قیام وطن ہی مسافرانہ ہوا

رسولِ حق پہ کیے جسنے جان و مال نثار
ملی حیاتِ ابد موت کا بہانہ ہوا

نبی کی ساتھ ہین برزخ مین عتیق و عمر
ادا یہ دونون سی کیا حق دوستانہ ہوا

یہ سچ بتا تری ملتی ہے ای فقیری عشق
ادا زبان سی تو مضمون عاشقانہ ہوا

فردوس کا چمن ہے مدینہ رسول کا
کیونکر نہو وطن ہے مدینہ رسول کا

جا پہنچے میری خاک ہی اوڑکر وہان کہین
مقصودِ خستہ تن ہی مدینہ رسول کا

کیا زندگی ہے میری ہی نبی کی ہجر مین
اس جان کا بدن ہے مدینہ رسول کا

شیطان کے کچھ وہان کبھی پیر چل سکی
رکھتا عجب چلن ہی مدینہ رسول کا

بدکار رہنی پاتی نہین واہ کسقدر
بی اہلِ مکر و فن ہے مدینہ رسول کا

اک ہم ہی بی نصیب ہین اور ایک وہ بھی ہین
جنکے لیے وطن ہے مدینہ رسول کا

وہان طوطیان ہے صل علی بولنی کو ہین
بی زاغ و بی زغن ہی مدینہ رسول کا

اس نام کے مری سی ہین لب بند کیا کہون
جو لذتِ دہن ہے مدینہ رسول کا

ہر رہگذر مین آپکے رہتی ہی بوے مشک
صد غیرتِ ختن ہی مدینہ رسول کا

خوشبوی مصطفے لیے پھرتی ہی وہان نسیم
اک باغ نسترن ہے مدینہ رسول کا

کیا دل میرا پڑی مین وہان اک جہان کے دل
پھر شہرِ دل فگن ہے مدینہ رسول کا

گویا نبی کے نور تبسم کا ہی ظہور
چون صبح خندہ زن ہے مدینہ رسول کا

پھہا

پہنچا ہے دو نام بنت کا بہی ای **فقیر**
کیا رونق بدن ہی مدینہ رسول کا

جلدی خدا دکہا ئے مدینہ رسول کا ۔ لبریز شوق ہے مرا سینہ رسول کا
امت کی مغفرت کیے دعائین ہتین رات دن ۔ عادت یہ تہی یہی تہا قرینہ رسول کا
اللہ ری اونکی رتبۂ عالی کو دیکہنا ۔ جب ساری کی سمان سے ہوئے زینا رسول کا
مشک و گلاب عطر مین خوشبو جو بسگئے ۔ کیا انمین مل گیا ہے پسینا رسول کا
دریای غمسی دونون جہا نکی نجات ہو ۔ وہ جسکو کچہہ بہی جائی سفینہ رسول کا
عشق نبی مین دیگئی جان حضرت بلال ۔ بو جہل جیسی لیگئے کینہ رسول کا
ای کاش دفن ہون شہداء احد کے پاس ۔ مامون ہی جہان وہ دفینہ رسول کا
جو گم ہین سطر فسے وہ پاتی ہین اوسکو بسر ۔ اسرار آخرت مین خزینہ رسول کا
ہی الف شہر ہندسی بہتر جو عشقباز ہو ۔ دیکہین مدینہ ایک مہینا رسول کا
کیا جانی اوس علو کو ید فکر خاکسار ۔ کیا وصف لکہہ سکون مین کمینہ رسول کا
وہان رہ کی خوش ہین جن و ملک و رہ بشر ۔ ہی شہر پُر سرور و سکینہ رسول کا
بینائی اوسکی دیکہیی پہر کیا ہو جو کہی ۔ دیکہی مزار دیدۂ بینا رسول کا
قرآن کے نقش وہان ہین تو اسرار ہین یہان ۔ اشرف ہی لوح پاک سی سینہ رسول کا
امید ہی کہ خضر بچہوڑ ی جو ہو سکے ۔ آب طہور مانگ کے پینا رسول کا

ای مردہ دل **فقیر** کہین ہندسی نکل
چل تو مزار دیکہہ کے جینا رسول کا

کیا ہی وصف مصطفی مین نامہ رنگین ہو گیا ۔ اور قلم گویا کہ رشک دست گلچین ہو گیا

بادشاہِ جنت الفردوس وہ کیونکر نہو ۔ سب تصدق کرکی جو احمد پہ مسکین ہوگیا

کیا نظر آئی اوسی سنت کی خوبی دوستو ۔ جو سراپا عیب ہو کر آپ خود بین ہوگیا

ہوتی موسی ہی تو رہتی تابع احمد ضرور ۔ کسقدر مقبول سب دینون سی یہ دین ہوگیا

جارہیگا ایکدن وہ روضۂ احمد تلک ۔ جسکی قسمت مین رقم روزِ نخستین ہوگیا

کیا اثر ہی اوس لعابِ پاک مین جسکی سبب ۔ شیر خورہ سیر آبِ شورِ شیرین ہوگیا

کیا ہی معمورہ مدینہ طیبہ ہی واہ واہ ۔ دیکھتی ہی جسکو دل معمورِ تسکین ہوگیا

کیون معذب ہوینگی زائر جو اذن اللہ سے ۔ آبِ طیبہ وہان علاجِ نار و غسلین ہوگیا

ہان جو خرمای مدینہ کا مزا تو چکھ چکی ۔ اب تو ہیچ ایجان تیرا نام شیرین ہوگیا

کاش سنگستانِ طیبہ مین ہو ون دل نرم ہو ۔ نرم بستر سی یہان تو دل ہی سنگین ہوگیا

بامِ سلطانِ مدینہ پہ ہوا مین ہی مدام ۔ اب تو میرا مرغِ دل گویا کہ شاہین ہوگیا

کیون نہ ہو درد سر ہوا اونکو زیرِ سر بالینِ عرش ۔ جنکا وہان سنگِ درِ محبوب بالین ہوگیا

روضۂ محبوب کے سایہ مین ہین اہلِ بقیع ۔ اونکو مرنا غیرتِ صد خوابِ نوشین ہوگیا

جب مدینہ دیکھکر دل خوش ہوا تھا جسقدر ۔ اب مدینہ چھوڑ کر اوتنا ہی غمگین ہوگیا

جب سے حسنِ احسن الکونین کا مداح ہون
ای فقیر اپنا سخن شایانِ تحسین ہوگیا

ہر دم ہی اوسپہ فضل خدای عظیم کا ۔ عاشق ہی جو رسولِ رؤف و رحیم کا

جو دل ہے دردمند رسولِ کریم کا ۔ وہ درد ہے حجاب عذابِ الیم کا

اسلام مین جو دل مین سلامت جہانگی ۔ یہ پرتو ہی آپ کی قلبِ سلیم کا

ہوتی کو اوس شفیعِ خلائق کے دیکھنا ۔ محشر مین جب ظہور ہوا امید و بیم کا

رہتا ہے آستانِ محمد پہ جو کوئی
گویا وہ ہی مقیم ریاضِ نعیم کا

میراث جنتون کی عطا جسکو ہوگئی
رتبہ ہے یہ نبی کی سوا کس یتیم کا

خوشبو مین کب یہ نافۂ تاتار کی مجال
ہمسر ہو تارِ گیسوئی عنبر شمیم کا

اللہ نی مصطفی کے سکھائی کو جبرئیل
بھیجا ہی یہ ہی رمز الف لام میم کا

ساری جہانکی قاقم و سنجاب مین نہین
جو لطف ہی مدینہ مین رہ کر گلیم کا

امّی کو اتنا علم عطا ہوئی دیکھنا
یہ ہی نمونہ قدرتِ ربِّ علیم کا

یارو وہ خاکِ راہِ نبی جلد لاکی دو
منظور ہے علاج اگر اس سقیم کا

بستر پی وہ رسول خدا کو ملا شرف
جو کچھ تہا کوہِ طور پہ رتبہ کلیم کا

ملجای جسکو بوئی محمد تو کیون نہو
ہر دم خرامِ ناز مین رہنا نسیم کا

جا پہنچے آبِ سردِ شفاعت تو کیا عجب
مانندِ یخ مزاج ہو نارِ جحیم کا

کب دیکھیئی فقیر یہ سیری زبان ہو اور نہ
روضی پہ عرض ہوئی سلام اس اثیم کا

جس دلمین ہی محبت پیغمبر خدا
پھر وہ ہی اور شفاعت پیغمبر خدا

ایمان ہی نعت و مدحت پیغمبر خدا
اور کفر ہے اہانت پیغمبر خدا

گر مار ڈالے فرقت پیغمبر خدا
پھر ہے ضرور وصلت پیغمبر خدا

ہی خالِ روئی شب یہ قمر اوسکی سامنی
جو حسن مین ہی شہرت پیغمبر خدا

تسکین دل کی اب کوئی صورت نہین ہے او
یارب دکھا دی صورت پیغمبر خدا

جنت ہے کیا جگہ ہی کہ دیدار حق ہی وہان
اور اوسمین ہی زیارت پیغمبر خدا

زیبا ہی گر خزانۂ عرش اوسکا نام ہو
اب ہی جہان سکونت پیغمبر خدا

تہا مسکرانا آپ کا مانند صبح عید
اللہ ری وہ فرحت پیغمبر خدا

کیا خوش مدینہ والی ہوئی ہونگی جبکہ ہی
مکے سے آ گئے حضرت پیغمبر خدا

مکی مین اہل دین کو ہوا ہوگا کیا ہی غم
وہا لسنی ہوئی جو ہجرت پیغمبر خدا

قرآن کو دیکہتا رہی دن رات وہ یہان
جسکو نہین ہے رویت پیغمبر خدا

کیونکہ یہ وہی ہی جو سینی مین آنکر
بنتا تہا پہر حکایت پیغمبر خدا

ہو جائین کیون نہ بند وہ لب بیالشی اج
ملجائی جنکو لذت پیغمبر خدا

کیا پوچہتی ہو آپکے اخلاق کی صفت
قرآن ہی سب یہ عادت پیغمبر خدا

لیجائین میرا کاش فرشتے وہان سلام
جائین اگر بخلوت پیغمبر خدا

کہتا ہے کبریا کہ تری جان کی قسم
کتنی بڑی ہی عزت پیغمبر خدا

یعنی لعمرک ۱۲

احمد پہ ہو سلام فقیر اور اونپہ بہی
جنکو رہی ہی صحبت پیغمبر خدا

مشکل ہوا جوار محمد کو دیکہنا
کب ہوئیگا دیار محمد کو دیکہنا

عالم مین اشتہار محمد کو دیکہنا
اور حشر مین وقار محمد کو دیکہنا

ملجائین خاک مین مری آنکہین وہان کہین
ہو کاش رہگذار محمد کو دیکہنا

سرکار وہ ہی جس سے ہو بار عذاب دور
اللہ ری کاروبار محمد کو دیکہنا

دیکہو نصیب امت عاصی کی حشر مین
اور اوس سی افتخار محمد کو دیکہنا

ای برج سبز مرتی ہین حسرت مین تم ہی
کیا آپ ہے مزار محمد کو دیکہنا

[illegible]

زیر لوای حمد ہی ہونگے وہان
اللہ ری اقتدار محمد کو دیکہنا

ہے لیلۃ البرات وہ شب جسکی خواب مین
ہو زلف تابدار محمد کو دیکہنا

کیا

کیا نارِ کفر و شرک بجھاتی ہی واہ واہ
شمشیرِ آبدارِ محمد کو دیکھنا

یہ گلشنِ جہان ہی خزانکی لیی تو وہ
ہی بی خزان بہارِ محمد کو دیکھنا

ای مومنو بروزِ شمار اپنی آنکھ سی
احسانِ بی شمارِ محمد کو دیکھنا

اونکی طفیل دیکھنا حور و قصور کو
یہان تک کہ کردگارِ محمد کو دیکھنا

یارب دکھا مزارِ محمد کو پھر نصیب
ہو مجھکو یارِ غارِ محمد کو دیکھنا

جب ہو چکی زیارتِ صدیق پھر ہو پھر
فاروق جیسی یارِ محمد کو دیکھنا

(یعنی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار)

ابتک پڑا ہون ہند مین افسوس ای فقیر
مجھہ جیسی جان نثارِ محمد کو دیکھنا

یون تو دنیا مین ہای کیا نہوا
پر مین اور شہرِ مصطفی نہوا

جو مدینی تلک رسا نہوا
نارسا ہی وہ نارسا نہوا

ہم نمازِ حرم مین مر گئے
ہمسی سجدہ ہی کچھہ ادا نہوا

مرا مرنا مدینہ مین افسوس
نہوا مرضیٔ خدا نہوا

کیا ہو استبرقِ جنان سے سرور
جو مدینی کا بوریا نہوا

(یعنی فرش جنت)

وہ زیارت قبول ہی جسمین
پیر یائی ہو ہی ریا نہوا

خطوۂ راہ طیبہ سی کسدن
ہر خطا کار بی خطا نہوا

(یکقدم)

ہای حسرت جو مرتی دم ہی نصیب
وہ مدینہ رسول کا نہوا

خیرِ ارضِ مدینہ سی محروم
ہی وہان جو برہنہ پا نہوا

کون نخلِ مدینہ دیکھکے آج
باغِ دنیا سی ہیزا نہوا

کب ہے وہ فنِ عشق مین کامل
جو مدینی مین خود فنا نہوا

مین یہان ہون مرا سخن ہے وہان	میری غیرت مرا فسانہ ہوا

مدح سلطان دو سرا مین فقیر
دو سرا یون غزل سرا نہوا

عاشق دنیا ہی کعبی کی طرف جائینگی کیا	بی حیا ایسی یہان ہو لی سی نشر پائینگی کیا
انبیائی مردہ دل گویا ہوئی مدفون ہند	سوئی مکہ اوٹھکی مردی ہی چلی جائینگی کیا
دلسی جائینگی جو اہل دل مدینی مین تو وہ	پہر ادہر آجائینگی تو دل ہی لی آئینگی کیا
وہان بھی خبر آئی مدینہ کر سنوئینگی نزول	گویا اہل عشق جنت مین ہی کہائینگی کیا
جلوہ حسن قدم ہی گر نصیبون مین تو ہم	چشم دل کو روضہ فردوس دکہلائینگی کیا
خوش تو ہین ملبوس جنت سی پر اندیشہ ہی تو	ہم مدینی کا گلیم اوسمین نہین پائینگی کیا
آگیا جسکی سمجہہ مین شہر احمد کا سکون	منع ہجرت مین وسی اجہا سمجہائینگی کیا
کچہہ بہی فرمان محمد کی ہوئی فرمان بری	ہمسی نافرمانون کو وہان آپ فرمائینگی کیا
نام روشن اپکا وہان ہی فرشتون کا سوال	بس تو ہم تاریکی مرقد مین گھبرائینگی کیا
پیچہی رہجاتی ہین خوش ہو کر جو حج کعبہ سے	پیچہی رہ کر وہ بہشتون سی نہ پچہتائینگی کیا

روضہ انور مین ہو یہ ای صبا عرض فقیر
آپ دس بی دست و پا کو پہر بہی بلوائینگی کیا

دل بی مدینہ نالہ و افغان مین رہگیا	ہر لحظہ اشک دیدہ حیران مین رہگیا
وہان زیر خاک تپ زدہ عشق جو کہ ہو	گویا کہ ظل رحمت رحمان مین رہگیا
معمورہ جہان سی ہی وحشت زدہ وہی	جو عشقباز وہانکی بیابان مین رہ گیا
جو رہگیا مدینہ دار السلام مین	ایمان کی شکل قلب مسلمان مین رہگیا

جانِ جہان عشقِ محمد ہے اسلیے | ہمرنگِ جان قالبِ انسان مین رہ گیا

اوسکی نجات رویتِ چاہِ مدینہ ہے | جو دل غریقِ چاہِ زنخدان مین رہگیا

ہی دودِ شمع روضۂ احمد علاجِ دل | یہان جو بتون کی (کسی معشوق کے) زلفِ پریشان مین رہگیا

کوئی زمانِ مصر کو لائی مدینہ مین | دل جسکا محوِ شاہدِ کنعان مین رہگیا

کیونکر غبارِ روضۂ احمد نصیب ہو | جو مثلِ کحل دیدۂ دربان مین رہگیا

دل اور سر بلا ہوئی بی دورِ چرخ سبز | گرداب غم مین یہ تو وہ دوران مین رہگیا

ساکت ہون ہجرِ گوہرِ دیوار مین پرآج | آنسو تو میری جنبشِ (دل) مژگان (سر) مین رہگیا

ہی شور و غل عذاب کا بالین سے اوسکی دور | چپکا سا وہان جو شہرِ خموشان مین رہگیا

مفلس ہے آخرت مین غنی اس سفر بغیر | مشغول یہان جو عیش (جنت البقیع) کے سامان مین رہگیا

قسطاس جر ہین حرمین (حرمین) اسقدر وسیع (ترازو کی ثواب کا) | ہر کوہ جسکا سنگِ سا میزان مین رہگیا

دیوانِ لطف دیکھ لیا ہمنی ای فقیر
ہمکو تو کچھ مزا تری دیوان مین رہگیا

ردِ شرکیاتِ بریلوی در مدحِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ الولی

خدایا دی زبان کو شوق اپنی اسمِ اعظم کا | کہ ہو کشافِ جنت حفظ ہو نارِ جہنم کا

یہ نجمِ بخت اوس کمبخت کا عالم مین کب چمکا | خدا کو چھوڑ کر بندہ بنا جو غوثِ اعظم کا

جو کہتا ہی قیامت سے نہ مجکو واعظا ہم کا | خبر ہی اوسکو ہی وہان ننگ فقیہی ہر مکرم کا

غلامی مین احد کی کفش برداری مین احمد کے | یہ محی الدین پایا لقب یہان قطبِ عالم کا

فتوح الغیب (نام کتاب) اونہین کی دیکھ تو ای بیخبر کیا کچھ | رہا ہی اتباعِ شرع شیوہ اوس معظم کا

ذرا غنیہ میں بھی دیکھا کرکتاب اونکی جو مخبر ہے
کہ کیا ہی تابع اونکو تھا حکم رب حاکم کا

تصانیف اونکی ہین مشہور عالم مہر انور سان
مگر مجسم ہو رتبہ کہان بدعت کے شبنم کا

غضب ہے دین اونسی کچھ نسیکھا اہل بدعت نے
اگر سیکھا تو شرک اور ارتکاب امر محرم کا

کبھی کہتے ہین ہر مشکل اونکی ہو گئی آسان
کیا ہی جسنے دلسی ورد اونکی اسم افخم کا

معاذ اللہ غلامان خدا کا نام ہوئی ورد
وظیفے کی لئے ہی خاص نام اوس رب ارحم کا

کبھی کہتے ہین دولتمند ہم اونکی بدولت ہین
نہین ہے معتقد محتاج کوئی دام درہم کا

یہ بسط و قلت رزق جہان ہے دست قدرت مین
کہان بندونکی یہ طاقت کہ ہو رزاق عالم کا

علاوہ اسکے ہر نیے مال اونکا معتقد کب ہے
کہ جو دینار کا بندہ ہی وہ بندہ ہی درہم کا

سفر مال و دولت مین تماشے کا سا ہوتا ہی
یہ اکثر شیوہ ہی دنیے مال ہو کر ابن آدم کا

کہ می خوار ونکی صورت بکتی ہین جو جیمین آتی ہے
غضب ہے دی خدا اور نام ہوئی غوث اعظم کا

جو دنیا مین مدار وہ ہین معتقد اونکی
کہان ہی اغنیا کو شوق اوس فقر مجسم کا

کبھی کہتے ہین میرے مردہ دلکو زندہ کرتا غوث
غبی ہی مسیحا دم کہ مہان ابن مریم کا

کبھی کہتے ہین ہمکو موت کا تب لطف حاصل ہو
کہ مرتی دم زبان سے نام نکلے غوث اعظم کا

معاذ اللہ توبہ ہی الہی اس عقیدے سی
کہ دل ہو زندہ ایمان تو اسمین ہے اثر سم کا

اسیکو شرک کہتے ہین اسیکا نام بدعت ہے
کہ پیش غیر جنکی پشت مین عیب ہے سم کا

عبث ہے شیخ عقر کیا بائی اوس اقرب سے ہو کر دور
کہ نام پاک حق درمان ہے ہر درد و ہر غم کا

نہ ہونگی غوث اعظم ہرگز اسنی خوش قیامت مین
کہ اوس محمود سی انکو عقیدہ ہی مذمم کا

جو تعظیم خدا ہے اوس سے وہ اپنی لیے خوش ہو
بھلا یہ کام ملحد کے سوا ہے کس معظم کا

خدا مجکو جناب غوث اعظم کے سی دے ہمت
تو نام شرک و بدعت کیون ہو مبغوض عالم کا

پریشان ہوئیگا ہر مجمع بدعت بعون اللہ
فقیر اس رد بدعت مین فراتیغ قلم چمکا

ردیف بای موحدہ

مدینی کی وہ صورت جب نظر سی ہو گئی غایب
بصر گویا ہماری چشم تر سی ہو گئی غایب

نظر اب ہند مین کیا آئی گو آنکہین کہلین ہین تو
نگاہ دل اودہر حاضر ادہر سی ہو گئی غایب

گئی شکل مدینہ دیکہتی ہی دل کی تاریکی
سیاہی رات کی نور سحر سی ہو گئی غایب

دل بیدرد عشق مصطفے کس کام کا دل ہے
ثمر کیا ہی وہ لذت جس ثمر سی ہو گئی غایب

مغازی مین نبی پر ہم بہی مر کر زندہ بن جاتے
رگ جان کیون شفا کی نیشتر سی ہو گئی غایب

مدینی کی سفر مین ہر مصیبت کیون ہو راحت
حق عاشق مین تکلیف اوس سفر سی ہو گئے غایب

نگاہ شوق اب تک ڈہونڈتی ہی ہر چہ خضر کو
کہ شکل سرو جنت وہ کدہر سی ہو گئے غایب

حضور جان جانان مین جو کہ حاضر جا ہو گئے عشاق
یہ حیرت ہے کہ جان اپنی خبر سی ہو گئی غایب

وفات مصطفے کی بعد تاریکی ہی عالم مین
وہ کیا شی دیدہ جن و بشر سی ہو گئی غایب

مدینی مین جو دلکا حال تہا اب وہ یہان کب ہے
وہ تاثیر اسکی آہ بی اثر سی ہو گئی غایب

نگاہ چشم دل ہر لحظہ اونکی محو حیرت ہی
یہ گو آنکہ اپنی دیوار و گہر سی ہو گئی غایب

بہار دائمی ہی روضہ فردوس کی صورت
خزان اوس روضہ خیر البشر سی ہو گئی غایب

فقیر اب مر رہین کس کمال نخل سنت مین
سیاہی دیکہہ تیری موی سر سی ہو گئی غایب

مدینہ مین جو ہمین بہ سر ہو حشت نصیب
تو کیا عجب ہے کہ ہو جو افسر بہشت نصیب

جو خوش نصیب ہیں ہوتی تو ہوتی ہم مدنی
ہزار حیف کہ سندھی ہین ہم نوشت نصیب (بد ۱۲)

ملا ہی ہمکو پیرِ مصطفی سی وہ قرآن ؐ
کسیکو ہوئیگی ایسی کہان نوشت نصیب

نظر ہی آیا تھا رو رو کی برج سبز مجھی
کہ ہوئی پائی نہ کچھ وہ بہار گشت نصیب
(یعنی بہار گشت زیارت ۱۲)

فقیر قبر ہی کی تری مدینی مین
جو ہو چکی ہے اوسی خاک سی سرشت نصیب (خمیر جسم ۱۲)

کاش جلدی ہو مری منزل مدینی کی قریب
جا ئو ہمین متصل خیالِ دل مدینی کی قریب

ای صبا گر خاک کو میرے غبارِ قافلہ
اور لگا لیجل اوسی شامل مدینی کی قریب

جاتی ہین جو رحمۃ للعالمین کی شوق مین
رحمتِ حق کا ہی اونپر ظل مدینی کی قریب (سایہ ۱۲)

کیا عجب آ مین فرشتی بھی زیارت کی لیی
ہو جہان زوار کے محفل مدینی کی قریب (زائرین ۱۲)

کب وہ ساعت آئیگی یارب کہین گی ہمسفر
آج جا کھولین گی ہم محمل مدینی کی قریب

سنتی ہین ایسی دُرِ اشک اپنی کرتی ہین نثار
آنکھین ہو جاتی ہین دریا دل مدینی کے قریب

کیا ہی جائی پاک ہی نامِ خدا جسکے سبب
دور ہو جاتا ہی دلسی غل مدینی کی قریب (کینہ ۱۲)

یہان ہی گویا عاشقونکو سایۂ طوبی ملا
ہو کی نخلستان مین داخل مدینی کی قریب

روضۂ انور نظر آئی تو پھر ممکن نہین
غیر سی بھی آنکھ جا ئی مل مدینی کی قریب

پا شکستہ ہون مری مشکل خدا آسان کری
ورنہ جانا کام ہے مشکل مدینی کی قریب

بادشاہی ہی فقیری بھی یہان کی ای فقیر
چھوڑ سبکو چل تو ای غافل مدینی کی قریب

گر مدینہ جای رحمت ہی تو احمد کی سبب
خاک مین اوسکی جو صحت ہی تو احمد کے سبب

اہلِ سنت سی محبت ہی تو احمد کی سبب
اہلِ بدعت سے عداوت ہے تو احمد کی سبب

درمیانِ حجرہ و منبر یہہ تم جانو یقین
روضۂ بُستانِ جنت ہی تو احمد کی سبب

پھرتی ہی خوشبو سی اتراتی مدینی کی ہوا
او سمیں کچہہ نازِ نکہت ہی تو احمد کی سبب

دیکھنی والون کی احمد کی مثالِ آفتاب
ساری عالم مین جو شہرت ہے تو احمد کے سبب

عالمونکو حافظون کو اولیا کو اونکے بعد
حشر مین اذنِ شفاعت ہے تو احمد کی سبب

ہین بقیعِ پاک کی مدفون مغفورِ خدا
مغفرت وہان بے نہایت ہے تو احمد کے سبب

کر دیا ہی شوق نی نزدیک ہے وہ گرچہ دور
دل کو طیبی سی جو رغبت ہے تو احمد کے سبب

اس سفر کے تشنگی مین بہی ہے اک تسکینِ دل
مثلِ راحت رنج و محنت ہی تو احمد کے سبب

دلکو احمد کی لیی ہی مسجدِ احمد کا شوق
اور مدینی سی جو الفت ہے تو احمد کی سبب

اپنی اپنی جان کا ہے فکر سب کو حشر مین
گر کہلا بابِ شفاعت ہی تو احمد کی سبب

وہانکی صحرا کا مساجد کا جبل کا نخل کا
دل جو مشتاقِ زیارت ہے تو احمد کی سبب

اور کچہہ باعث نظر آتا نہین اسکا فقیر
ہند سی مجکو جو نفرت ہے تو احمد کے سبب

ردیف تای مثناة

مدینہ مین کسقدر ہتی نازل ہماری واسطی خدا کی رحمت
کہ ہردم اپنی یہ دیدۂ تر ہتی مثلِ کوثر خدا کے رحمت

جہان مین ذاتِ نبیِ رحمت ہدیۂ کبریا ہی ہمکو
ہماری پاس آئی ہی محمد کے شکل بنکر خدا کی رحمت

گناہ کیونکر نہ عفو ہوجائین گو وہ لاکہون ہی ہون ہمیں ہی

اودہر خدا مہربان ہمارا اودہر پیمبر خدا کے رحمت

بشکلِ دوزخ ہی کفرسی خود یہ ہند قہر و غضب خدا کا

مدینہ دیکھو تو مثل جنت ہی بس سراسر خدا کے رحمت

نہ فوج یاجوج کا گذروہان نہ کفر دجال کا اثر وہان

کہ ہی قیامت تلک مدینی کی گردش خدا کی رحمت

سکون ظلِ جدار احمد مین سوزدل کی دوا ہی واللہ

مدینہ باسکینہ ہی بہر قلبِ مضطر خدا کی رحمت

نگاہِ دل وسکی دیکھنی سی گئی جو نزدیک نور انوار

تو چشم عشاق کے لیے ہے وہ برجِ اخضر خدا کے رحمت

خدا کی رحمت کا مینہ برستا ہی اہل ایمان پے اپنے منہ سی

ملا ہی بر زبان کو وہ یہ درود سرور خدا کی رحمت

رسولِ رحمان کا مدح خوان ہے نبی رحمت پے جانفشان ہے

فقیر تجہپر خدا کی رحمت فقیر تجہپر خدا کی رحمت

اللہ کی رحمت ہے مدینی کی زیارت
جنت کی زیارت ہے مدینی کی زیارت

تریاق شقاوت ہے مدینی کی زیارت
اکسیر سعادت ہی مدینی کی زیارت

اک ہفتہ مین غمہائے نہفتہ گئے لاکہون
اتنی ہی غنیمت ہے مدینی کی زیارت

وہان زندگی نوح سی سیری نہین ممکن
وہ روح کی لذت ہے مدینی کی زیارت

کس شان کا ہے فرض خدا حج حرم اور
کس شان کے سنت ہے مدینی کی زیارت

افسوس جو غافل ہین انہین مہتا ہے یہ حج
اور سخت مصیبت ہے مدینی کی زیارت

وہاں یاد رہا رنجِ سفینہ نہ غمِ راہ — کیا دافع کلفت ہے مدینے کی زیارت
وہاں دلکو مزا آتا ہے اسلام کا واللہ — ایمان کی حلاوت ہے مدینے کی زیارت
دیکھا جو وہاں دیدۂ دل سے کوئی پوچھے — کیا نورِ بصیرت ہے مدینے کی زیارت ؛
اللہ کی محبوب سے کردیتی ہے نزدیک — خالق کی عبادت ہے مدینے کی زیارت
کیا جان گھٹی جاتی تھی جب چھٹنے لگے یار — اب تھوڑی سی مدت ہے مدینے کی زیارت
کیا روتی ہیں آنکھیں جو مزوری کہا وہاں — کرتی تمہیں رخصت ہے مدینے کی زیارت
ہنگامۂ زوار ہے محشر کا نمونہ ؛ — گویا کہ شفاعت ہے مدینے کی زیارت
کھل جاتا ہے وہاں قفلِ دلِ زیغی و گمراہ — مفتاح ہدایت ہے مدینے کی زیارت

حیران تھا فقیر اپنے نصیبوں سے کہ واللہ
کس شاہ کی قربت ہے مدینے کی زیارت

نورِ ابتہاج ذکرِ شب معراج

واہ کیا رات تھی جو رات تھی معراج کی رات — تہہ رہِ ارض و سماوات تھی معراج کی رات
نیرِ نورِ ہدایات تھی معراج کی رات — جلوۂ خیر و سعادات تھی معراج کی رات
مومنوں کے لیے صلوۃ تھی معراج کی رات — کافروں کے لیے آفات تھی معراج کی رات
وہاں ملا پانچ نمازوں میں ثواب پنجاہ — کیا ہی مہمان کی مدارات تھی معراج کی رات
نورِ مصباحِ رسل جس سے گیا عرش تلک — قدرتِ حق سے وہ مشکات تھی معراج کی رات
کون ہے ہمسرِ محبوبِ خدا جنکو نصیب — حقتعالی سے ملاقات تھی معراج کی رات
وہاں جو اللہ نے فرمایا سو فرمایا انہیں — کانِ اسرارِ خفیات تھی معراج کی رات

اوسکی کیا بات ہی تہین او سمین خدا سی باتین
پوچہی گر کوئی کہ کیا بات تہی معراج کی رات

پہر تو خورشید نبوت کو ترقی ہی رہے
سحرِ فضل و کرامات تہی معراج کی رات

اوسپہ قربان ہون جسمی پہر نجات امت
حضرتِ حق مین مناجات تہی معراج کی رات

اہلِ ایمان کو ملی رحمت وارین اوس مین
روزِ محشر کی مکافات تہی معراج کی رات

ندیا ذاتِ محمد کو وہان کیا کیا کچہہ ہا
شانِ پُر لطف و عنایات تہی معراج کی رات

منزلین مہرِ درخشان کے فدا مین اوسپر
ایسی کچہہ اہلِ مقامات تہی معراج کی رات

ہوا ظاہر شرفِ خیر رسل خیر امم
کسقدر مجمع خیرات تہی معراج کی رات

ای قصیر اسپہ ہے ایمان کہ سپہرِ دین پر
مہر ایمان برایات تہی معراج کی رات

وہان جو پہر ہی پہنچ جائین خستہ حال کے ہات
تو کب نکالو نہین اون جالیونمین ڈال کے ہات

لگاون اپنی بدن مین اگر مدینی سی
کچہہ آئی خاک بہلی عشقِ وصال کے ہات

جہان حکومتِ قال الرسول جاتی ہے
تو باندہ لیتی ہی کیا سب کے قیل و قال کے ہات

نبی کے پاس ہتی وہ مثلِ کعبہ و اسود
ملین تو چوم لو نمین حضرتِ بلال کے ہات

بقیع پاک مین مین بہی دراز ہو جائون
حضورِ حق مین دراز اپنی ہین سوال کے ہات

اگر یہ خاکِ مدینہ سی رنگگئی خالے
تو چہوڑ دنیا کفن سی ہے نکال کے ہات

وہ ہات دہو چکی آلودگی عصیان سے
کہ آئی نہرِ مدینہ مین جو کہنگال کے ہات

نظر کے ہات ہتی وہان ایسی محو دامنِ دید
کہ جسطرح کبہی ہلتی نہین مثال کے ہات

حضورِ روضہ کہان ایسی ہوش پر قابو
نا ئی جو نگہ دیدہ غزال کے ہات

وہ کسکا دامنِ حسن آگیا تہا انکی قریب
جو انکہین ہیگئین مژگان ہی یہان نکال کے ہات

کہان تہا

کہان ہی چلنی کی طاقت مریضِ عشق کو آج — وصولِ شہرِ محمد ہی ذو الجلال کی ہات
بہت جوانون کے چلنے سی پانو توڑ دیی — کٹھین محبت و دنیا ہی پیرزال کے ہات

ستمِ تو بہی ایکاش کوئی باندہ دی لبس
فقیر مجرم و پامالِ انفعال کے ہات

مدح ولادت گاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ کہ در مکہ معظمہ و قعست و آن زان نوع طعست

ہنو مشرق کبہی ہندستانِ مولدِ حضرت — کہ یہ اک مطلع خورہے وہ شانِ مولدِ حضرت
(مثل ۱۲)
مجہی ملہم ہوا ہی وہ بیانِ مولدِ حضرت — ہنوئی جسمین بدعت ہمعنانِ مولدِ حضرت
(یعنی ذکر میلاد ۱۲)
جو اپنی زعم مین ہین دوستانِ مولدِ حضرت — وہ اکثر بدعتی ہین دشمنانِ مولدِ حضرت
الٰہی شکر ہے تونی طفیلِ خانۂ کعبہ — دکہایا مجکو مکہ مین مکانِ مولدِ حضرت
ہوا آنکہون مین پیدا نور دلمین قوتِ ایمان — وہان جبدم گئی ہم زائرانِ مولدِ حضرت
مگر افسوس ہے جا کر وہان دیکہے بدعتی کتنی — رہی سنت سی غائب حاضرانِ مولدِ حضرت
نجانی دون کبہی اک بدعتی کو وہان جو ملتی مین — خدا مجکو بنا دی پاسبانِ مولدِ حضرت
(یعنی مولد مین ۱۲)
کبہی سجدہ نکرنی دون کسی مشرک کو مین واللہ — اگر ملجائی مجکو آستانِ مولدِ حضرت
جو سنت کے ادب سے جائین مین جا دم سون انکا — کہ عالی قدر ہین وہ قدردانِ مولدِ حضرت
مدینہ پر ہمیشہ رشک ہتا پہر تو مکے کو — ہنوتی وہان نشانی گر نشانِ مولدِ حضرت
وہان جا کر ہماری جان مین کیونکر نہ آئی جان — کہ جسم مکہ مین داخل ہے جانِ مولدِ حضرت
خوشی سی دل تہا پہلو مین گویا آسمانمین تہا — زیارت کو گئی ہم جب میانِ مولدِ حضرت
ہزارون طفل اشک آنکہونسی نکلی جب وہان دیکہا — کہ دوش مادرِ رحمت ہے شانِ مولدِ حضرت

وہان خدام کا ایمان گویا جسم نامی ہے | ملی ہی جنکی ایمان کو امان مولد حضرت

طبیعت کے ضعیفی مین قوی مضمون ہو پیدا
فقیر ایسا ہوا تو مدح خوان مولد حضرت

مدینی کی شب تیرہ مین ہے مہتاب کے لذت | وہانکی دہوپ مین ہے شبنم شاداب کے لذت
مدینی کی صراحے مین نہان کیا آب کوثر تہا | کہ جاتی ہی نہین دل سی کبہی جس آب کے لذت
اوٹہانیکو نہین جی چاہتا تہا رکہکی سجدہ مین | عجب اس سر کو ہتی اوس سجدہ محراب کے لذت
یہان غم کیون نہ ہیجائی کہ خرمائی مدینہ سے | ہوئی میری لہو مین شربت عناب کے لذت
اگر خشت مدینہ زیر سر اونکو میسر ہوئی | تو مہوشن ہول جائین بالش کمخواب کے لذت
لگی جن عاشقونکی آنکہہ اوس جالیکی انکہوںسی | وہ بہولی قاصرات الطرف اتراب کے لذت
جمال رشک یوسف خواب مین جو دیکہتی ہین ہم | کہان چشم زلیخا کو نصیب اس خواب کے لذت
کیا تا جمال روضۂ احمدی جو بیتاب ہے | بیان کیا ہو دل بیتاب سے اوس تاب کے لذت
وہان تار نظر مین جنبش مژگان سی ہر لحظہ | ملی صد رشک تار نغمۂ و مضراب کے لذت
وہ ساقی مسجد احمد مین جو پانی پلاتی ہتی | ید غلمان سے گویا مل گئی اکواب کے لذت

فقیر اپنا سخن ہے مدح خالص کیون نہو پر ذوق
کہ افزون ہوتی ہی ہر میوۂ کمیاب کے لذت

ردیف ثائی مثلثہ

ہوئی جب ارض بکہ مین رسول کبریا مبعوث | تو دین مردہ ہی ساری جہانکا ہو گیا مبعوث

محبت مین رسول اللہ کی ہی نفس مر جانا
کہ تو مر جائیگا جسمین وہ اسمین ہوئیگا مبعوث

رہی قسمت مسلمانون کی جنت مین ہے مبعوث
رسول اللہ کو اللہ نے داعی کیا مبعوث

یہ بعثت حشر پر ایمان کسدن لائینگے کفار
کہ اب تو ہو چکی عالم مین ختم الانبیا مبعوث

رسول اللہ کی سنت ہے پیش نظر ہر دم
تو ہو پیشانی خندان ہے تو پیش خدا مبعوث

مسلمانو دل و جان سے اسے رکھو سر آنکھون پر
یہ انعام خدا شکل محمد مین ہوا مبعوث

تمنا ہی کہ جی اوٹھون کہین خاک مدینہ سی
وہ ہو مین ہمسر قدر عالی ہی جب خیر الوری مبعوث

جو امداد خدا اور فضل و رحمت ہے محمد پر
ہوا ہی اور نہ ہوگا کوئی ایسا دوسرا مبعوث

جنھون رحمت حق جا بجا انکی معاون تھی
جنون مصطفی اعدائی تھی جب جا بجا مبعوث

قصاص اپنا نہ تھا مقصود تھی اسکے مرضی
وہ حسن خلق کی اتمام کو تھی مصطفی مبعوث

الٰہی یہ تمنا ہی نصیر خستہ خاطر ہی
بقیع پاک کی قبرون مین ہو روز جزا مبعوث

ہی پناہ نور ایمان زیر دامان حدیث
شان ایمان شمع ہی فانوس ہے شان حدیث

چشم گریان ہو گئے اور سیر گلستان حدیث
زخم دل خندان ہوئے اور گلہائی خندان حدیث

دمبدم افزون ہی سر پر بار احسان حدیث
سر اوٹھا سکتے ہین کب ہم پیش فرمان حدیث

دلمین کہہ یون بس رہے جی جاتا ہی سکو مین
جان ہے تیر جسم ہوا اور اسمین ہو جان حدیث

واہ وا کس منہ کی ہین واہ واہ کیا باتین ہین
جان ہو قربان محمد دل ہو قربان حدیث

اسمین اگر قلزم اک چھوٹا سا نقطہ ہو تو ہو
گر بنا لی اسکو نقطہ نون عمان حدیث

کفر و شرک و معصیت کے ملک ویران ہو گئی
جب گذر فرما ہوا عالم مین سلطان حدیث

جو سخن ہی وہ بہین اور وہ مین سب اسکے کاسہ لیس
کسقدر نا شکر ہین وہ اہل کفران حدیث

سینہائی اہلِ بدعت مین سنانِ تیز ہے
اک نذری ہی جبکہ چل جاتی ہی مژگانِ حدیث

نارِ وحشت کیون بہڑکتی ہی مسلمانو مین ہائے
آج آتا ہی گرچہ مجلس مین وا مانِ حدیث

چارہ گر ہو شربتِ توحید و سنت سی ضرور
کفرِ افلاطون کا اک طفلِ دبستانِ حدیث

کوچۂ حرص و ہوا والی بہلا کیا جانین گے
کیسے ہوتی ہین جو ہین مردانِ میدانِ حدیث

جو کہ روباہ و شغالِ نفسِ امّارہ ہوی
موت ہے اونکے لئیے شیرِ نیستانِ حدیث

ہین وہی سرارِ حق مین صاحبِ طلِ گران
جو قوی بازو ہوئی حمّالِ میزانِ حدیث

یا الٰہی تیری رحمت ہوئی اونپر جو کہ آپ
قصرِ تدوینات مین لاکر ہی دربانِ حدیث

واصلانِ حق ہین وہ اور دوستانِ مصطفیٰ
اور محبوبِ دو عالم ہین محبانِ حدیث

ای فقیر اب تاجِ شاہی بہر پند و وعظِ خلق
سر پہ رکھہ فرمانِ قرآن اور فرمانِ حدیث

لب و دندانِ محمد سی ہین دُر ہائی حدیث
کیون نہون دیدہ و دل محوِ تماشائی حدیث

مظہرِ نورِ قدم ہی رخِ زیبائی حدیث
کاش مل جائی ہمین نعمتِ عظمائی حدیث

یا خدا آنکہین جو ہوین تو شناسائی حدیث
اور جو دل ہوی تو لبریزِ تمنائی حدیث

بعد قرآن کی لازم ہی تلاوت اسکے
کیونکہ ہی صاحبِ قرآن سے املائی حدیث

یہ کلام اونکا ہی جو کرتی نہین آپ کلام
ہی فقط حکمِ الٰہی سی سب انشائی حدیث

شورِ عرفانِ قدمِ عالمِ بالا تک ہے
جب سی حادث ہی جہان مین قدِ بالائی حدیث

اس مزے مین کہ یہہ کس تمتعِ دل سی نکلا
دیکہتا رہتا ہون مین چہرۂ زیبائی حدیث

جیسی یکتائی جہان آپ رسولِ حق ہین
سخنِ غیر بہی ہرگز نہین ہمتائی حدیث

کیا فصاحت ہے احادیث مین سبحان اللہ
ہین فصیحانِ جہان والہ و شیدائی حدیث

ہائم

ہم غریبونکا ٹھکانا کوئی کیا پوچھتا ہے
یہی ملجای غریبان ہی کہ ملجای حدیث

سر جھکا نا ہی ہمین چاہیی سر جای تو جای
دیکھہ پائین جو وری جنبش لبہای حدیث

لب خندان کا سخن ہون یہہ کہی دیتا ہے
خندۂ زیر لب لعل شکرخای حدیث

زندہ ہوجائینگی لاکھون دل مردہ اب تو
قاتل اعور بدعت ہی مسیحائی حدیث

مرغ دل قدرت حق سی گیا وہانتک ورنہ
یہ کہان اور کہان قصر معلای حدیث

ای فقیر آج ترا بحر سخن جوش مین ہے
مل گیا اسمین کوئی قطرہ دریای حدیث ؎

اولو الابصار ہین وہ جو کہ ہین بینائی حدیث
وہی ہشیار ہین جو ہوچکی شیدائی حدیث

بہری ہوجائین وہ کان اس سی جو بی بہرہ ہین
پہوٹین آنکھین جو نہون محو تجلای حدیث

ٹوٹین وہ پانو جو کرتی نہین سنت کا سفر
سر وہ کٹجائی کہ جسمین نہو سودای حدیث

ہات شل ہوئین جو لکھتی نہین ملفوظ رسول
وہ زبان گنگ ہے جس سے نہو غوغای حدیث

جسم بیجان ہے وہ جسمین نہین یہ روح نفیس
دل وہ پتھر ہے نہین جسمین تمنای حدیث

زندگی موت سے بدتر ہی جو یہہ شوق نہین
موت ہی جینی سی بہتر بتولای حدیث

کیا بخاری لی کیا سرد بخار احداث
جائین فردوس مین ایسی چمن آرای حدیث

رہین مسلم بہی قیامت مین سلامت یارب
ہین یہہ دربان در خیمۂ سلمای حدیث

مثل مجنون تہی یہ سب بادیہ پیما کیا کچہہ
کاش ملجای کہین ناقۂ لیلائی حدیث

کونسی نخل مبارک کی ثمر ہین یارب ؎
ساری عالم مین تبرک ہوی خرمای حدیث

کور ہی دیدۂ فرعون معاند ہرجاے
جلوہ افروز ہی جب سے ید بیضای حدیث

کیا نصیب اونکی بری ہین جو تعصب والے
تشنہ لب رہتی ہین اور ہین لب دریای حدیث

بدگمان لوگ جو بیٹھے ہوئے ہین ہمسی وہ سب ‏ ‏ آج منجا ہین اگرچہ دیکھین وہ منجائی حدیث

یہ بیان سلبی و شخصی ہے کہ ہی دشمنی ‏ ‏ کان انوار رسالت ہے جو منشائی حدیث

بادشاہی ہے فقیری مین فقیر اپنی یہ ہے
مل گئے مجکو جو یہ نعمتِ عظمائے حدیث

کاش مجنون رہون مین دیدہ پیمائی حدیث ‏ ‏ دل ہو میرا جرسِ ناقۂ لیلائی حدیث

ہم سی مسکینونکے گہر مین بہی قدم رنجہ کیا ‏ ‏ یہی جی چاہتا ہی چوم لو مین پائے حدیث

چاہیے شکر کہ جنت کا نمونہ آیا ‏ ‏ آج گہر گہر مین گیا سایۂ طوبائی حدیث

نا شناسا رہون مخلوق سی مین یا اللہ ‏ ‏ مین رہون ماہرِ قرآن و شناسائی حدیث

اس مین فرمانِ الٰہی ہی کہ ما اتاکم ‏ ‏ دیکھہ قرآن ہے کیا کچھہ شرف افزائی حدیث

واہ کیا متنِ حدیثِ نبوی ہی قرآن ‏ ‏ کیا ہی قرآن کی تفسیر ہے انشائی حدیث

رحمتِ حق کی قنادیل ہاں روشن ہین ‏ ‏ ذکرِ احمد ہی جہان انجمن آرائی حدیث

دلسی پہر پوچہنا اسرار کے باتین جو ذرے ‏ ‏ خلوتِ دلمین درِ گوش ہی جا ہی حدیث

دیدۂ دل کے نظر اور کہین جاتی ہے ‏ ‏ دیکھتین ہین جو یہ انکہین رخِ زیبائی حدیث

کاش اس لذتِ دیدار مین بیہوش ہون ‏ ‏ طور دل پر رہی ہر لحظہ تجلائی حدیث

انظروا یا اولی الابصار لے روضۃ ‏ ‏ کیسے خوشبو کی ہین کس رنگ ہین گلہائی حدیث

قصہ کوتہ ہی ابہی سنب جب یہ ہو طولِ امل ‏ ‏ کرلی علم و عمل مین ید طولائی حدیث

چاہیین کان او دو ہزار انکہین او دو ہر لحظہ ‏ ‏ کسطرف کو ہو ہماری لیے لیلائی حدیث

گرچہ مسکین ہین پہ ہین وہ ہے سلطانِ جہان ‏ ‏ ملگئے جنکو یہان دولتِ کبرائی حدیث

ای فقیر اپنا یہی زادِ سفر ہے واللہ

جمع کرتا ہوں کہ مرتی ہوئی کام آئی حدیث

رد کلمات بریلوی در الغیاث مضمون شرک و احداث

اہل دین کو بس ہے درگاہ خدا میں الغیاث
مشرکوں کو غیر سے ہے ہر بلا میں الغیاث

ہے خدا سے محض قلب بے ریا میں الغیاث
غیر سے ہوتی ہے قلب اشقیا میں الغیاث

خود رسول اللہ کے نزدیک مشرک ہیں وہ لوگ
جو کہ کرتے ہیں جناب مصطفی میں الغیاث

عاشق صادق نہیں کذاب ہیں دشمن ہیں وہ
جنکو ہے حضرت سے اوقات دعا (غائبانہ ۱۲) میں الغیاث

یہ دعا مغز عبادت ہے بارشاد رسول ﷺ
چاہیے درگاہ بیچون و چرا میں الغیاث

کیونکہ وہ معبود ہے اور اوسکی عابد ہیں رسول (بموجب حدیث ۱۲)
انکو خود ہے حق سے ہر آن دعا میں الغیاث

جو ہوا عابد رسول اللہ کا مشرک ہوا
اوسنے جسکو ہے دعا میں یا ندا میں الغیاث

اپنے عابد سے رسول اللہ کب خوش ہونگے
چاہیے خالص جناب کبریا میں الغیاث

حب رسول اللہ کے نسبت ہے ایسا کچھ تو بس
کب روا ہوگی حضور اولیا میں الغیاث

کیونکہ یہ سب کفش بردار رسول اللہ ہیں
محو رکھتے ہیں اونہیں حمد و ثنا میں الغیاث

بعض کو دعوی تو ہے حب رسول اللہ کا
پھر ہے اوسکو شان محبوب خدا (اپنا مانگنے صلعم ۱۲) (خدا کی ۱۲) میں الغیاث

یہ گمانت ہے (سمجھتے ہیں ۱۲) عداوت ہے رسول اللہ کی
منع ہے یوں حضرت خیر الوری میں الغیاث

حاضر و غائب کب ایسا ہے کوئی دارین میں
غیر حق جو خود سے ہر التجا میں الغیاث

اہل ایمان کو معاذ اللہ تو یہ ہی کہ ہو
غیر حق سے عافیت میں یا بلا میں الغیاث

یا غنی یہ مانگتا ہے بس فقیر مستغیث
تجھسے ہوئے محض قلب بے ریا میں الغیاث

قلب احمد پر ہوی تنزیلِ قرآن وحدیث
کیون نہو مرغوبِ دل ترتیلِ قرآن وحدیث

کب کفایت ہوسکیگی تقبیلِ قرآن وحدیث
آدمی کو چاہئیے تعمیلِ قرآن وحدیث

فلسفے کو آج ہوا اوستادِ افلاطون کوئی
اجہلِ عالم ہی بی تحصیلِ قرآن وحدیث

ذکرِ ملفوظ و مکاتیب انکی اگی حیف ہے
آدمی پر فرض ہے تبجیلِ قرآن وحدیث

گبر و ترسا کی طرح مغضوب ہین گمراہ ہین
بدعتی جو کرتی ہین تبدیلِ قرآن وحدیث

کس سے تہا خوفِ مساوات انکی نسبت جو لیے
آئی یہہ ترتیب مین تفضیلِ قرآن وحدیث

کیون نہو امرِ اشدِ حشر اون لوگونکو سہل
رات دن کرتی ہین جو تسہیلِ قرآن وحدیث

ہین کلامِ کبریا دونون وصف اونکا ہی بس
ساری عالم مین نہین تمثیلِ قرآن وحدیث

رہتی اس آئی کی اونکو دو جہا نمین جمعِ دل
با عمل ہین باعثِ تعدیلِ قرآن وحدیث

خلد مین ہر عالمِ دین کا تجمل دیکہنا
جن سی عالم مین ہوے تکمیلِ قرآن وحدیث

مثلِ مہر نورِ مہر ایدل نصیب اپنے ہو کاش
ہر عمل معلول ور تعلیلِ قرآن وحدیث

جو ہر شمس و قمر ڈہونڈہی بنائین پہر کہین
آج اگر روشن نہون قندیلِ قرآن وحدیث

بالیقین مرجائے ہر ذی روح جو دم بہر نہون
مصرِ عالم مین فرات و نیلِ قرآن وحدیث

ان حسینون پر ہی یون عاشق دلِ عالم کہ ہی
جلوۂ حسنِ قدم تشکیلِ قرآن وحدیث

تیری قسمت کے مکان جنت مین جا لیکہ بنجائین
ای فقیر اب ہے اگر تعطیلِ قرآن وحدیث ۞

ردیف الجیم

ہوا افلاک پر جب اتفاقِ صاحبِ معراج
تو کس کس قرب مین تہا انطلاقِ صاحبِ معراج

عجب معشوق ہین جنپر ہین حیران جنابِ عاشق
ہر اک معشوق کو ہی اشتیاقِ صاحبِ معراج

وہ صرفِ ہمتِ خیرِ دو عالم ہی شفاعت مین
کہ اوس دن دیکہنا شدتِ نطاقِ صاحبِ معراج

رسول اللہ کا سینہ تجلیگاہ ہو اُسکے
سراج نورِ حق ہے اور وہ طاقِ صاحبِ معراج

مزا اونکو حیاتِ خلد کا سا زندگی مین ہے
ملا کچہہ عشق مین جنکو مذاقِ صاحبِ معراج

خدا کی آگی تہی شکلِ غلامی افتخار اونکا
کہ تہی ملبوس مین مکشوف ساقِ صاحبِ معراج

عیان ہو جائیگا مخلوق پر وقتِ شفاعت مین
کہ کیا کچہہ ہے اجابت مین خلاقِ صاحبِ معراج

اشارا تہا کہ زیرِ بارِ سنت کچہہ نہو شوخے
جو شوخی سی ہوا نادم براقِ صاحبِ معراج

مدینہ ہو فقیر ای کاش میری دہر کا مسکن
تو مر کر بہی نہو رنج فراقِ صاحبِ معراج

ربِ غفارِ صاحبِ معراج
رکہہ مجہے جارِ صاحبِ معراج

ہو شفائی عروجِ خلد اوسکو
جو ہی بیمارِ صاحبِ معراج

کس بلندی صدق پر ہے واہ
شانِ گفتارِ صاحبِ معراج

شبِ معراج مین رہا کیا کچہہ
رحم درکارِ صاحبِ معراج

ق

کین نمازین ہان پچاس سے پانچ
تہا سزاوارِ صاحبِ معراج

کہ شفاعاتِ عاصیان حق سی
ہو تمین مختارِ صاحبِ معراج

یا خدا جانی یا وہ عارجِ عرش
کیا تہی اسرارِ صاحبِ معراج

شانِ افلاک دیکہنا کہ ہوئی
حاملِ بارِ صاحبِ معراج

رات دن بس سنائی جائی کوئی
مجکو اخبارِ صاحبِ معراج

اوتری مین آسمان سے کیا سنتی
دیکہو انوارِ صاحبِ معراج

یا خدا پھر فقیر کو لیجا ئی
شوق دیدار صاحب معراج ہ

مردہ دلکو ہی تو بس یاد خدا دل کا علاج
تیرہ جان کو ہی درود مصطفے دل کا علاج

یون طبیب عیسیٰ ح کا مسکن ہوا دلکا علاج
جسطرح گلزار دلہا کے غنا دل کا علاج

درد ظلم کفر سے صحت غلاموں کو ہوئی
راس ہے کیا کچھ ہمین وس شاد عا دل کا علاج

تہا مدینے مین رفیق اکر عجم مین ہا ی پہر
سخت یہ دل ہو گیا اب کیجی کیا دل کا علاج

کس لیے میری دوا کی فکر مین احباب ہین
بی مدینے جائی اب کچھ ہو چکا دلکا علاج

راہ اظہار صواب او راحر عقبی پائین وہ
ہی درود ایسا مرائی و مجا دل کا علاج

ہر دم افزون تہا دل بیمار کو وہان یک بیک
ہی مدینہ سر بسر راحت فزا دل کا علاج

مردہ دل ہم ہو گئی آب مدینہ چھوڑ کر
پہر بلا یارب وہی آب بقا دل کا علاج

کیا ہوا طیبہ فقیر اور دل پھڑکتا رہگیا
کیا ہوا دل کا علاج اور کیا ہوا دلکا علاج

ایدل تو صبح و شام درود اور سلام بھیج
لی لی کی او کا نام درود اور سلام بھیج

یارب تو میری روح کو میر یطر فسے وہان
کر یک تیز گام درود اور سلام بھیج

ای اہل دین ضرور شروع سخن مین تو
اور ختم ہر کلام درود اور سلام بھیج

غفار سی موارد غفران مین تب ترا
عالی رہی مقام درود اور سلام بھیج

لکہا دکہائی یا کہ سنائی کوئی وہ نام
ایدل کہہ التزام درود اور سلام بھیج

گر شاد کامی دو جہان تجکو چاہیے
ہو ہوکی شاد کام درود اور سلام بھیج

اس داعی سلامت دارین سی مدام
ہر لحظہ یا سلام درود اور سلام بھیج

یارب تو اوس پیامبر ذو الکرام کو — ہر دم مرا پیام درود اور سلام بھیج

آزاد ہموم و غموم جہان سے تو — رکہہ دل سے اہتمام درود اور سلام بھیج

تو ساکنان خلد کا ہو جائیگا سہیم — ای عبد مستہام درود اور سلام بھیج

اوس سرور جہان پی یارب شبانہ روز — با الف احترام درود اور سلام بھیج

اور جو کہ ہین رسول کے اصحاب و ال بیت — اون پر بہی تو مدام درود اور سلام بھیج

اوس شاہ دین کی در پی شب و روز ای فقیر — رہ صورت غلام درود اور سلام بھیج

ردیف الحاء

شہر رسول جب نظر آیا علی الصباح — کیا نور کبریا نے دکہایا علی الصباح

کیا کیا سرور وصل حبیب قلوب نے — وہان مثل صبح ہمکو ہنسایا علی الصباح

آخر کو جا بٹہائی وہان صبحدم جمل — بر سون دعا کا ہات اوٹہایا علی الصباح

کیا رات تہی وہ رات کہ کہتی تہی ہمسفر — دیکہین گے ہم مدینہ خدایا علی الصباح

وہ نور صبح اور وہ نور مدینہ واہ — کیا لطف چشم شوق نی پایا علی الصباح

محمل کہان ہی ناقہ کہان ہے کہان ہے رخت — جز روضہ کچہہ بہی یاد نا آیا علی الصباح

وصل حبیب اور وہ وقت نماز صبح — کیا نور عین وہ نور ملایا علی الصباح

شبہای وصل جبکہ گذرنی لگین تو پہر — ہر روز غم نی دل کو جلایا علی الصباح

آخر کو ایکدن جو مقرر لی آخری — ہمکو وہان سلام پڑہانا یا علی الصباح

اتنا ہمین ہنسایا تہا صبح وصل نے — وہان صبح ہجر نی جو رلایا علی الصباح

پہر وہان فقیر شکر کا سجدہ ادا کری
پہر ہو وہان یہ بار خدایا علی الصباح

رسولِ حق کا جو شہر و مکان ہے راحتِ ارواح
کوئی شہر و مکان ایسا کہان ہے راحتِ ارواح

کہان وہ راحتِ جان ہے یہان جو راحتِ جان ہو
جہان ہی عالمِ برزخ وہان ہی راحتِ ارواح

تمنا ہی جمالِ طیبہ ہون و آہ و زاری ہو
کہ وہان عشاق کو شور و فغان ہی راحتِ ارواح

وہ ارواحِ خبیثہ ساکنِ سجین گویا ہین
غنی ہو کر جنہین ہندستان ہی راحتِ ارواح

وہی مسکین ہین گویا کہ سب سکانِ علیین
جنہین قربِ رسول الانس و جان ہی راحتِ ارواح

کہی جا عزیزو مجہسے تم باتین مدینی کی
کہ جو کچہہ ہو مدینی کا بیان ہی راحتِ ارواح

ہوائی نفس مین جو تارکِ حج و زیارت ہین
تو گویا اونکو دوزخ کا دہوان ہی راحتِ ارواح

وہ ارضِ ذاتِ نخل ایسی سرور افزائی عالم ہی
کہ ہر دم صورتِ باغِ جنان ہی راحتِ ارواح

فقیر اپنا علاجِ دردِ دل ہی مسجدِ احمد
کہ جو فردوس کے ہمالستان ہی راحتِ ارواح

پہر بہی قرار پائی مرا دل کسیطرح
پہر بہی مدینہ ہو مری منزل کسیطرح

ہی وہ مرا علاجِ تپِ جسم و جان و دل
جو ظلِ برجِ سبز ہو حاصل کسیطرح

آسان کری خدا تو جہی وصل سہل ہے
عاشق تو گو نہین متاہل کسیطرح

ہی ورد یا سلام کہ زوار مین مدام
عرضِ سلام کو رہون شامل کسیطرح

مین رہون مدینہ ہو و مین گہر ہو و مین ہیچ قبر
آسان ہو یا خدا مری مشکل کسیطرح

ہون غرقِ بحرِ غم نظر آجائی یا خدا
دریای غم کا پہر وہی ساحل کسیطرح

پہر کاش جا کی روضۂ جنت مین دیکہلون
وہ مسجدِ رسول کی محفل کسیطرح

ہر دم زیادہ شوق ہو یارب مدینہ کا / تحصیلِ وطن پہ مین نہون مایل کسیطرح
وہ طیبہ ہی کاش گناہون سی ہو کی پاک / ہو جاؤن اوسمین رہنی کی قابل کسیطرح
شغلِ وطن مین دل ہو یہان یا سفر مین ہو / یارب نہو مدینی سی غافل کسیطرح

تجھسی غبار دل مین رہیگا ای فقیر
ورنہ وہانکی خاک مین تو مل کسیطرح

آب و ہوای شہرِ نبی ہی بقای روح / وہ ارضِ ذات نخل ہی جنت فزای روح
کہتین ہین اونکی دیکھنی سی چشمہای دل / اون جالیون سی ہوتی ہی کیا کیا جلای روح
خارِ مدینہ ہی تو ہی مژگانِ چشمِ عیش / خاک اوس دیار کی ہی تو ہی کیمیای روح
آب مدینہ ہی تو وہ ہی آبِ زندگے / خرمای طیبہ ہے تو ہی طیبِ غذای روح
بیماری مدینہ ہی تو ہی شفای دل / دردِ مدینہ ہی تو وہ ہی بس دوای روح
کلفت ہے تو باعثِ الفت ہے بس وہان / وہان ابتلا ہی ہی تو ہی دفعِ بلای روح
دفنِ بقیع ہی تو وہ پنہان ہی راہِ خلد / ہی مرقدِ بقیع تو ہی اک فضای روح
عرضِ صلوة وہان ہے تو رحمت خدا کی ہے / بہرِ درود کون ہی تو وہان ہی برای روح
طیبہ وطن بھی ہی تو محمد کا ہے وطن / مہمان سرا بھی ہے تو ہی مہمان سرای روح
فراش ہین وہان تو مین فرشِ رسول ہون / جاروب کش وہان ہین تو ہین ہا صفای روح
اوٹھہ جای کیونکی مرقدِ عالی سی وہان حجاب / کیونکر ہو خیرہ چشمون سی کشف الغطای روح
قالب ہو میرا قالبِ مرغِ مدینہ کاش / عشقِ خدا و عشقِ نبی ہو بجای روح

بی جنت البقیع خدایا فقیر کو
دُر ہی بہین کہین نہ نکلجای ہای روح

ردیف الخاء

درگاہِ کبریا مین ہے دستِ دعا فراخ
عشقِ نبی مین ہوئی مرا حوصلا فراخ

وسعِ عجم سے یہ دلِ وحشت زدہ ہی تنگ
اسکو تو محض دشتِ مدینہ ملا فراخ

لیجائی سب مری گلِ تسلیم و آرزو
اتنا کہان ہی دامنِ بادِ صبا فراخ

تنگ آ گئی بدن سی مدینہ کو دیکھہ کر
رنجِ سفر مین ہو گئی تھی جو قبا فراخ

دلوائی حق نے منزلِ فردوس مین مکان
ایسا کیا رسول کا دستِ عطا فراخ

عشقِ شباک کے سنان ہی سینہ مین
سوراخِ سینہ کیونکی نہون جابجا فراخ

وہان دل سب ایک روزن درمین سما گئے
دیکھو تو کسقدر ہے یہہ ملکِ خدا فراخ

تنگ آئی سب جہان تو آئی خطر نہین
جب سنتِ رسول مین دل ہو گیا فراخ

جو تنگنا ہی دہر مین ہین تابعِ حبیب
جنت ہی اونکو صورت ارض و سما فراخ

دیکھا ہی جب سی وسعتِ راہِ مدینہ کو
فکرِ سخن مین ہے روشِ اپنی ہی کیا فراخ

اللہ پھر مدینہ ہو اور یہہ فقیر ہو
ہے اس سوال کے لیے دستِ گدا فراخ

نہین اوس ندے روشن پہ حجابِ عالمِ برزخ
نظر ہے خیرہ پیشِ آفتابِ عالمِ برزخ

وہان ہین رحمۃ للعالمین رہتی ہین کیون صدمے
طفیل اونکے نہو گیا عذابِ عالمِ برزخ

گذرگاہِ شمیمِ مصطفے ہے تو عجب کیا ہے
کہ ہو ہمشکلِ بابِ خلد بابِ عالمِ برزخ

طفیلِ ساکنِ طیبہ سکونِ دل ہو یا اللہ
نہ دیکھین ہم وہ درد و اضطرابِ عالمِ برزخ

بقیعِ پاک کی مرقد سی ہو پیدا بخت اپنا
نصیب اپنے ہو یارب جبکہ خوابِ عالمِ برزخ

الٰہی

الٰہی ذرہ ذرہ میرا چشم شوق ہو وے
جب اٹھی ہی روئے انور سی نقاب عالم برزخ

جو کوہستان مین کر مصطفےٰ آئی تو ہو جاوی
عذاب عالم برزخ ثواب عالم برزخ

نکیرین آئین میرے پاس جب ہمراہ رسول اللہ
نہو ہیبت خدایا باریاب عالم برزخ

فقیر اللہ سے امید ہے مر کر مدینے مین
نہو پوچھا جائیگا مجھ سے حساب عالم برزخ

نگارین ہات ہین جن معشوقون کے رنگ حنا سے سرخ
سر نشتر خونریزی مین عشق نبی مین انکی مژگان سرخ

مدینے مین خوشی سے تہا جو رنگ روئے خندان سرخ
جدائی مین وہ اب تر ہے اور چشم گریان سرخ

وہان کہسار کو غیرت سے کوہستان طیبہ کی
تو یہ خون دل کہسار ہے لعل بدخشان سرخ

فراق جان جانان مین کیون نہو پہر رنگ زرد اپنا
کہان رہتی ہے جان جاتی ہے شکل روئے بیجان سرخ

یہان عشق رسول اللہ مین دل خون ہوا جنکا
مکان یاقوت کے جنت مین انکی ہیں وہان سرخ

ہوئی جور و ستم سے یہان انکی نگار و عداوت سی
گئی بار سینہ مین وہ نہین وہان بار سوزان سرخ

دل عاشق کو وہان ہنسا رہی مژگان چشم عیش
دل دشمن مین گویا تیر ہی اور خون پیکان سرخ

وہ گل ہے جلوہ گر جسکی گلزار مدینہ مین
شکل لالہ ہی وہان گل خون کے چشم حیران سرخ

وہ کیا کچھ سرخرو ہونگی جانباز رسول اللہ
ق کہ جرم خون عدا تہا اور انکی تیغ عریان سرخ

حدیث مصطفےٰ انکی لیے ایسی مبشر ہے
کہ ہونگی مشکبو سب زخم اور خون شہیدان سرخ

تبہی ہون سرخرو جو ایک دن راہ محمد مین
فقیر اپنا بھی ہو خون شہادت سے گریبان سرخ

ردیف الدال المہملہ

عرب ہے مظہر شان محمد — عجم ہے زیر فرمان محمد

بحار خون کفر اک دم مین پیجائی — لب شمشیر و پیکان محمد

رخ مہر قیامت کا نمونہ — رخ شمشیر عریان محمد

گرے اک حرف سی طرف ستقرین — ہوئی جو حرف گیران محمد

ادا کب ہوئے شکر اونکا کہ جو ہین — خدا کی بعد احسان محمد

بہت ان باپ پہ ہے میرا حسان — اونہین کرتا ہون قربان محمد

الہی کونسا دن ہوئیگا وہ — کہ ہو مئین پہر بھی مہمان محمد

الہی عاشقان با صفا کو — نہوئی داغ ہجران محمد

لگائین جای سنگ آستانہ — مجھے اکاش دربان محمد

غم امت مین تہا اللہ ری کیا کچہہ — وہ جوش چشم گریان محمد

پیام آیا ہم اتنا خوش کرینگے — نہو گی پہر خرین جان محمد

یہ حق جانو نکا غم ہے جان جانکو — وہ جانین ہوئین قربان محمد

ہنسانا ہمکو محشر مین خدایا — طفیل روی خندان محمد

بنی قلزم بہی اک چہوٹا سا نقطہ — در دن نون عمان محمد

ق

ہمیشہ مدح احمد کی لئی تو — میرے اللہ رحمان محمد

بہت رکہہ مجہپر احسان مضامین — طفیل روح حسان محمد

فقیر اپنی کہان طاقت ہے واللہ
کہ ہو مئین کچہہ ثنا خوان محمد

نحن نقول ربنا صلّ علی محمد — کان لہ دعاؤنا صلّ علی محمد

دل ہوا آرزو مین خون غنچہ یہ کاش جا کہون
شام و سحر یہی صدا صل علی محمد

ہی یہی گفتگوی دل ہی یہی آرزوی دل
ورد زبان رہی مرا صل علی محمد

جن و بشر کو روز و شب حضرت حق سی ہے طلب
رب غفور مصطفی صل علی محمد

اول و ختم ہر کلام ہی یہ عرب مین التزام
صل علی نبینا صل علی محمد

طیب ورد سی وہان کان ہتی مثل عطر دان
جس سے سنا یہی سنا صل علی محمد

خوشبوئی
عرض صلوۃ کا مزا کیا ہی بیان پی وہان ہا
جسنے کہا یہی کہا صل علی محمد

نقش ثواب جاودان اوسکی لیئی رہا یہان
جو کہ قلم سے لکھہ گیا صل علی محمد

عرض فقیر ہو قبول رحمت خاص ہو نزول
لحظہ بلحظہ یا خدا صل علی محمد

ورد زبان ہو ہر زمان صل علی محمد
کہتی ہو ہر زبان زبان صل علی محمد

حاضر و غایب ایک سا حال مرا ہو یا خدا
کہتا رہون یہان وہان صل علی محمد

میرا ہی ورد یہ نہین کہتی ہین بلکہ ہر کہین
حور و ملائک انس و جان صل علی محمد

دلسی ہمیشہ تا بلب ہو یہی شغل روز و شب
ذکر ہو ظاہر و نہان صل علی محمد

رہ گیا ہای مین ملول حضرت مرقد رسول
کہنا نصیب ہے کہان صل علی محمد

اوسکی ترازوِ عمل ہوئی ثقیل بے خلل
رطل ہو جسکا بس گران صل علی محمد

کیا ہی عمل فزود ہی دونو جہان مین سود ہی
ہی وہ متاع بی زیان صل علی محمد

سبکی جا فسی بار بار لا کہون درود ہون نثار
رب غفور جاودان صل علی محمد

اسکو خدا یہان نہ کہہ ہجر مین نیم جان نہ کہہ
جا کہی یہہ فقیر وہان صل علی محمد

ہوا دل گردِ راہِ مصرِ احمد ۔ دکھا اللہ ماہِ مصرِ احمد

رہا دل حاملِ اوس حرِ الم کا ۔ ہوا وہ دودِ آہِ مصرِ احمد

ہوا مُو کا کل ہر مدعا کا ۔ رگِ ہر کوہ و کاہِ مصرِ احمد

وہ کیمیں ہوا اوس سرو سع علو کو ۔ سما ہو گر کلاہِ مصرِ احمد

فقیر اوس مصر الا کو بسا ہو
کہ ہو رحم الٰہ مصرِ احمد

سکونِ دل ہے سکونِ مدینۂ احمد ۔ دلِ جہان ہے درونِ مدینۂ احمد

ستون ہیں ہمکی رکن سقفِ جہانکے ۔ وہ دلستان ہین ستونِ مدینۂ احمد

خوشی ہی ہوتی ہی وہان ایسی زندگی ہان ۔ کہ ساعتین ہین قرونِ مدینۂ احمد

الٰہی سر ہو یہہ سودا زدہ مدینی کا ۔ یہہ دل ہو اور جنونِ مدینۂ احمد

وہ اہلِ دولتِ دنیا ہین کیسی دون ہمت ۔ کہ جیتی ہین جو بدونِ مدینۂ احمد

نہ رنگ بدلی مرا کیون کہ یاد آتا ہے ۔ بہار بو قلمونِ مدینۂ احمد

اشارہ ہی کہ وہ نورِ نبی ہی نورِ قلوب ۔ بجای دل ہے جو نورِ مدینۂ احمد

لگا ہی دل پہ میرے نیشِ عقربِ ہجران ۔ کہان ہین اہلِ فسونِ مدینۂ احمد

غنای حور پہ مائل ہو کیا دلِ عشاق ۔ جو سن چکے ہین لحونِ مدینۂ احمد

ہوا طواہرِ طیبہ پہ شیفتہ عالم ۔ تو کیسے ہونگے بطونِ مدینۂ احمد

فقیر دل تو درونِ مدینہ ہے میرا
اگرچہ مین ہون برونِ مدینۂ احمد

دل اگر محوِ مدعا گردد ۔ حاصلِ سترِ کارہا گردد

اگر آہِ دلم رسا گردد | درد دل را ہمہ دوا گردد

وردِ ما لا الٰہ الا اللہ | روح و دل را ہمہ فنا گردد

گم رود در رہِ محال ز کس | در رہِ مدح رہنما گردد

ق

گاہ عمر ما اگر معمور | در رہِ مصر [illegible] گردد

گردد اسلامِ ما درو کامل | در دار السلام ما گردد (جہان)

ز درد درد مہر در دلِ او | ماہ کامل در و سہا گردد

کلک وسع کوکہ در ہمہ عمر | باوج راس در و سہرا گردد

طالعم کو فقیر گاہ وداع | وصل مصر رسول با گردد

این غزل در مدح مسجد محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نظر گاہ دو عالم ہی رسول اللہ کی مسجد | کہو جنت سے کیا کم ہے رسول اللہ کے مسجد

کبھی سجدہ ادا کرتی تھی اوس مسجد میں ہم تم | اب اپنی دلمیں ہے ہر دم رسول اللہ کی مسجد

وہی ہی سجدہ گاہ مصطفی عادات اولی میں | عجب جائے مکرم ہی رسول اللہ کی مسجد

کہاں آنکھوں کی ٹھنڈک اب نماز و نمیں ہیا آن کر | کہاں اے چشم پرنم ہے رسول اللہ کی مسجد

وہ ذات رحمۃ للعالمین مخفی اوسیمیں ہے | ہوئی کس راز کی محرم ہے رسول اللہ کی مسجد

بشکل خلد وہاں سب لکو تھا نہ سے خوف و غم | عجب ہے دافع غم ہے رسول اللہ کی مسجد

ہم اوسکو دیکھہ آئی شکر ہے الحق کہتی تھی | کہاں و اللہ اعلم ہے رسول اللہ کی مسجد

ریاض جنت اوسمیں ہے خلد اوسمیں منبر اوسمیں ہے | خود انوار مجسم ہی رسول اللہ کی مسجد

حباب بحر رحمت وہ صفت گنبج سبز ہی زیبا
کہ رحم حق کا خود یم ہی رسول اللہ کی مسجد

وہ روح اللہ روح اللہ سا ہے وہان جا بیٹھے دل
کہ گویا بطن مریم ہے رسول اللہ کی مسجد

زیارت مین بشکل ختم سورہ فاتحہ کی بعد
رسول اللہ سی ضم ہی رسول اللہ کی مسجد

وہ گنبج سبز ساری کافرونکو زہر دیتا ہی
حق کفار مین سم ہی رسول اللہ کی مسجد

صفائی قلب کو جاروب کش رہ ای فقیر اسمین
نہین اکسیر اعظم ہے رسول اللہ کے مسجد ؛

این کلمات است مصدرہ در عشق ومدح روضہ منورہ

نہین آرام اس دلکو کہان ہی روضہ احمد
کوئی رستا بتا دیجو کہان ہی روضہ احمد

دل غش خوردہ کو رخصت کے دن جب ہوش آتا تہا
تو کہتا تہا کہ دکہلادو کہان ہی روضہ احمد

مدینی مین نگاہ شوق تہی جالی کی روزن مین
مگر یہان ہائی ای انکہو کہان ہی روضہ احمد

کہان ہو چین دلکو دیکہنی کے بعد ہجران مین
تصور ہے جو ہو تو ہو کہان ہی روضہ احمد

مجہی تم ای فیقو کس لیے پہر یہان لی آئی
تمہاری پاس بیدردو کہان ہی روضہ احمد

حضوری مین جو حیرت تہی کہ مین اپنی ہی آنکہونسی
یہ کہتا تہا کہ دیکہو تو کہان ہی روضہ احمد

غنی ہو کر غلام سند ہوای اغنیا افسوس
کبہی تو ڈہونڈتی جاؤ کہان ہے روضہ احمد

بہشت ایسی ہی ہین پیہان روضہ فردوس کے طالب
خبر اتنک نہین انکو کہان ہی روضہ احمد ؛

جو وہان حاضر ہی مین اور دل وہان حاضر نہین انکی
تو وہ کیا جانین ای یارو کہان ہی روضہ احمد

نگاہ شوق کا رخصت کے دن ہر پہر تقاضا تہا
کہ پہر پہر دیکہتی جاؤ کہان ہی روضہ احمد

پڑا کوہ الم سر پر ہوا غل جبکہ زیر کوہ ؛
نظر سی چہپ گیا اب تو کہان ہے روضہ احمد

یہ بیتابی تھی اوسدن ہم یہ کہتے تھے ذرا پھر بھی
کوئی پھر خدا کیہدو کہان ہے روضۂ احمد

فقیر اب تو مدینے کا بھی رستا دیکھہ آئی تم
چلو پھر پوچھتے کیا ہو کہان ہے روضۂ احمد

مراح روح و جان عاشقان ہی روضۂ احمد
الٰہی تو وہان لیچل جہان ہی روضۂ احمد

عجب کیا روضۂ فردوس کو بھی رشک ہو اوسپر (جای راحت ہا)
کمین ہے کون اور کسکا مکان ہے روضۂ احمد

دو عالم مین معطر جسکی خوشبوئی رسالت سے
وہ عطر لطف حق کا عطردان ہے روضۂ احمد

مدینہ بارک اللہ کیون نہ ایسا خوبصورت ہو
وہ قالب ہے مدینہ جسمین جان ہے روضۂ احمد

قیامت مین دو عالم جسکی زیر سایہ ہونگی
اوسی ظل کرم کا سایبان ہے روضۂ احمد

ہوئی راہ نظر مسدود یارب جسمین جانی سی
وہ کیا گنجینۂ سر نہان ہی روضۂ احمد

چراغ و شمع کی محتاج کیون وہ خاص مسجد ہو
منور جسمین ہر دم مہربان ہی روضۂ احمد

ہزارون عاصیان مسوزن وہان جمع ہر دم مین
یہین گویا شفاعت کا مکان ہے روضۂ احمد

اثر حسن قدم کا حسن جادت پر ہے یہ جسسے
زیارت گاہ خلق دوجہان ہی روضۂ احمد

وہان عصیان سے دل فارغ رہا اور خوف دوزخ سے
وہ آفات دو عالم کی امان ہی روضۂ احمد

وہ قیوم و توانا پھر کہین لیجا وہان مجکو
کہ پھر مقصود جان ناتوان ہی روضۂ احمد

کبھی دیتی ہی حال دل یہ چشم اشکبار اپنا
کہ ان آنکھون سے دیکھا بی گمان ہے روضۂ احمد

وہان کیا تاب ہے جو ہوش مین اپنی رہی کوئی
حواس آدمی کا امتحان ہی روضۂ احمد

حق زوار مین عرض شفاعت کے لیئے گویا
دہن ہی مسجد احمد زبان ہی روضۂ احمد

جنھی ہی حق نی وہان پہنچا دیا تہا ای فقیر افسوس
کہ تو اب پھر کہان ہے اور کہان ہی روضۂ احمد ۃ

بیانِ مدحِ جبلِ اُحُد گذرگاہِ رسول اللہ الصمد

چشمِ سر ہو اور تماشای اُحُد
طورِ دل ہو اور تجلّای اُحُد

ہوں دل جو جائے وہاں ہر سنگدل
دیکھکر وہ روئے زیبای احد

کیوں نہ اوسکا بولبالا ہو مدام
مصطفے جاتی تھی بالائے اُحُد

حشر مین عشاقِ احمد کی لیی
سنگِ میزان کیوں نہ بنجائی اُحُد

کسکے الفت کا سبب ہے جس سے یہ
دلمین ہے جوشِ تمنائے اُحُد

مین کہوں جب تلک طیبی کی شکر
کیا کہوں میں صفِ سراپای اُحُد

یا خدا پھر بھی مدینہ ہو مقام
دمبدم پھر بھی نظر آئی اُحُد

وہان ہوا کس شکلِ یوسف کا گذر
ہی دلِ عالم زلیخای اُحُد

مہبطِ نورِ نبی وہ ہی تو پھر
کوہِ عالم کب ہین ہمتای اُحُد

اسکو اولنسی ان ہے تو کیا عجب
خلد مین انسان بنجائی احد

جو ہوا امداد مولے ای فقیر
تجکو پھر بھی کون دکھلائی اُحُد

کیوں نہوئی موردِ لطفِ احد شان اُحُد
لعلِ حبِ سرورِ عالم ہی پنہان اُحُد

ہوویگا اونکی لیی سنگِ ترازوی ثواب
پھر حبِ مصطفی مین جو محبان اُحُد

رشک سے ٹکرا کے سر کوہِ عجم گو ہومین خاک
کب ہین وہ ہمسنگِ گلگاہ میدان اُحُد

سر بسر محبوبِ احمد ہی وہ کوہِ پرشکوہ
اور رسول اللہ پر قربان ہے جان اُحُد

دولتِ ملکِ احد کو مل گیا خازن امین
ہی بقیعِ پاک مین گنجِ شہیدان اُحُد

پھر ہو غائب مجھسی یارب چہرۂ تاریک شید
پھر دکھا دی مجھکو دوروسے نشان احد

جسکی وسعت مین ہا گلزار دیدار احد
الله الله سیر فراخی ہاے دامان احد

رونا آتا ہی اسی غم مین کہ ہو مین پھر ہم
چشم گریان میری ہی دوروسے خندان احد

ہی مرا معمورۂ ہندوستان مین دل خراب
کاش مین دیوانہ ہون ہو دو بیابان احد

ہی اسی غمسی دل ہر سنگ مین آتش نہان
کیون نہ یہان ہین ہی ہوا عشق سنگ شہیدان احد

ہو چکی ہین جو یہان دیوانۂ حب رسول
کیون نہ وہان لذت سے کہا ہین سنگ طفلان احد

نقل ہیران محبت مجکو یارب ہو نصیب
دست قدرت مین ہو جسدان مین میزان احد

سنگ زیر سر ہی ذلکو غیرت بالین عیش
جو ہین حب مصطفی مین خاکساران احد

مجمع خیر دو عالم ہے وہ کوہ با صفا
کون کون اوسپر گئے ہمراہ سلطان احد

موم دل ہو جائے یارب یہہ فقیر سنگدل
بہر سلطان احد بہر شہیدان احد

جو خدا دکہاتی ہمکو وہ مدینہ محمد
تو غمنے بتاتی ہمکو وہ مدینہ محمد

نظر ہی دلکی وہان جو نظر آتی بیابان کیا
جو نظر آتی ہمکو وہ مدینہ محمد

وہ فشار گور دیتا نکاہو کنار مادر خلد
جو وہین سلاتی ہمکو وہ مدینہ محمد

بہت ایسی ہین ملا ہی وطن اونکو وہ مدینہ
نکالا تو نہ آتی ہمکو وہ مدینہ محمد

اوسی ڈہونڈتا ہے پھر دل ہی دیکہی کہ کبتک
وہین پہر بہی پاتی ہمکو وہ مدینہ محمد

چلے جائین پھر وہین ہم تو رفیق کیونکی لائین
جو وہین چہپاتی ہمکو وہ مدینہ محمد

وہی کاخ جنت اپنا ہو جو خاک مین ہے اکدن
کہین وہان ملاتی ہمکو وہ مدینہ محمد

نظر آتی ہند مین پھر مین شکل کا دو دن کے
کہین پہر بچاتی ہمکو وہ مدینہ محمد

وہین صبر مرگ تک ہو کسی ورد سی خدا یا — اگر آزمائی ہمکو وہ مدینۂ محمد

جو وہ جا لیو نکی آنکھین ابھی لمین پہر ہی ہین — تو نہ کیون بلائی ہمکو وہ مدینۂ محمد

وہی خندۂ سحر ہو جو تمام پہر سفر ہو — وہین پہر ہنسائی ہمکو وہ مدینۂ محمد

نہ ہو ہجر پہر وہا سنی نہ جدا ہو جسم جان سی — نہ کبھی رولائی ہمکو وہ مدینۂ محمد

ہین ہزارون اور مسکین گدای فقیر افسوس
کہ ندی تو جای ہمکو وہ مدینۂ محمد

وہ حسن وجمال محمد — وہ جاہ و جلال محمد

وہ عارض صورت مصحف — وہ خط و خال محمد

سب ظل حسن قدم ہین — اللہ ری کمال محمد

ہی ابر رحمت رحمان — وہ جود و نوال محمد

قرآن ہی اگر دیکھو تم — خوبی خصال محمد

حق جسکا مصدق ہی آپ — وہ حق ہی مقال محمد

ہین مدِ نظر عالم کے — وہ میم و دال محمد

کیا وصف لکھون عالم مین — ہی کون مثال محمد

محشر مین نرکہنا یارب — محروم وصال محمد

چون خاک مدینہ ہم کاش — ہوتی پامال محمد

امت کے لیے تہا کیا کچھ — وہ رنج و ملال محمد

تجکو ای امت ناشکر — کچھ بہی ہی خیال محمد

ہردم ہے فقیر اپنا تو

مولی سی سوال محمد

ہوا مہرِ آسمانِ دل و جان رخِ محمد
رخِ بی چگون پہ ہی یہ نگران رخِ محمد

وہ نظر ہتی کتنی عالی کہ جو ہتی نصیبِ اصحاب
وہ جو دیکھتی ہتی نورِ دو جہان رخِ محمد

ہہ کاملِ شفاعت سے ہی سب جہان خنک چشم
کہ ہی آفتابِ محشر سی امان رخِ محمد

وہ بشکلِ مہرِ انور ہی نہان شعاع مین خود
نہین وہان حجابِ رخ مین نہان رخِ محمد

رخ سرِ حق نظر مین رہا غیب سے وہ گویا
رہا جب تلک نہ دیکھی مین عیان رخِ محمد

یہ زمینِ شعر اپنی ہی گلستانِ فردوس
اگر اسکی بندِ شعر مین ہو بیان رخِ محمد

رخ بی چگون کو اوس سے ہو کیونکی شانِ اعراض
جو کسی شقی سی معرض ہو یہان رخِ محمد

ہوا برقِ قہرِ مولیٰ وہی کافرونکی جان پر
ہوا مومنون کو انوارِ جنان رخِ محمد

یہ فقیر قولِ ثابت سے ہو قبر مین خدایا
کہ دکھائین جب نکیرین سی وہان رخِ محمد

قرآن اعجازِ محمد
سنت ہی رازِ محمد

ہتی دل سی صدائے خشیت
اللہ ری نمازِ محمد

حق سی عطائے علو مین
ہی کون انبازِ محمد

کیا جانین اہلِ نہایات
سترِ آغازِ محمد

اللہ ہماری دل کو
دی سوز و گدازِ محمد

بی برگ و نوا ہین جب ہین
بی سوز و سازِ محمد

وہ دل ہی نگینِ اسرار
ہی جسمین طرازِ محمد

حاضر ہتی سنگ و شجر بہی
سنکر آوازِ محمد

مرجاؤن فقیر اونپر کاش
مین ہون جانبازِ محمد

کیے محمد سی حق تعالی نی خوش نصیب مقامِ محمود
مقامِ محمود ہی حبیب اونکا وہ حبیبِ مقامِ محمود

اگرچہ محشر دہ دردِ دل ہے کہ اوسمین ہر کوئی مشتغل ہے
مگر دوا بہی تو متصل ہے وہان طبیبِ مقامِ محمود

مقامِ محمود مین الٰہی جو جلوہ گر ہوئی امت اونکی
جو دیکہتی ہوئی چشمِ عاصی کہین قریبِ مقامِ محمود

یہ دیکہیے کیسی ثنا ہو وہ کیسی الفاظ مین ادا ہو
جو بہرِ تحمید خوش نوا ہو وہ عندلیبِ مقامِ محمود

وہان ہی وہ بوی باغِ سرمد کہ ہین مطبق اوسکی بو محمد
تو ہوئی کسکا سوائے احمد دماغِ طیبِ مقامِ محمود (خوشبو ۱۲)

یہ پنجگانہ دعا ہی میری اذان سن سن کے یا الٰہی
مقامِ محمود منزل اونکے ہو یا رقیبِ مقامِ محمود

(یا حافظ ۱۲)
فقیر اوسوقت کوئی دیکہی مقیم ہونگی جب آپ اوسکی
قریب ہوگا رخِ نبی سے رخِ عجیبِ مقامِ محمود

رہِ رویتِ حق دلیلِ محمد (رہنمائی ۱۲)
جمالِ قدم کو بہی لسدی کیا کچہہ
وہ مقہورِ قہر و جلالِ خدا ہین

سبیلِ جنان ہر سبیلِ محمد
پسند آئی طرزِ جمیلِ محمد
ہوئی جو کہ اعدا قتیلِ محمد (مقتول ۱۲)

[illegible]

ق

جو یہ گبر و ترسا نلا مین گے یان ۔ نچھوڑیگا اخذِ و بیلِ محمد

وہ یعنی تہِ تیغ آجائینگے سب ۔ جب آئینگے عیسے و کیلِ محمد

کفیلِ نجات جہان مصطفی ہین ۔ خدای جہان ہی کفیلِ محمد

نہوئیگا واللہ تا حشر مقطوع ۔ محمد سی اجر جزیلِ محمد

ق

نزولِ الف لام میم اس لیے ہے ۔ کہ اللہ سی خبر ہی ملِ محمد

محمد یہ لائی مبرات و کرات ۔ کلام خدای جلیلِ محمد

مقدر ہتا ایمان جن طیبین کا ۔ ہوا اونکو اقوم یہ قیلِ محمد

قوارپرِ دلہای کفار ٹوٹے ۔ سنا جب یہ قولِ ثقیلِ محمد

کہان الف لیلِ جہان ایسی مقبول ۔ وہ جو کچھ ہے لیلِ قلیلِ محمد

ہمیشہ ہے مصروف تسبیح و تقدیس ۔ محمد سی سبحِ طویلِ محمد

عنایت تو دیکھو کہ قادر ہی لیکن ۔ نہ بھیجا خدا نے عدیلِ محمد

فقیر اس بلی سی کہین فصل جان ہو
مدینی مین زیرِ فصیلِ محمد

جو خفایت دلی سی ہی جلی عشقِ محمد ۔ تو دکھائیگا وہ انوارِ خفی عشقِ محمد

ہوا نورِ دلِ ہر سعد و تقی عشقِ محمد ۔ کہین عالم مین نہین جز شقی عشقِ محمد

یہان جو لی آیا سعید ازلے عشقِ محمد ۔ تو ہوا اوسکو حیاتِ ابدی عشقِ محمد

رسن ناقہ لیلے ہوئی قیس مین گویا ۔ جو بنائی مجھے تواب نبی عشقِ محمد

ہوئی مقتول جو معشوق ہی عشاق کے قاتل ۔ تری اللہ ری ناوک فگنی عشقِ محمد

یہ عجم کیون نہو دیوانہ کہ مانند سویدا ۔ ہوا سودای دلِ ہر عربی عشقِ محمد

کبھی اے عاشقِ دنیا نہیں کہا ہی یہ   یہ ہوا کیا ہوا تجکو کبھی عشقِ محمد

ہوا ایمان جسے کی یہی یہ قوتِ نامی   ہوا قوتِ دل ہر بیر و صبی عشقِ محمد

وہ سمجھتا ہی ہی ملک میں سر ملکوتی   کہ بناتا ہی جب انسان کو ذکی عشقِ محمد

دل عالم میں تنزّل جو ہو جب اہل سخن کا   تو سمجھنا کہ یہی اوسکو دلی عشقِ محمد

کہیں جائی فقیر اب غمِ دارین سی فارغ
وہ نصیب اسکو ہو یارب غنی عشقِ محمد ؛

یہ دل ہوئی اور جستجوی محمد   یہ آنکھیں ہوں اور شوقِ روی محمد

حدیثِ محمد ہو اور گوشِ دل ہو   زبان ہوئی اور گفتگوی محمد

قدم ہوئیں اور گردِ راہِ مدینہ   یہ عاشق ہو اور خاکِ کوی محمد

وہ گلزارِ روضہ ہو اور بلبلِ دل   دماغِ روان اور وہ بوی محمد

یہ ہات اپنی ہوئیں وہان جالیوں مین   نظر محوِ حیرت ہو سوی محمد

یہ میرا دہن ہوئی اور وہ صراحی   یہ لب ہوئیں اور وہ سبوی محمد

وہان رات دن ہوئیں اور مین گنہگار   پہرون مثلِ سگ کوبکوی محمد

تمنا ہی اکدن ہو وہان آستان پر   جنازہ مرا روبروی محمد

بقیعِ مدینہ مین ہو قبر میری   کی تربت مشکبوی محمد

محبانِ احمد محبانِ حق ہین ؛   عدوِ خدا ہین عدوی محمد

فقیر اپنا دل ہی زیارت کی قابل
کہ اس دلمین ہے آرزوی محمد

کیون صبر نجائی دلِ ناشاد سی برباد   کیون مجکو مدینی کی کیا یاد سی برباد

نہ رو جبل طیبہ دکھاتی اگر اوسکو ٭ ہوتا غم شیرین دل فرہاد سی برباد
جو دشمن سنت ہین مطیعان ہوا ہین ٭ وہ عاد صفت ہین صفت عاد ہے برباد
کیا محو گلستان عجم ہو نہ لے جستجو ٭ شداد ہوا گلشن شداد سی برباد
تب جمع دل اپنا ہو کہ ہو نہ شکستہ ٭ اور خاک مری جائی وہان ہے برباد
مخلص کبھی مہجور مدینہ سے نہ کیون ہو ٭ ہر درہم خالص یہ نقاد سی برباد
اک شار مدینہ ہی دوا میری جنون کے ٭ کیون خون کیا نشتر فصاد سی برباد
رہجاتی در روضہ پہ افتادہ اگر ہم ٭ کب ہند مین ہوتی کسی افتاد سی برباد
جالی مین پہنسا دل تو ہوا طائر فردوس ٭ کیون جائی وہ اوس شکل صیاد ہے برباد
آبادی دل درد جراغ نبوی سے ٭ یہان دل ہین جو زلف ستم ایجاد ہے برباد

غم یہان کا نہ کہہ ہمین قصیر اب وہان چل
کیا ہوئیگا پھر ہجر سے آزاد سی برباد ٭

جو نقوش دل مین اوصاف جمیلہ محمد ٭ نظر آئینگی وہ انوار جلیلہ محمد
ہمین ظلمت قیامت سے خطر نہین کہ ہمراہ ٭ یہ سراج دل مین روشن ہی فتیلہ محمد
رہی حل معصیت مین تو حلول قہر ہوگا ٭ مگر اپنی حل مشکل ہو بحیلہ محمد
وہ اگرچہ ہو فلاطون ہی تو سر بسر ہی احمق ٭ کہ یہان نہ عقل چلکے ہو عقیلہ محمد
نہین طوق فہم النسان شرف کو بے معراج ٭ کہ بنداہا براق جنت بطبیلہ محمد
مری مصطفے پہ تسلیم و صلوۃ یا خدا اور ٭ بجمیع آل و اصحاب قبیلہ محمد

یہ عجب نہین کہ جنت مین فقیر بھی غنی ہو
وہ ملا ہی ہمکو دنیا مین وسیلہ محمد

دی خدا وہ محبت احمد | دل ہو محو اطاعت احمد
محض ذکر ولادت احمد | نہین اسطور سنت احمد
چاہیے یون ہی امت احمد | ذکر میلاد ورحلت احمد
جیسے کرتے ہو بی رسوم و قیود | ذکر اخلاق و سیرت احمد (وفات)
چہوڑ کر ہیئت کذائیہ | جو کرو ذکر حضرت احمد (پہر)
وہ عبادت ہے نور ایمان ہی | اوسمین حاصل ہی رغبت احمد
اور یہ بدعتین جو کرتے ہو | تم ہو اور ہمتپہ نفرت احمد
بدعتی بنکی پہر ہو بنا تم | انتظار شفاعت احمد
حشر مین بدعتی نہونگی | زیر ظل کرامت احمد
ہمکو کہتی ہین ساری مبتدعین | انکو ہی یہ عداوت احمد
کہ جو کہتی ہین یون مجالس مین | نہو ذکر ولادت احمد
ہم یہ کہتی ہین ہر عدو بری ہی | لعنت اللہ و لعنت احمد
ہمکو بدعت سی بس عداوت ہے | ہم ہین شیدائے سنت احمد
حال دل کو ہماری جانتا ہی | وہ خدا رب عزت احمد
کہ محبان مصطفی ہین ہم | مقتضی یون ہے الفت احمد
کہ ہر اک امتی کو ہو معلوم | راہ و رسم شریعت احمد
یہ حقیقت کہلے گی محشر مین | خاص وقت شفاعت احمد
کون جہوٹا ہی کون سچا ہی | کون ہی اہل سنت احمد

مبصر سنت اب ہوا تو فقیر

بطفیل زیارت احمد

میسر ہو ان کو جو حاضران محفل مولد
لگا کر کہین بجائے عطردان محفل مولد

تو بوئے سنت آئے دماغ جانمین اون سبکی
نہ آئے گند بدعت درمیان محفل مولد

یہ نقل خلوت آمد رسول حق ہی جلوت مین
بڑی گستاخ ہین سب عاملان محفل مولد

ولادت آپکی بس ہو چکی یکبار عالم مین
بڑی جہوٹی ہوا ہی اہل بیان محفل مولد

جو کہتی ہو شبانہ روز اب پیدا ہوئے حضرت
یہ کذب و افترا ہی وارثان محفل مولد

(یعنے جابجا محفل میلاد میں ۱۲)

ہمیشہ کہتی ہو پیدا ہوئے اسوقت وہ مرسل
ادا اس سے ہو رہی ہی غرور شان محفل مولد

تولد آپکا ہونا ہزارون بار عالم مین
ذرا انصاف ہو اے عاشقان محفل مولد

کہ عادت سے یہ کن لوگونکی اور کنکا عقیدہ ہے
ہمین کہتی تو ہو تم دشمنان محفل مولد

نہین رہا رہے علت ہمارے دشمنی تمسے
کہ ہم خود لے چکے ہین امتحان محفل مولد

وہ پیغمبر ہمارے ہین جو پیدا ہو چلے یکبار
وہ مرسل ہے تمہارا کوئی جان محفل مولد

(کہ جو ہوا ہے نفس سے اور [illegible] ۱۲)

کہ جسکو دمبدم تم آپ پیدا کرتی ہو ہر روز
بڑی دشمن ہو تم اے دوستان محفل مولد

(صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲) (حضرت کے ۱۲)

کوئی مشکل کشا کہتا ہے اس محفل کو تو بہ ہے
کوئی حاجت روا اے مشرکان محفل مولد

(کہتا ہے ۱۲)

وہ بی نام و نشان ایسا تمہارا ہوئیگا کوئی
جو تمکو ہی غم نام و نشان محفل مولد

ہماری مصطفے اظہر من الشمس ہے عالم مین
نہین محتاج بزم و محدثان محفل مولد

محبت دلمین ہے کا ہیکو میر و شیخ و افغان کی
فقط ظاہر کی ہی آہ و فغان محفل مولد

(بزم مولد ۱۲) (مسبند علیہ ۱۲)

تہپک کر کیا سلا دیتی ہی سبکو ذکر سنت سے
کچھہ ایسی پر فسون ہے داستان محفل مولد

فقیر ایسا بیان کر بدعت عین سنت ہے
مقر مصطفے ہین منکران محفل مولد

محمد شاہ

برسوم و قیود مشہورہ ۱۲

مدینے سے نکلنا یاد آنا اک قیامت ہے
الٰہی مجکو پھر وہ وقتِ [illegible] نہ آئی یاد

وہاں تارِ نظر جالی سے زخمِ دلکو سیتی تھی
ہمیں اب کیوں [illegible] سوزن آئی یاد

تعلی انکی جناب زری کا سیاہ و سطور غیرت ہے
درِ محبوب کا جو حلقۂ آہن نہ آئی یاد

رہوں کیا شاک سینہ بین بہارِ ہند سے فارغ
خسِ گلخن کو وہاں جا کر نہ گلشن آئی یاد

مدینے کا ہو اک قطرہ تو ہو آئی بحر سے مستغنی
مدینے کا ہو اک ذرہ تو [illegible] آئی یاد

لگائیں عشق باز آنکھیں اگر اوس روشن در سے
کبھی انکو نگاہِ چشمِ جادو فن نہ آئی یاد

ستونِ مسجدِ احمد میں خم ہو جائیں بات انکو
تو پھر عشاق کو عشق کی گردن نہ آئی یاد

جو تر دامن ہیں جو پائی عنا و معصیت میں یہان
غضب ہے انکو بیت ہند کا دامن نہ آئی یاد

جو زالِ ہند پہ مرتے ہیں یہان وان عشا کو جھینپ
مدینہ طیبہ کی صورتِ احسن نہ آئی یاد

جو محوِ عیش ہیں اہلِ فینہ وائے محرومی
اونہیں عیشِ مدینہ اور وہ مدفن نہ آئی یاد

ہو وابستہ تن بلی صیدِ عشقِ مصطفےٰ جہاں جائے
تو کیوں مرکر بہشت و [illegible] گلشن نہ آئی یاد

رہی مرگِ مدینہ یاد ہو لی زندگی یہاں کے
مجھے یاد آئی یا رب [illegible] تو مجھ کو نہ آئی یاد

فقیر اہلِ مدینہ میں ہمارا ذکر کیونکر ہو
بجا ہی اہلِ گلشن کو خسِ گلخن نہ آئی یاد

ہی مدینے میں وہ کیا رونقِ ایمان آباد
ہو گیا دیکھکے جسکو دلِ ویران آباد

تھا بقیع اسکی لیئے شہرِ خموشان آباد
خانۂ جسم میں کیوں تھی یہ جان آباد

یہ دعا کرتی ہی ہم روضۂ انور کی حضور
وصل آسان ہو خانۂ احسان آباد

رخِ پر نورِ محمد ہے جہان جلوہ فروز
بیتِ عزت صفت اسکی ہی کہ قرآن آباد

قیس معمورۂ لیلےٰ پی عبث مرتا ہے
عاشقو بستی ہی مدینے کا بیابان آباد

روح مشتاق رسول الثقلین ہی محبوس بدن
جیسے تہا حضرت یوسف سے وہ زندان آباد

یا خدا داغ محمد سے جلادی دلکو
نہو ظلمت سے کبھی پہر یہ شبستان آباد

کیا عجب نعت سے میری (محمد ۱۲) جو خدا راضی ہو
نام ہوئی میری ہر بیت کا رضوان آباد

وطن اپنا ہی مدینہ نہوا ورنہ فقیر
کبھی آباد ہی ویران کبھی ویران آباد

سر بسر جسکی طفیلے ہی یہ گیہان آباد
رکہی رحمت سے مدینی کو وہ رحمان آباد

چل مدینی کو کہ نعت اوسکی ہی لسان آباد
ہند کو چہوڑ کہ وصف اسکا ہی شیطان آباد

ہی گل و سرو و سمن سے یہ گلستان آباد
یا کہ ہی نعت سے ہر صفحہ دیوان آباد

رونق افزای مدینہ ہین وہ سلطان رسل
قلب مومن مین ہے یا جلوہ ایمان آباد

مسجد خاص اور اوسکی وہ نمازی کیا ہین
گویا فردوس ہے اور اوسمین مسلمان آباد

اوسکا دل خون ہوا ہجران احد سی یعنی
کیون بدخشان مین ہوا لعل بدخشان آباد

کیا ہی معمورہ رحمت ہے نبی کا مولد (گرد مدینہ ۱۲)
آج دنیا مین ہے وہ رشک سلیمان آباد

سایہ حسن قدم حسن محمد کا ظہور (یعنے مکہ معظمہ ۱۲)
جو نہوئی تر سے عالم امکان آباد (یعنے بیت المقدس ۱۲)

گر مدینی سی ملی دود چراغ اسکو فقیر
ہو دل مائل صد زلف پریشان آباد

کچھ بہی تہی مدینہ مین ہمکو وطن کی یاد
رہتی کہان بہشت مین بیت الحزن کبہی یاد

خار ہی طیبہ بستر عشاق ہو تو بس
وہ پہول جائین ہر بت نازک بدن کبہی یاد

جسم کہو مین (سنگ سخت ۱۲) جسکا دل ہا اس نشین ہے حیف (مائل ۱۲)
یاد خدا کی جا ہی رہی راہزن کی یاد

جو خود ہین چشم روزن در کی وہان شہید
ہے اونسی دور دیدہ ناوک فگن (معشوق ۱۲) کبہی یاد

کہاتا جو سنگِ طفلِ مدینہ ہی آگی قیس
کب یہ ہتی اوسکو لیلیٰ و سیفِ قرن کی یاد

وہان وے وہ شمع کشتہ سی ہی جا کے جسکو ہان
ہاری نگار غیرتِ سرو و سمن کی یاد

ہو ہین جبال و نخل مدینہ اگر نصیب
شیرین سی تلخ ہوئی دل کو کہن کی یاد

ایسی ہتی ہم تو محوِ صلوٰۃ و سلام ان
آواز کب ہتے ہند کی زاغ و زغن کی یاد

یاد آئی دمبدم مجہی خاکِ مدینہ اور
اوسکے بلا کو آئی میری خستہ تن کی یاد

میری زمینِ شعر مدینہ کی وصف مین
دیکہی تو بہول جاہی یہ بلبل چمن کی یاد

چمکا طرازِ وصفِ محمد سی تو فقیر
ہتی ورنہ تجکو طرز کب اہلِ سخن کی یاد

رسولِ کبریا محبوبِ رحمان اسمہ احمد
عیان ہے شاملِ آیاتِ قرآن اسمہ احمد

خدا کی سامنے آپہی گواہ اپنی رسالت کا
ہوا ممتازِ عالم شاہِ ذی شان اسمہ احمد

وہ ممدوحِ خدا منعوتِ حوران و ملائک ہے
نہوئی کسطرح محمودِ انسان اسمہ احمد

ہمیشہ قرب ہے نامِ خدا سی نامِ احمد کو
ہوا اسمِ احد پر کیا ہی قربان اسمہ احمد

نصاری منکرِ عیسے ہین جو منکر ہین احمد کے
کہ فرماتی ہین خود وہ روحِ یزدان اسمہ احمد

یہہ امت کیون نہو تحریت مین موسوم حمادون
تلاوت کرتی ہین تالی فرقان آسمہ احمد

محمد موردِ مدحِ احد ہین دین و دنیا مین
ہوا نامِ خدا بس کیا ہی شایان اسمہ احمد

جو ہر ساعت وحوش و طیر و دیو و جن مسخر تہی
تو کیا تہا زینتِ مہرِ سلیمان ع اسمہ احمد

الٰہی ہو گئے ذاتِ مسمے کسقدر پرنور
جو روشن ہے بشکلِ مہرِ تابان اسمہ احمد

وجود اسکا ہوا حمدِ احد سی کیون نہو سبحانی
قبول حضرتِ خان و سنان اسمہ احمد

ملی محمد للہ ای فقیر اپنی شفاعت خواہ

نبی الرحمۃ وسلطان خوبان ہمہ احمد

ردیف الذال المعجمۃ

نکیون معوذتین آئین پر شفا تعویذ — خدانی انکو کیا بہر مصطفا تعویذ

جو پائین خاک نشین اونکا نقش پا تعویذ — کہان ہوا ایسا کہین دافع بلا تعویذ

جو نقش صفحۂ دل سورہ محمد ہو — تو درد دل کی لیی ہو دوا دعا تعویذ

نہوئی پہر مرض حرص قاقم و سنجاب — جو ہو مدینہ کا اک نقش بوریا تعویذ

علاج تیرگی دل یہی ہی ای ہمدم — کہ تو مداو مدینہ سی لکہہ کی لا تعویذ

ہمیشہ رونی کا آزار ہی ان انکہون کو — وہ نقش جالیو نکا دی کوئی ذرا تعویذ

ذرا ہی ہول قیامت سے دل نگہبرائی — جو سنگ طیبہ بنی میری قبر کا تعویذ

بغیر گوہر دیوار دل دہڑکتا ہے — یہ کیون نہو کہ ہوا طفل سی جدا تعویذ

ہمین سی ڈرتی ہین اب جن غول کفر و شرک — خدانی جب سی یہ قرآن دیدیا تعویذ

جو شہر ہوگئی ویران وبای بدعت سے — لگا دوا و نہین حدیثو نکی جابجا تعویذ

یہ کسکی مدح کے مضمون ہین اے فقیر اسیر

جو ہر ورق تیری دیوان کا بن گیا تعویذ

رقم نام محمد سے ہے نازان کاغذ — عارض حور سی افزون ہوا ذیشان کاغذ

کیا تشرافیت یہ محمد کے طفیل اسکو ملی — ساری عالم مین ہوا حامل قرآن کاغذ

وہ حدیث نبوی عزت قرطاس ہوئے — کر بنا اسکے سبب دفتر ایمان کاغذ

مرغ دل لاتا ہی یون نعت کے مضمون گویا — لاکی دیتا ہی مجھے مرغ سلیمان کاغذ

صفت روئی محمد کو جو مین لکھتا ہون — دیدۂ حرف سے ریجھا تا ہی حیران کاغذ

کسکا مضمون جبین عرق فشان باندہا — میری دیوان کا ہوا نور سی افشان کاغذ

کیا عجب وضع احمد کا جو نقشہ لکھون — ورق جنت فردوس ہی یہان کاغذ

دم رخصت کی جو بیتابی دل لکھی جائی — ورق بید کی صورت رہی لرزان کاغذ

کیونکی ہات امین ہاسنی مجھی طوبی کی ورق — چاہی لکھنی کو یہان نعت کا دیوان کاغذ

نور قران نی کیا نار سی ہمکو آزاد — لائی ہر عہد کی تحریر کا سلطان کاغذ

مدح اس ہات سی لکھتا ہون عجب کیا ہی فقیر
کر ملی اس مدینی مین مری وہان کاغذ

تشنہ دل نی جو مدینی کا پیا آب لذیذ — کیا ملی واہ غذای دل بیتاب لذیذ

نہین بیدار دلی مین ہی یہان جو وہ لذت — دیکہا انکہون نی مدینی کا جو ہر خواب لذیذ

تشنۂ عشق وہان پاتی ہین تسکین واللہ — مثل ریان ہی مدینی کا ہر اک باب لذیذ

خون دل سی جو موافق ہی نبیذ طیبہ — ایسا ہوتا ہی کہان شربت عناب لذیذ

ہی مدینہ مین خنک چشمی یہ کسکے باعث — کہ وہان دہوپ ہی مثل شب مہتاب لذیذ

اغنیا جو کہ وطن کی ہی ہوا خواہ رہی — اور رہا اونکو وہین آب خور دخواب لذیذ

تارک حج و زیارت ہین وہ ایسی گویا — رہتی ہین نار مین اور اونکو ہی زرداب لذیذ

جان مع دل دلسی مزا پاتی ہین پیا ہی جو — آج خرمای مدینہ کا خود القاب لذیذ

کیا مزا آب مدینہ مین ملا دل کو فقیر
کیا ہی مکہ مین ملی زمزم و میزاب لذیذ

ردیف الرار المہملۃ

ہی حق و باطل مین فرقان جہان شق القمر
کیونکہ روشن ہے باوج آسمان شق القمر

نور انشق القمر اظہر من الشمس اسمین ہے
ہے ہمیشہ حشر تک جس سے عیان شق القمر

ہر جبین با داغ سجدہ محضر تصدیق ہے
کیون نہو علم الیقین مومنان شق القمر

سینۂ کفار شق سو بار ہو جائی تو ہو
کسطرح دود حسد مین ہو نہان شق القمر

ہین وہ شق صدر سی مہر سپہر سر حق
کیون نہ دکہلائین رسول انس و جان شق القمر

جو یقین جانی تو مومن ہوئی ہر مجروح کفر
التیام زخم کافر ہے یہان شق القمر

دو زبان حق بیان بنکر جہان مین کر گیا
صدق توحید و رسالت کا بیان شق القمر

ہو گئی خاکستر اورین گوسالے کا فرلا کہہ بار
کسطرح ہو جائے بے نام و نشان شق القمر

کیون نہو مین ای فقیر ان کافرو نکی دل دو نیم
اپنے ہر دم شاق ہے مثل سنان شق القمر

کیون چلی ہم ہند کو شہر مدینہ چہوڑ کر
جا پہنچنگے گرداب مین کیا یہ سفینہ چہوڑ کر

پہر چلی آئی ادہر ایجان مفلس ہی تہی
اوس بقیع پاک مین ایسا دفینہ چہوڑ کر

دلکو چین آئی تو کیا آئی دیار ہند مین
وہ مدینہ جای تسکین و سکینہ چہوڑ کر

جای حیرت ہے کہ آفاقی صحابی بن گئی
اور نہ مومن ہو سکا بوجہل کینہ چہوڑ کر

وقت رخصت تہا مدینی مین کچہہ ایسا اضطراب
کیا عجب تہا دل نکلجاتا جو سینہ چہوڑ کر

اسقدر پر نور ہے جالی کا ہر روزن وہان
دیکہتی رہجائین آنکہین آئینہ چہوڑ کر

دور سی لازم ہے ہمکو عرض تسلیمات وہان
کیا قرین ہو مین غلام اپنا قرینہ چہوڑ کر

عقل ہو تو خاک طیبہ ہو مین شایان جہان
تخت و جاہ و لشکر و ملک و خزینہ چہوڑ کر

پہر چلا آیا ادہر کیون اے فقیر افسوس ہے

اوس در سلطان کو مجہسا کمینہ چہوڑکر

آرزوی دل کی یارب ہے چلی اکثر سفر
اب سفر تیری لیی ہو بہر پیغمبر سفر

کیا سفر مین جائینگے مرکر جو وہان جاتی نہین
ہو چکا ہی فرض بیت اللہ کا جنپر سفر

پہرتی ہین سارے جہانمین ہم دنیا کے لیی
پر خدا کی راہ مین ہے دو قدم گر ہو بہر سفر

مسجدون تک ہے کبہی جو مردہ دل آتی نہین
ہو سکے پہر اونسی بیت اللہ کا کیونکر سفر

جو کہ سرکش سر کو سجدے تک جہکاتی ہی نہین
کب اوٹہائینگے وہ دون ہمت بہلا سر پر سفر

گو وطن مین آ چکے ہین زائر بیت الحرام
ہی وطن مین جنہی اوٹہین وسواس انمین اکثر سفر

پانوسی چل کر تو جاتے ہین پر یارب مجہے
دی وہ ہمت قطع کر ڈالون بپا سر سفر

چلکے جی مین تا ہی جائیگے پہر ای غافلو
آخرت کا جب تجہی چہوڑیگا یہان ہم بہر سفر

ای فقیر اسباب سامان تجکو بس کیا چاہیی
کر سفر حب وطن سے اور جلدی کر سفر

ہی سبیل قرب پیغمبر مدینی کا سفر
گر نصیب ہے خالق اکبر مدینی کا سفر

چلتے چلتے مر ہی جائے تو ہی امید نجات
یہانکی لاکہہ آرام سی بہتر مدینی کا سفر

بعضے جانیوالی بیت اللہ کے کیون آجاتی ہین
چاہیی لازم ہے عاشقان پر مدینی کا سفر

جان و دل سی پیروی اس رہنما کی چاہیی
عاشقونکا ہی بڑا رہبر مدینی کا سفر

ٹہنڈی انکہین اپنے روح و جسم کے کیونکر نہون
جب دکہائی گنبد خضرا مدینی کا سفر

کب وہ دن ہوگا ہم رخصت کہینگے اقربا
لے مبارک تجکو ای مضطر مدینی کا سفر

وای حزن مکہ خوشحال مدینہ جسکی ہے
کر گئے مکے سے پیغمبر مدینی کا سفر

یا خدا تیری عنایت ہو تو کچہہ مشکل نہین
ورنہ یون آسان ہو کیونکر مدینی کا سفر

کیا ہوا تو کیوں نہیں چلتا فقیرِ خستہ حال
عاشقوں کو ہی ہے کچھ دم بھر ہی کا سفر

غزل فارسی بشوقِ گنبدِ اخضر روضۂ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

تاب کی دارم چو برجِ سبز را بینم ز دور — کی بود ہوشم چو برجِ سبز را بینم ز دور
چون شود حالم چو برجِ سبز را بینم ز دور — بر زمین افتم چو برجِ سبز را بینم ز دور
کی بود صبرم چو برجِ سبز را بینم ز دور — چون ہوا گردم چو برجِ سبز را بینم ز دور
پاک سازم چشم بہرِ دیدنِ آن قصرِ پاک — من نہ چون گریم چو برجِ سبز را بینم ز دور
حیرتم باشد ز مہجوری آن مقصودِ دل — کی یقین دانم چو برجِ سبز را بینم ز دور
در کفِ پایم سنانِ خار برگِ گل شود — گل بود خارم چو برجِ سبز را بینم ز دور
کی شکستِ نگم آید چون تبا بد از سرور — رنگ بر رویم چو برجِ سبز را بینم ز دور
آنچنان از خود روم گویم ہنوز از من خجل است — با کہ مے بینم چو برجِ سبز را بینم ز دور
چیست در دستِ منِ مسکین از بہرِ نثار — جز درِ اشکم چو برجِ سبز را بینم ز دور
از خیالش در گلویم گریہ میکرد دگرہ — من چہا نالم چو برجِ سبز را بینم ز دور

رو بسوئی طیبہ گر ترکِ خودی خواہی فقیر
کی بخود آیم چو برجِ سبز را بینم ز دور

باعثِ سرورِ ہر دل بخور ذکرِ جبلِ نور کہ در مکہ معظمہ واقع است

یارب کہیں ہو پھر بھی نمایان جبلِ نور — ہی نورِ نظر کی لیی شایان جبلِ نور

پنہان تہی وہان خیر دو عالم کی عبادت
رکہتا ہی وہ خیریت پنہان جبل نور

حیرت ہی کہ ہم تیرہ دل اور قبۂ انوار
جب پہنچتی تہی دیدۂ حیران جبل نور

ہین نور فزای دل و جان منظرگہ شوق
کعبہ کا حرم کعبہ کا میدان جبل نور

یارب جبل نار ہی محفوظ رہین وہ
جو دیکہہ چکی صاحب ایمان جبل نور

کعبی کو دکہاتا ہی وہ ہر دم تو مقرر
ہی نور ہی نور درخشان جبل نور

کیا دور ہی اوس رحمت عالم سی قرین تہا
جنت مین اگر قصر ہی وہان جبل نور

یون غار حرا حرز جہنم کے امان ہے
تہا خود وطن مرسل رحمان جبل نور

تہا یوم زیارت مین وہی کعبہ کا عنوان
پہر دیکہلون یارب کبہی عنوان جبل نور

سو کاش مری خاک ہی ذرات مین ولی سکی
جب حشر مین ہو ریگ بیابان جبل نور

یہ خوبی قسمت تہی فقیر اپنی جو دیکہا
وہ مسکن ذات شہ خوبان جبل نور

نرم ساز ہر دل سنگین برجوع علی الفور ذکر خوبیہای جبل ثور

گر شامنین تا چرخ ہو ممتد جبل ثور
زیبا ہے کہے قبۂ احمد جبل ثور

اوس گاو زمین پر تو فقط بار زمین ہے
ہی حامل انوار محمد جبل ثور

خالق نی کیا دیدۂ غار اونکا نگہبان
تہا دافع اہل نظر بد جبل ثور

اوس غار کا قرآن مین کیا ذکر خدا نی
واللہ ہی ممدوح مؤبد جبل ثور

وہان برق ہی خاطف ابصار عدو تہی
تہا چشم عدو کی لیی مرصد جبل ثور

کیا کام تہا دل کو کسی صحرا و جبل سے
محجوب ہوا پہر محمد جبل ثور

گویا کہ وہ خود گاو چراگاہِ جنان ہے — ہے رحمتِ اللہ کا مورد جبلِ ثور
تھا خیرِ دو عالم [رسول اللہ] کے لیے حصنِ امان وہ — رکھتا ہی وہ خیریت سرمد جبل ثور

دی وسنی جگہہ دلمین فقیر اپنی نبی کو
تو سنگدلی سی ہی مجرّد جبل ثور ⁂

جو بشیر و نذیر پر ہے فقیر — اک جہان اوس فقیر پر ہی فقیر
جادۂ راہِ طیبہ پھر ہو نصیب — دل مرا اوس لکیر پر ہی فقیر
جسکو ہی سدِّ راہ حب المال — گو وہ ہوئی امیر پر ہے فقیر
تات پہر چالیسومین ہوئین کاش — پھر دل اوس دستگیر پر ہے فقیر [لیکن ۱۲]
تابعِ سنتِ رسول ہے وہ — خوش جو نانِ شعیر پر ہی فقیر
زالِ دنیا پی مائی مرتی ہین — ہر جوان ایسی پیر پر ہے فقیر [جو مین ۱۲]

کیون نہو خلق سی فقیر غنے
اپنی ربِ قدیر پر ہے فقیر

اللہ اللہ ہی وہ عرفان حاصلِ خیر البشر — غیرتِ عرشِ معلی ہے دلِ خیر البشر
اغنیائی اہلِ دین کو چین کیونکر ہی وجہ — جانتی ہین اس مین ہے منزلِ خیر البشر
تیغِ عشقِ مصطفے کا کسقدر احسان ہے — دل جو بسم اللہ ہی ہو بسملِ خیر البشر
اونپہ مائل کیون نہو ہین جان و دل سی حورِ خلد — جنکی جان و دل ہین ہر دم مائلِ خیر البشر
کیون نہ رشکِ ناقۂ صالح وہ ناقہ ہوئی آج — مفتخر ہے جو بفجرِ محملِ خیر البشر
سوف یعطیک فترضی ہی عطائی حق ہوئی — کسقدر آسان ہوئی ہر مشکلِ خیر البشر
افضلِ عالم ہین بعد از انبیاء و مرسلین — عالمِ برزخ مین ہین جو شاملِ خیر البشر [ابو بکر رضہ ۱۲]

یا خدا خیر البشر پر دمبدم لاکھوں درود
اور جو تھی حاضرانِ محفل خیر البشر

ای فقیر آسان ہی تب اب سال جشن جاودان
ہو معین اپنا خدائے مرسل خیر البشر

دل وہی دل ہی کہ ہی جسکو غمِ خیر البشر
چشم ہے وہ چشم جو ہی پر نمِ خیر البشر

اللہ اللہ رتبہ تجلی دیکھا چاہیے
عالمِ برزخ تلک ہین ہمدمِ خیر البشر

نارِ دوزخ ہی حرام اون محرم اسرار پر
یعنی جو ہین جان و دلسی محرمِ خیر البشر

کیون نہ اک بردِ شفاعت سے ہو بجھی آگ سرد
ہی ہمین دریائے رحمت شبنمِ خیر البشر

ہین مشرف جس شرف سے زید و سلمان و صہیب
رہ گیا محروم دیکھو تو عمِ خیر البشر

ہی حق شاہین استحقاقِ دوزخ یا بہشت
جن پہ وارد ہو چکی مدح و ذمِ خیر البشر

گل میں اوس ساغر کی ہوتی کاش میری خاک بھی
جورہا ممتاز الحاقِ فمِ خیر البشر

کون جانی غیر ذاتِ پاک اسرارِ رسول
کون ہی عالم میں جو ہو اعلمِ خیر البشر

ای فقیر اب تو مدینہ ہر دم اپنے دل میں ہے
ہو مبارک زخمِ دل کو مرہمِ خیر البشر

اس زمین پر ہی مدینہ مسکنِ خیر البشر
کیون نہیں پہر سکے سب جا مین خیر البشر

اللہ اللہ قسمت پیراہنِ خیر البشر
جو رہا اکدم بہی ملبوس تنِ خیر البشر

جو شفاعت کے لیے سجدہ مین خم ہو بار بار
کیون نہ ہوئی سب سے عالی گردنِ خیر البشر

یا خدا تیری عنایت سے ملی وہان ظلِ عرش
دست بستہ ہوئی جب او ردامنِ خیر البشر

بی نماز و بہرہ قارون و فرعون و ابی
تم ہو اعدائے رسول ور دشمنِ خیر البشر

کار تیغ قہر ہو اوس ہی زمین کفر مین
جب ہو نقش انداز نعل توسنِ خیر البشر

چشم سر سی دیدہ دل سی وہ تاریکی گئے
ہی عذاب حق سی امن و امان اونکی طفیل
جب سے دیکھا ہی وہ شہر روشن خیر البشر
چین سی ہی سب جہان ستا مین خیر البشر

رخصت پرواز ہو اس روح کو جب اى فقیر
کاش بنجائی یہ مرغ گلشن خیر البشر

ہین جیسی وہان کی در و دیوار معطر
جو دود چراغ آپکی مسجد کا ہی واللہ
پوشاک حسینان ہین زنہار معطر
ایسی ہی کہان کاکل دلدار معطر
ہی عطر فروش ایسی مدینی کی ہوا واہ
یکبوی مدینہ کی ہین مشتاق وہ معشوق
رکھتی ہی وہ ہر کوچہ و بازار معطر
جو زلف کیا کرتی ہین سو بار معطر
اس مزکو پوشاک کے ویسی کوئی پوچھے
اک تار پی سو نافہ تا تار ہین قربان
کیسا ہی وہ جسم شہ ابرار معطر
ہی زلف محمد کا وہ ہر تار معطر
یون عطر ندامت سے ہی روپوش تو اب یہ
خوشبوی شفا آپ مدینہ مین ہی ایسی
دیکھا عرق احمد مختار معطر
ہوتا ہی دماغ دل بیمار معطر
کیون مشک کے بو وہان نہو خون شہید مین
جنت کی طرح آئی تہی جب بوی مدینہ
کیونکر نہون جنت کے خریدار معطر
کیا ہو گئی تہی دو سی زوار معطر

ہی نعت محمد سی فقیر ایسی ہوا مین
خود جیسی رہا کرتی ہین عطار معطر

ردیف الزاء المعجمۃ

جائی جان و دل ہی جا بی برج سبز
بہر خدا جلدی دکھائی برج سبز

شاہِ نیکان ہی گدائی برجِ سبز
او سیہ ہی ظلِ ہمای برجِ سبز

گو دکھائی ہند اپنا سبز باغ
ہو چکی ہم آشنائی برجِ سبز

شکلِ دل تھا بنگیا محبسِ دل
کیون نہ سبکا دل لگائی برجِ سبز

جانِ اعدا پر کلس کے آب و تاب
ہین برقِ قہر ہای برجِ سبز

اشکِ گرم آتی ہین یارب بہر ہین
آنکھین ہون اور توتیای برجِ سبز

کیا کہون اب تک ہری ہی ہین زخمِ دل
کچھ نپوچھو ماجرائی برجِ سبز

سبزۂ گردون ہی زہرِ رشک سے
کون ہین رونق فزائی برجِ سبز

قرۃ العینِ دلِ عشاق ہے
جو میسر ہو لقائی برجِ سبز

جا سکی کیونکر مریضِ حبِ آل
تا درِ دار الشفای برجِ سبز

رکھین آنکھون مین غبار اوسکا اگر
دستِ مژگان ہو رسای برجِ سبز

کیون نرکھہ لین شوق سی شلِ نگاہ
جو ان آنکھونمین سمائی برجِ سبز

اب تو جی ہو اور مدینہ ہو فقیر
دل ہو اور دار البقای برجِ سبز

برجِ فلک سے قدر مین اعظم ہی برجِ سبز
آرامگاہِ خیرِ دو عالم ہے برجِ سبز

وصلت مین نخلِ خلد کا ہمدم ہی برجِ سبز
فرقت مین عاشقونکے لیے سم ہے برجِ سبز

یہ برج مصطفے وہ بروج آفتاب کے
بیشک بروجِ چرخ سی اکرم ہی برجِ سبز

اس رشک سے عدو ہوا شبنم کا آفتاب
ہر شب مین وقفِ بوسۂ شبنم ہے برجِ سبز

سرو جنان کو آج میسر نہین یہ بات
جس رازِ قربِ یار کا محرم ہے برجِ سبز

ہے دید بسترِ عشق مین اونکی نگاہ تیز
جنکے قرینِ دیدۂ پرنم ہی برجِ سبز

او سکی خیالمین ہے اک آرام دل کو ہی ۔۔۔ دل کے لیئے علاج تپِ غم ہی برج سبز

کیا کچھہ نگاہِ شوق پہ گذری جو غل ہوا ۔۔۔ وہ دیکھوا تو دور بہت کم ہی برج سبز

گویا کہ جان سایۂ طوبی مین ہے وہان ۔۔۔ کیا خضرۂ جنان ہی مجسم ہے برج سبز

ہر لحظہ بحرِ رحمتِ حق جسمین ہے نہان ۔۔۔ کس شان کا حباب خریم ہی برج سبز

ای کاش وہ جبل ہو مرا مسکن اے فقیر
جس سے نظر کے سامنے ہر دم ہے برج سبز

کیون نہ یاد آئی مجھی مسجدِ احمد کی نماز ۔۔۔ ایسی پر ذوق کہان ہے کسی مسجد کی نماز

دل پہ عشق محمد کہین مرحوم نہین ۔۔۔ کون پڑھتا ہی کسی ہیئتِ مرتد کی نماز

ایسی مغفور ہی ڈرتی ہین خدا سی کیا کچھہ ۔۔۔ اللہ اللہ وہ خوف محمد کے نماز

مین مسافر ہی جو ہون مسجدِ احمد کا مقیم ۔۔۔ کیون نہ بہتر ہو موقت سی موبد کی نماز

مسجدِ خیرِ دو عالم کی نمازی جو مین ۔۔۔ اونکی ایک ایک ہے خیریتِ سرمد کی نماز

روضۂ خاص مین اوس روضۂ انور کی قریب ۔۔۔ قرۃ العین ہی کیا سایۂ مرقد کی نماز

کیون نہو یادِ خدا کی لیے بیدار دل ۔۔۔ جسکو ہو جائی نصیب اوس متہجد کی نماز

اسطرح مسجدِ اقدس ہے علاجِ زوار ۔۔۔ جیسے ہوتی ہی دوا ہر مرض کی نماز

گر یہان مسجدِ احمد مین فنا ہو تو فقیر
لذت افزا ہو وہان عمرِ مخلد کی نماز

ردیفِ سین مہملہ بر خی از شوقِ کعبہ مطہرہ و مکہ معظمہ

کہین پہر بھی مجکو تو یا خدا نظر آئی بیت سیہ لباس

کہین کہتی کہتی ہی مرنجا بُون کرہای بیت سیہ لباس
کہین پہر بہی ہون عرفات مین او نہین جا جیونکی صفا مین
کہین سنگریزی ہون ہات مین بنای بیت سیہ لباس

جو مداد دیدہ حور ہو جو حصول خامہ نور ہو
تو بدر رقم کا مرور ہو بنای بیت سیہ لباس

رہا جوش شوق جو ہر نفس تو طواف کعبہ مین تہی ہوس
کہ اوٹہا کی سینہ مین رکہلون بس جو سمای بیت سیہ لباس

گئے جو گناہو نسے روسیاہ وہ جا کی ہو گئی رشک ماہ
ملی عاصیونکو عجب پناہ وہ جای بیت سیہ لباس

وہ مقربین خدا ہوئی وہ مقیم خلد مین جا ہوئی
کہ جو رہتی رہتی فنا ہوئی بقنای بیت سیہ لباس

یہ دوا ہی وسکی جو جای مل تو وہ پہر ہو نور سی متصل
کہ سفید جسکی ہو چشم دل وہ دکہای بیت سیہ لباس

تبہی چین ہو دل زار کو کہ مناجی اپنے خدا سی ہو
مری ہات مین کہین آئی وہ جو قبای بیت سیہ لباس

وہ عجب ہے جای شرف ہوئی دُر معرفت کے صدف ہوئے
جو مضاف حق کی طرف ہوئے وہ بنائی بیت سیہ لباس

کہون کیا جدائی کا ماجرا کہ اندہیرا آنکہونمین آگیا
گئی جبکہ آنکہونسی منہ چہپا وہ ضیای بیت سیہ لباس

جو رہی عنایتِ ذوالمنن تو وہان فقیر کا مردہ تن
ہو سفید پہنی ہوی کفن یہ بیاہی بیتِ سیہ لباس

خوب ارمان زیارت کا نہ نکلا افسوس
اور بھی قبلۂ احمد کو نہ دیکھا افسوس

ہات آیا تھا اگر مجکو مطافِ کعبہ
کیون آہ مین ہٹ گیا گھس گھس کے سراپا افسوس

صورتِ یوسفِ کعبہ مجھے یاد آتی ہے
دلمین رہتا ہی مری مثلِ زلیخا افسوس

اور بھی بوسۂ اسود نلیے مینی توہای
ہی لبِ حسرت پہ دندانِ غم اسکا افسوس

اشکِ ناشان خاکمین ملکر وہین بہجا تا مین
ایسا رونا مجھے وہان ہای نہ آیا افسوس

کیا مزا وہانکی مناجات مین فریاد مین تہا
کیا ہوا دامنِ کعبہ نہین ملتا افسوس

جا لگا تہا اوسی دیوارِ مقدس سے یہ سر
کیون نہو ہجر مین دوران سر اپنا افسوس

رخِ کعبہ پہ نظر صورتِ حق تھی کبھی
وہ عذار اب ہا کہان غیرتِ عذرا افسوس

قیس وش ہم تھی حرم مین کبھی نزدیکِ مقام
چھپ گیا آنکھونسی وہ ہودجِ لیلا افسوس

زمزمِ صاف کہان آج جو ہر وقت وہان
دافعِ کدورت و امراضِ دلی تہا افسوس

وہ جماعت وہ نوافل وہ طواف و ورد و ذکر
یاد آتی ہین تو آتا نہین گیا کیا افسوس

حیف مین پھر بھی نہ عینِ وقفِ توقفِ عرفات
پھر ملیجا ہی رہا مین یہہ تمنا افسوس

خاک آلودہ رہون وہان وہین جا و نمین
جائی تب دلکا غبار اور یہ میرا افسوس

ہمسے ادنی وہین مر کر رہی حسرت ہے
اب کہان مقبرۂ جنتِ معلی افسوس

صبر کیونکر ہو مجھے بیتِ الٰہی سی فقیر
دلمین کہہ لیتا جو اوسکو تو نہوتا افسوس

مدح مقربِ خدا ای جلیل معلم انبیا حضرت جبرئیل روح القدس علیہ السلام

روح الامین علیہ صلوات اللہ المبین

امین خدا ذات روح القدس — سفیر ہدیٰ ذات روح القدس

رسول کریم مکین مطاع — شدید القویٰ ذات روح القدس

یم وابر رحمت ہی گویا ہم — دل مصطفی ذات روح القدس

وسیلہ رسالت کی تعلیم کا — پی انبیا ذات روح القدس

خدا دوستی کی لیے — مہیا ہی کیا ذات روح القدس

خفا جس سے ہے وہ خفی الوجود — ہی وس سے خفا ذات روح القدس

جو موصوف ہے شاعر وسنی کہین — بتحقیر ہا ذات روح القدس

وہ خفاش کیا جانین کیا چیز ہے — وہ ذات لسنا ذات روح القدس

بہشتو نمین یا رب محمد کی پاس — مجھی ہی دکہا ذات روح القدس

صحابی نگاہو نمین ہی گویا بصر — کجا مین کجا ذات روح القدس

نہ کہہ اونکی مشتاق کو تیرہ دل — کہ ہی پر ضیا ذات روح القدس

عجب ذات واحد کی خود ذات ہیں — رہی دائما ذات روح القدس

وصل علی المصطفی من فقیر
وصل علی ذات روح القدس

حضرت جبریل تھے روح الامین روح القدس — تب ہوئے اوستاد ختم المرسلین روح القدس

کیا ہی عالیشان ہیں کیا ہی عالی قدر وہ — جنکی پاس آکی پی تعلیم دین روح القدس

ہی مدینہ منور دنو نان دل نور مصطفی — ابھی دونان ہی رونق افزای زمین روح القدس

ستدرۂ نار حسد اہل سدرہ کیون نہو — ہین محب رحمۃ للعالمین روح القدس

ایکدن پوچھا کیے رونی کا باعث نبی — دیکھکر قلب محمد کو حزین روح القدس

سنکے حال دل رسول اللہ کا جب ہوگئے — نور بیچون و چرا سی پہر قرین روح القدس

بعد عرض حال وہان ارشاد حق ایسا ہوا — شاد کر قلب شفیع المذنبین روح القدس

پہر امت پہر نہو نیگا کبہی محزون تو — دیکی مژدہ جا ہوئی سدرہ نشین روح القدس

کیا عنایت ہے کہ جو دیندار ہی محبوب حق — ہین محب اوسکی بی جان آفرین روح القدس

پہر فرشتے بہی سب اوسکی ربجاتی ہین وہان — پہر حبیب روح رب العالمین روح القدس

اور مبغوض خدا مبغوض سبکا ہی وہان — اور اوس بد دین سی رکہتی ہین کین روح القدس

وہ رسول اور وہ کریم اور وہ امین کبریا — اور محمد مصطفے کے ہمنشین روح القدس

رازدار خالق ارض و سما ہین جبرئیل — اہل سر انبیا و مرسلین روح القدس

مدح احمد مین جو شاعر ہین مخبر آپکے — کیا معاذ اللہ السی ہین کہین روح القدس

کاش قرآن مین صفات انکی دیکہین تو وہ — کیا شرافت ہی کہ جو رکہتی نہین روح القدس

نوک پر سے خاک مین ملجائین سارے بے ادب — حکم حق سی ہو مہیا جو خشمگین روح القدس

اور اس سے کیا زیادہ مدح لکہون ہے فقیر
ہین محمد کے معلم بالیقین روح القدس

شہر نبی کیون نہوا ایسا نفیس — اوسمین محمد بہی تو ہین کیا نفیس

ورد سلام اوسمین رہا دم کے ساتھ — سوگیا تہا کیا نفس اپنا نفیس

دیدۂ وامق جہان مین تمام — طیبہ سے صد غیرت عذرا نفیس

اوسمین ہین لاکہون در مضمون نعت — بحر سخن ہے کوئی دریا نفیس

مسکن اوصافِ محمد ہوئی ہے یہہ زمین شعر کی بھی کیا نفیس
دیکھا مدینی مین دمِ بادِ صبح مثلِ دمِ حضرتِ عیسیٰ نفیس
خوفِ خدا ہو تو یہین دو بہشت مکہ ہے اور شہر مدینا نفیس
جا ملی روضی کی جواہر مین آپ ایسا کہان دل ہی ہمارا نفیس
روز وہان پھر زلیخا نگاہ صورتِ معشوق زلیخا نفیس
لیلِ مدینہ کو بھی ہم قیس وش دیکھتی تھی صورتِ لیلیٰ نفیس
رشکِ دلِ جنتِ فردوس وہ روضۂ اطہر ہے سراپا نفیس
وحشتِ دل ہی عجم اونکو جو آج دیکھہ چکے شہر نبی کا نفیس

ہوتا مدینی مین وطن ای فقیر
نفس خبیث اپنا جو ہوتا نفیس

کون کہتا ہی کہ تھا ہمکو مدینا پردیس ہو گیا دیکھہ کے جسکو وطن اپنا پردیس
جو کہی مجھسے مدینہ ہی وطن یا پردیس پوچھی مجنون سے کہ ہی کوچۂ لیلا پردیس
جو کہ پردیس مدینی کو کہا کرتے ہین نام جنت کا بھی کہتی ہین وہ گویا پردیس
سمجھین پردیس مدینی کو تو بھی ہم عشاق مصر کو سمجھے اگر جان زلیخا پردیس
کبھی جنت کے طرح وہان نہین جی گھبراتا اہل ایمان کو مدینہ نہین ہوتا پردیس
اوسپہ قربان کرون لاکھون وطن اپنی سے کیا کہون شہر محمد ہی وہ کیسا پردیس
کیا غلط بین نظر اوس عاشق دنیا کی رہے جسکو وہ دیس نبی کا نظر آیا پردیس
اونکا مکہ ہی مدینہ ہی وطن یا جنت جو مہاجر ہوئی اور اونکو ہی دنیا پردیس
اقتحام اس عقبہ کا ہنوا جن سے تو ہی ایسی ناعاقبت اندیشو تمکو عقبیٰ ہی پردیس

اب تو ملی سی مینی سی ہے دل خوش میرا ۔۔۔ یہان تو غمگین ہون مین دیس ہون یا پردیس

دیس سا رنگ کو حسن کے جو حسن مین غافل
ای فقیر اونکو سنانا یہ ہمارا پردیس

اب کہان دل کی آرزو افسوس ۔۔۔ رہ گئی جیکے گفتگو افسوس

اب کہان ہی وہ آب جِ افسوس ۔۔۔ عابدِ دل ہی بی وضو افسوس

روبروی مدینہ کیون نہ ہے ۔۔۔ رکہتی مین ساری خوبرو افسوس

مین یہان اگیا مدینی سے ۔۔۔ دلسی کیون جائیگا کبہو افسوس

ہند سی سخت بیدماغ ہون مین ۔۔۔ اب کہان ہی یہان وہ بو افسوس

ہای وہ خوش ہوا مدینی کی ۔۔۔ ہای وہ سیر کو بکو افسوس

سیرِ جنت ہتی بس ہمارے لیئے ۔۔۔ ہند دوزخ ہی چارسو افسوس

اہل یثربینہ کو وہانکے لیئے ۔۔۔ نہین افسوس مثل ہو افسوس

ای فقیر اب سفر نہین مشکل
کررہا ہی عبث یہ تو افسوس

عمر بہر دوری طیبہ ہتی ہمین یہان افسوس ۔۔۔ جو ہوا وصل تو رخصت ہوئے پہر وہان افسوس

ہی مدینہ ہی نصیبِ دلِ نالان افسوس ۔۔۔ کیون نہ لیجا کو ہنو دوری کنعان افسوس

وصل یکہفتہ رہا دردِ نہفتہ کا علاج ۔۔۔ پہر وہی مین ہی رنج وغمِ ہجران افسوس

اب کوئی دن کا ہون مہمان اسی غم مین مین ۔۔۔ اور ہی کیون نہ ہا آپ کا مہمان افسوس

ایسی مہمان کی مدارات کہان ہوگی ۔۔۔ تہی ضیافت مین وہان لذتِ ایمان افسوس

رخ محبوب کے ہم دیکہنی والی نہوئے ۔۔۔ یہی آتا ہی بہت دیکہکی قرآن افسوس

نہوا مین کبہے دربانِ مدینہ نہ ہوا
نہوا قیس ہے لیلے کا شتربان افسوس

بے مدینہ تو عناصر سے مفارق ہی نہین
آہ و زاری الم جانِ غمِ پنہان افسوس

جی مدینے مین نکلجائی تو مین جی جاؤن
نہین نکلی مری دلکی ابہی ارمان افسوس

مری آنکہی مدینی سی خوشی کا پیکی ہی
جاہئی لی سکا تو ای جمعِ عزیزان افسوس

مری قسمت ہے نتہے اچہی فقیرِ وحشی
ورنہ خالی تہا مدینی کا بیابان افسوس

ق

ہی دور مدینہ افسوس
پُر درد ہی سینہ افسوس

بی خاکِ مدینہ کہان صافی
دل کا آئینہ افسوس

بیچین ہہن چہوڑکے مین ہائے
وہ جاہی سکینہ افسوس

بی حج و زیارت ہونگے
اموال و خزینہ افسوس

محروم ہو عشقِ نبی سے
ای اہلِ کمینہ افسوس

انشاءاللہ تعالی
جاہی دیرینہ افسوس

یعنی کہو ہیگا دل سی
پہر وصلِ مدینہ افسوس

بی دارِ بقائے مدینہ
ہے یہا ہنگا جینا افسوس

کہتا ہون فقیر وطن مین
افسوس مدینہ افسوس

کیون اوٹہالائی مدینی سی مجہی یہان افسوس
رہ مین رہنی ندیا خاکمین غلطان افسوس

غمِ طیبہ کو لگا رکہتی ہی جان جانکی ساتہ
ساتہ لیجائیگی اک روز مری جان افسوس

دور ہی روضۂ محبوب تو گویا محجوب
اس گنہگار سی ہے روضۂ رضوان افسوس

کیا ہوا روضہ جنت وہ قرین روضہ ؛ پہر جلاتی ہی مجہی دوزخ ہجران افسوس

دیکہکر منبرِ عالی کو جو ہی وہان ہردم ؛ اب ترقی مین کہان وہ توفیق یہان افسوس

جو کہ محرابِ محمد مین ہا اُسکو خشوع ؛ نفس سرکش کا علاج اب وہ کہان ہے یہان افسوس

محوِ سجدہ تہا کبہی مسجدِ احمد مین یہ سر ؛ اب وہ ہے سر ہے یہ اور ہند کا دوران افسوس

ہند کی زاغ و زغن سمع خراشِ جان ہین ؛ اب کہان شہرِ محمد کے خوش الحان افسوس

غیرتِ خازنِ فردوس کے دربان ہوتی ؛ نہوا مین درِ محبوب کا دربان افسوس

سیکڑون مجہسی گدا رہتی ہین وہان ؛ مین ہون اور مجہسی فراقِ درِ سلطان افسوس

شکر کر شکر فقیر ایک زیارت کے ہزار ؛
بہول جاتا ہی تو اللہ کے احسان افسوس

کس سی کہون ماجرائی افسوس ؛ ہر لحظہ ہون مبتلای افسوس

چہپ جائی مدینہ ہای افسوس ؛ کیونکر مری دل سی جای افسوس

مصروفِ صلوۃ جو زبان ہتی ؛ اب ہی وہی اور صدای افسوس

جب سوی مدینہ ہم دوان ہتی ؛ کیا توڑ دی ہتی پای افسوس

دیکہا جو بروزِ ہجر طیبہ ؛ اللہ نہ پہر دکہای افسوس

جس خلوت دلمین وہان خوشی ہتی ؛ مقدور نہتا کہ آئی افسوس

خرمای مدینہ جسکو ہردم ؛ یاد آئین تو کیون نہ کہائی افسوس

ملجای مدینہ کاش ملجا ہی ؛ ملجای مجہی دوای افسوس

ہی جای سرور بس مدینہ ؛ اور ہند ہی محض جائی افسوس

عشاق پی ہی خدا کی رحمت ؛ نازل ہوئی جو بلای افسوس

ہین بیکس ہجر طیبہ ہم لوگ — کیون ہمسی نہ دل لگائی افسوس
ایکاش اوٹہای چشم دلسے — پہر نور بلد غطای افسوس
جو آب مدینہ آج ملجائے — کیون دلکو مری جلای افسوس
کرتا ہی یہ اہل دل کا دل خون — افسانہ جان گزای افسوس

پہر تجکو فقیر اودہر کو اکدن
لیجائیگا رہنمای افسوس ؛

وہ لذت وصل ہای ہی افسوس — باقی نرہی سوای افسوس
کب تک رہون یہ بپای افسوس — کب تک سر خاک اوڑای افسوس
کب دفن بقیع ہونگے ہم — کب آئیگا انتہای افسوس
ای زندہ دلو نہ تو پہر کم — اس ہند مین ہی وبای افسوس
آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد — اوٹہتی ہین یہہ شعلہای افسوس
ہو آہن دل زر مدینہ — ہو کاش وہ کیمیای افسوس
کب سطح زمین شہر مین آج — اس دل کا مری سمای افسوس
اوس روضہ جان جانان پی جاکر — جان جای تو پہر نای افسوس
محمل مرا باندہ کر ادہر کو — باندہی کوئی دست و پای افسوس
اب دیکہنی کو کہان وہ جالی ؛ — اب آنکہین نکیون وہ کہائی افسوس
معشوق ہی عشق مصطفے مین — ہین وقف غم وفدای افسوس
زلفو مین ہین جنکے دل ہزارون — یہان ہین وہی اور بلای افسوس
جو آہی ہین دلبران عالم ؛ — یہان اونکی ہین جی دل برای افسوس

محبوب کی آرزو مین دل کو — محبوب ہے بس لقائی افسوس

دوزخ بہی ہوا ای فقیر یانی
کاٹی اگر اژدہائی افسوس

مدینہ تہا کنارِ عافیت اب وہ کہان افسوس — پڑی گرداب مین پہر کشتی عمرِ روان افسوس

مدینہ کیا ہوا تسکینِ دل آرامِ جان افسوس — کہ جسکی غم مین مثلِ مردہ ہون مین ناتوان افسوس

وہان تہا دل گلِ خندان نفس بادِ بہاری تہا — یہان پژمردہ ہر دم دل ہے اور ہر دم خزان افسوس

وہان تہی شکِ شادی مین وہ تاثیرِ نم کوثر — یہان آتش زنِ دل ہی چشمِ خونفشان افسوس

وہان اپنی زبان جو وقفِ تسلیمِ محمد ہے — ہوی مصروفِ لغو و ذکرِ دنیا پہر یہان افسوس

یہان ہیہات ہیہات اپنی کفِ افسوس ملتی ہین — کبہی ملنا بہو نہین پاتا جنہی یہ وہان افسوس

مدینے مین کبہی جسطور ہم ہر وقت پہرتی تہی — اب ان آنکہو نہین پہرتی ہین مدینی کی مکان افسوس

جو مشغولِ صلوۃ آواز تہی ہر دم مدینی مین — وہی آواز اپنی ہو گئی آہ و فغان افسوس

وطن ہے مین خفا مجہسے وطن پر مین نہ پہنچی ہے — یہان کیون آگیا مثلِ بلائی ناگہان افسوس

زمین شعر مین بہی نرگسِ بیمار ہو پیدا — جو ہو مشتاقِ دیدارِ محمد کا بیان افسوس

رہی ہر دم نکیونکر آستین اس چشمِ گریان پر — کہان وہ روضۂ احمد کہان وہ آستان افسوس

کہان اب وہ مدینہ اور کہان خرمای طیبہ آج — فقط اونکا تو افسانا نہ ہی حظِ زبان افسوس

جو برگِ کاہِ صحرای مدینہ یاد آتا ہے — تو بن جاتا ہی پہر صورتِ کوہِ گران افسوس

ہزارون کو تو گلزارِ بقیع آرامِ جان ملجاے — ہماری خاک ریگستان مین ہو رائیگان افسوس

ہوا ظرفِ غزل تنگ ای فقیر افسوس تنگی ہی
بیان ممکن نہین بس ظرفِ دل مین کہ نہان افسوس

تختِ شاہی ہوئے گویا اور شاہانہ لباس — سہو اگر خاکِ مدینہ اور فقیرانہ لباس
حلّۂ جنت سی ہی عاشق پھر اتنا خوش ہنوز — پائی جو اوترا ہوا اک وہ کریمانہ لباس
عاشقِ شمعِ رسالت ترکِ زینت کرتی ہین — کب یادہ پر سی کچھ کہتا ہی پروانہ لباس
مثلِ زن محوِ حریرِ مجدّنہ کیا جانین گے — کیا گلیم سنتِ احمد ہے مردانہ لباس
تا عماتِ خلد سی پوچھی کوئی اس مز کو — دل فگن ہے جو صحابہ کا فقیرانہ لباس
کا ہیکو گھبرائینگے عریانیٔ محشر سے ہم — دیکھکر ذاتِ محمد کا شفیعانہ لباس
جب ہے عشقِ مصطفے ہے دلمین نورانی ہی دل — پھر مہان کیون نہ بدلی صاحبِ خانہ لباس
ہوئی علم و حکمتِ سنت سے جو قالب لحیم — او سپہ زیبا ہی علیمانہ حکیمانہ لباس
عاشقِ دنیا لباسِ دین سے عاری کیون ہوئین — دین کا خود رکھتی نہین یہ زالِ عریانہ لباس
اپنی یارون کو بنا لیتی ہی شیطانِ لعین — مکر کا پہنی ہوئی ہی وہ یہ شیطانہ لباس
کب لباسِ منوی سی خوش ہی شیدائے رسول — جسم پر ثابت کہان کہتا ہی دیوانہ لباس
کسطرح میرے سخن سے ہوئین خوش اہلِ ہوا — ہر بدن پر کسطرح ٹھیک آئی بیگانہ لباس
اوس مرِ شاہِ رسل پر کاش افتادہ رہون — خاک وانکی ہو مرے تن پر گدایانہ لباس
ہو فقیر اوس فریا اللہ مہان بقیع — جب کفن ہو اس مسافر کا غریبانہ لباس

چل مدینے مین لباسِ صوف کہہ تو ای فقیر
چھوڑ ملکِ ہند اور یہ اجمیانہ لباس

ردیف شین معجمہ

ہی بجا اس شان سے باہم جدالِ عرش و فرش — ہی نصیبِ زیرِ پاۓ نورِ جمالِ عرش و فرش

استواء حق وہان ہی یہان نزول مصطفے
اول و آخر ہی کیا فضل و کمال عرش و فرش

کسطرح خاک مدینہ مین ملی یہ میری خاک
ایدل مشتاق کیونکر ہو وصال عرش و فرش

حامل عشق خدا و مصطفے پنہان ہوا
بہر پا ہی ملک سے احتمال عرش و فرش

فرش راہ مصطفے ہوکر مقیم خلد مین
خاکساران محبت مین مثال عرش و فرش

مہر دیدار قدم تابان دل جا دث مین تہا
کیون نہو معراج مین مکشوف حال عرش و فرش

جو ہین مدفون مدینہ عرش کے سایہ مین ہین
سائبان رحمت انکو ہین ظلال عرش و فرش

جن نبی صلی اللہ ہی ورد دو عالم کیا عجب
رحمت اونپر ہوئی شتقال انتقال عرش و فرش

شامل امت ہین نبی وہ رحمۃ للعالمین
جسطرح وسعت ہین باہم اتصال عرش و فرش

بار عزت ہی وہان بار رسالت ہے یہان
پیش امر حق ہی کیا کچھہ امتثال عرش و فرش

یہان مدینے مین وہان جنت مین حاضر ہے فقیر
قرب احمد مین رہے یا ذوالجلال عرش و فرش

ہوا ہے دل مدینہ دیکھکر یون بیخبر بیہوش
کہ جیسے ہو کے عاشق شکل جانان دیکھکر بیہوش

رسول اللہ کے مرقد پہ ہین جن و بشر بیہوش
وہ کیا منظر ہی جسپر مین بہی اہل نظر بیہوش

صدائے آہ و نالہ حد سی گذری ہائے گستاخی
مدینے مین ہوئے ہم اسقدر وقت سفر بیہوش

نہ آیا پہر وہ ہوش اتبک وہان جسدم ہوا دل
سنا کر ذکر رخصت کردیا وقت سحر بیہوش

فراق مصطفے مین زندگی ہے بیمزا ایسے
کہ ہو بیٹہے سکون بے صبر بیدل بیجگر بیہوش

غنیے ہوکر رہی محروم جو حج و زیارت سی
شراب قہر حق سے ہوگئی وہ بدگہر بیہوش

کلام اللہ کے اللہ اکبر کیا ہے ہیبت ہے
کہ ہوتی تہی نزول وحی مین خیر البشر بیہوش

شب معراج مین تہی وہ تجلی ذات احمد پر
ہوئی جسکے رخ حق ہی جان ہوئے طور پر بیہوش

عبث طولِ امل نے کر دیا یہان سبکو دیوانہ | عبث عمری کو کہتا ہی سرِ بے تہ بیہوش
وہی ہشیار ہین و تابعِ احمد وہی ہین بس | کہ جو خوفِ خدا سے رہتی ہین ہون پہر بیہوش
جنہین ضعفِ دماغِ الفتِ دنیا وہان بہی ہے | اونہین کرتی ہی خوشبوئی مدینہ بستر بیہوش
یہ حالت ہے وہان آ یہان ہون کہان ہو نہین | سرورِ وصلِ احمد سی ہوا ہین بیقدر بیہوش

[illegible]

فقیر اپنی سخن سے ہوتی ہین بیہوش اہلِ عشق
یہ جب سے مجکو رکہتا ہی مَی نبی کا اثر بیہوش ؛

صلواتِ نبوی سی نہوا انسان خاموش | نہ رہی نعتِ محمد سی مسلمان خاموش
یا خدا عشقِ محمد مین رہون سوختہ دل | اور نہوئی کبہی یہ آتشِ سوزان خاموش
ذاکرِ روئی محمد ہے مرا دل ہر دم | کیون تلاوت سے ہو یہ حافظِ قرآن خاموش
کیا گلِ روضۂ انور کی تجلی ہی مہیب | صورتِ بلبلِ تصویر ہی سب وہان خاموش
یاد آتا ہی جو ہنگامِ زیارت کا سکوت (مراد رسول اللہ صلعم) | آہ سی رہ نہین سکتا دلِ نالان خاموش
خود وہی اہلِ وہ ہین کو ہی وہان دوزخ | جو وہین ذکرِ محمد سی رہا یہان خاموش
ذکرِ سنت سے نہین محروم بہت مردِ صفات | شہر کے شہر مین چین شہرِ خموشان خاموش
کہلے ابوابِ جنان ہین وہ کہلی منہ اونکی | نہین تذکیر سے جو صاحبِ ایمان خاموش
ہی وہان اذنِ تکلم تو محمد کے لیے | سبکو رکہی گے جہان ہیبتِ رحمان خاموش
عاشقونکی لیے ہے شورِ تکلم تو اون پر | گرچہ لبہا ہی شاکی کی نظر وہان خاموش
تو بہی گوہرِ دیوار نہی ہوش تو کر | دل سی کہتا ہون کہ مکو اس نکر مان خاموش
جو کہ دیکہا ہی نبی مین کہی دیتی ہین | گو کہ ہین بولتی سی دیدۂ گریان خاموش
موردِ رحمتِ حق کیون نہ زبان و دل ہین | جو تحیات سے ہین ظاہر و پنہان خاموش (علی الرسول)

مجھکو محشر مین بہنائی وہ خدا اوسکی طفیل | تھا دعا سی کبھی جو لب خندان خاموش

یاخدا پھر وہین معروض ہو تسلیم فقیر
رہ نجائی کہین ہو کر یہین بیجان خاموش

ردیف صاد مہملہ غزل خاص بذکر سورۂ اخلاص

محمد پہ ہوا جبدم نزول سورۂ اخلاص | ہوا صد رحمت عالم نزول سورۂ اخلاص

حیات جاودانی اہل ایمانکی لیے یہ ہے | حق کفار مین ہے سم نزول سورۂ اخلاص

یہ وہ سلطان توحید خدا آیا کہ کہتا ہی | حصون دین کو مستحکم نزول سورۂ اخلاص

علو جنت الفردوس کے جانب مقرر ہے | ظہور رفعت آدم نزول سورۂ اخلاص

یہ کسکی ذکر پہ لذت پی عاشق ہین زبان و دل | زبانپہ بھی دلمین ہے پیہم نزول سورۂ اخلاص

سراسر ذکر اللہ الصمد ہے قل ہو اللہ مین | نہو کیون شامنین مبہم نزول سورۂ اخلاص

جو دل تک آت جا سکتا نہین ہم لگا نیکو | تو زخم دل کا ہی مرہم نزول سورۂ اخلاص

غذائی روح عالم کیون نہو قلب محمد پر | ہوا تھا روح سی منضم نزول سورۂ اخلاص

مس کفر و ضلالت بنگیا خالص زر توحید | یہ وہ اکسیر ہے اعظم نزول سورۂ اخلاص

یہ وہ دریای وحدت کوزۂ الفاظ مین آیا | کہ رشک قلزم و صد یم نزول سورۂ اخلاص

کہان جو وہ دل ہمارے کہ قرآن ہو محفوظ | غنیمت جانتی ہین ہم نزول سورۂ اخلاص

یہ وہ توحید خالص ہے کہ یہ تاثیر اسکی ہے | کرے خود مخلص عالم نزول سورۂ اخلاص

فقیر اپنے لیے ہو کیون نہ اخلاص عمل حاصل
جو لب پہ ہے و دلمین ہو ہر دم نزول سورۂ اخلاص

اب میرے دلسی وہ گئی سیرِ جہانکی حرص
باقی ہی بس رسول کے پاک آستان کی حرص

افسوس حجِ بیت و زیارت کی واسطے
کیا کچھہ ضعیف ہو گئے یہان سر جوان کی حرص

دیکھو ہر اک ضعیف کے ہر حرص ہے جوان ؛
لیکن ضعیف ہے تو فقط ہی وہان کی حرص

کیا کچھہ حریصِ مغفرتِ امت آپ ہین
اللہ ری رسولِ رؤف و رحیم جہان کی حرص

پاسِ ادب ہے ہم تو وہان کچھہ نہ روسکے
لبریز دلمین رہگئی آہ و فغان کی حرص

شوقِ مدینہ یون ہے دلِ ناتوان کو ہائی
گویا ہمیشہ جینی کو ہی نیم جان کی حرص

کسکے سبب یہ ذکرِ مدینہ مری کا ہے
جاتی نہین زبانسی کبھی جن بیان کی حرص

نبی نام و نبی نشان ہے شہرِ نبی مین وہ
ہو جسکو دو جہانمین نام و نشان کی حرص ؛

اسمین حریصِ بخششِ امت کا ذکر ہے
ہر گوشِ دلکو یون ہے مری داستان کی حرص

دل جنکی کہربای گیا وہ مدینہ ہین
اون عاشقونکو کیا رہی زلفِ بتان کی حرص

جو مہوشِ آفتابِ مدینہ مین رہ چکے
اون نازکون سے دور گئی سائبان کی حرص

وہان دیکھکر وہان صراحی مین آبِ پاک
کب ہے زبان کو سکنِ جوفِ وہان کی حرص

دشتِ مدینہ سی دلِ وحشی کو عشق ہے
حرصِ مکان ہے اسکو تو محض اوس مکان کی حرص

مشتاقِ وصل کسکے ہے یارب جو دمبدم
رفتار مین زیادہ ہی عمرِ روان کی حرص

دیکھا فقیر جب سے مدینہ رسول کا
دلمین نہین سکونتِ ہندوستان کی حرص

ملا جو خاک مین ہو کر براہِ مصطفےٰ خالص
ہوئی وہ خاک اوسکی اوسکے حقمین کیمیا خالص

ز رِ مغشوشِ دل وہ خود بخود ہو جائیگا خالص
با حج و زیارت مین حج با صدق و صفا خالص

ملی سیم و زرِ خالص کے گھر جنت مین اونکو
مدینے کی محبت مین جو یہان بنکر گیا خالص

بہت ایسی ہین جو اتراتی ہین حج و زیارت پر
بنائی ہم مرائی کو ریا سی کبریا خالص

جو شئی مقبول درگاہ خدا ہو کام کی وہ ہی
عبادت چاہیی انسان کو بہر خدا خالص

بنایا دلکو اپنا سا مصطفے وہانکی پانی نے
پیا آب مدینہ اور ہمارا دل ہوا خالص

مدینی مین رہا دل صاف بیان ہمکد رہے
بنائی دلکو خالص کیا اب ہے وہ دوا خالص

علاج دل ہوا تہا اوس شفا خانہ مین انشا کچہہ
مدینی مین ہمارا ہر عمل لہذا تہا خالص

نماز اپنی ہتی خالص صوم خالص فکر خالص تہا
صلوۃ مصطفے خالص دعا خالص ثنا خالص

ترقی کیون نہوئی وس سے ایمان کے حلاوت کو
خو خرمای مدینہ ہے رہین میرے غذا خالص

سراپا کیون نہ ہو زنبور عسل کی سعی ہو مشکور
کہ شمع مسجد محبوب موم اسکا بنا خالص

حیات جاودانی ہی حلاوت مصطفے کا عشق
غذائی روح ہی وہ انگبین مصطفی خالص

فقیر آج ایک عالم اسکے خوشبو سی معطر ہے
یہ عطر نعت احمد مجتبی ایسا کچہہ بنا خالص

ردیف ضاد معجمہ

جلوہ گر ہونگے جب ختم رسل بر سر حوض
آپکے دست نگر ہونگے کل بر سر حوض

کیا ہی رحمت ہے محمد پہ عطائے کوثر
ہوئیگی راحت نسوان و رجل بر سر حوض

غرق دریای معاصی جو رہا تو اے دل
سب حقیقت تری وہان جائیگی کہل بر سر حوض

جو شقی ہین مئی بدعت سے جہانمین بدمست
اہل حرمان ہین وہی شارب مل بر سر حوض

آب کوثر مین ملا ہوئیگا کیا خوب گلاب
جلوہ عارض صد غیرت گل بر سر حوض

اہل دریای خطا ہی تو پہنچ سکتے ہین
جا مین توبہ کا اگر باندہ کے پل بر سر حوض

گردنیں انکی ہیں اور غل ہیں گو مبتد علیں | تشنہ کامی سی مجاتی رہیں غل بر سر حوض
اہل خلق نبوی ہونگے سیراب ہان | پیاسی ہوینگی بد اخلاق و غل بر سر حوض
کیون نہو سوختہ عشق محمد کے لیے | منزل رحمت رحمان نزل بر سر حوض
آب کوثر کا مزا کسقدر افزون ہوگا | آپ ساقی ہیں وہ سلطان رسل بر سر حوض

صلے اللہ علیہ وسلم

مین بہی اک تپ دہ عشق محمد ہون فقیر
کاش بلوائین وہ ہادی سبل بر سر حوض

دل ہی جو عشق مصطفی کا مریض | مستحق ہے وہ ہر شفا کا مریض
آب طیبہ ہی درد دل کا علاج | نہی شارب اس دوا کا مریض
ہو مدینے مین جا کے خاک نشین | مرض کبر و اعتدا کا مریض
تندرستون پی ناز کرتا ہے | اپنی مقبولی دعا کا مریض
ہی طفیل رسول رحمت کل | مستحق رحمت خدا کا مریض
ایسا دار الشفا مدینہ ہے | کہ شفا پائے ہر بلا کا مریض
مین رہون کاش زائر خالص | نکرے کبر یا ریا کا مریض
چاہی دل کو ہندسی پرہیز | جو یہہ ہے شہر مصطفے کا مریض
وہانکے خرما کو ڈہونڈتا ہی دل | پہر ہے مشتاق اوس غذا کا مریض
کحل خاک مدینہ کیونکے ملے | دیدہ ہی گریہ و بکا کا مریض

کیون نہوئی فقیر دل کا غنے
ہے یہہ سلطان انبیا کا مریض عاشق

یون تو معمول ہی مخلوق مین مرغوب سے فیض | پر وہ فیض اور ہی جو ہے مری محبوب سے فیض

صلعم

رونق روتی ہی مدینہ نظر آیا آخر ۔ دیدِ یوسف کا ہوا گریۂ یعقوب سے فیض

دلِ مجذوبِ مدینہ کا اثر دیکھیں تو ۔ وہ جو کہتی ہیں بہت ہوتا ہے مجذوب سے فیض

یون ہی دردِ محمد دلِ پُر صبر میں کاش ۔ جیسے تہا دُود کو یارب تنِ ایوب سے فیض

قلبِ عشاقِ نبی کی ہی جہانمیں تاثیر ۔ کیون نہو ہوتا ہے فیاض کے منسوب سے فیض

غیرتِ شمس و قمر ساری جہانمیں دیکہو ۔ نورِ ایمان کا ہی اوس رُخِ محجوب سے فیض

مری غم نے کیے مشتاقِ مدینہ اکثر ۔ ایک عالم کو ہوا اس دلِ مکروب سے فیض

زائرِ شکلِ مدینہ ہوئی دنیا سی غنے ۔ کیون نہو نفس کو اوس شہرِ خوش اسلوب سے فیض

دیکہا ایا نسی ہوئے اہلِ امانِ فردوس ۔ تہا صحابہ کو یہ اوس صورتِ مرغوب سے فیض

نقشِ سُنت کے لگے ضرب تو دل ہو فیاض ۔ ضاربِ سکہ جو ہوا اوسکو ہی مضروب سے فیض

مری اشعار کہان اور کہان اہلِ نظر ۔ کیونکی ہوا اہلِ ہنر کے لیے معیوب سے فیض

طالبِ رسمِ محمد ہین وہ حظِ عظیم ۔ کسی طالب کو کہان کسی مطلوب سے فیض

ای فقیر اسمین ثنا خوانِ محمد ہے تو ۔ ساری عالم مین نہو کیون ترے مکتوب سے فیض

ہی یہی اب تو علاجِ دلِ مدینی کی عوض ۔ نقشِ طیبہ دلمین ہے حاصل مدینی کی عوض

ای دلِ بیتاب تجکو پہر مدینی کی سوا ۔ جاؤ کہان کون کونسی منزل مدینی کی عوض

ای غنی ملکِ عجم مین کسلیے بستا ہے تو ۔ دل لگا یا کس سے ای غافل مدینی کی عوض

نقدِ عقلِ دین کو دیکر عیشِ دنیا کے مکان ۔ مول لیتی ہی نہیں عاقل مدینی کی عوض

عاشقونکو گو نظر آجائی دنیا مین تو یہہ ۔ ہو ینگی کب حور پر مائل مدینی کی عوض

یہان مدینی کی طلب مین گئے جو ناتوان ۔ جا ہوئی وہ خلد مین نازل مدینی کی عوض

ہند پر ظلمت ہے پر کینہ ہی اسے کسطرح
قابل شہر مدینہ مین نہین یارب تو وہان

خوش رہی کوئی دل اہل دل مدینی کی عوض
کو مجھ صحیرا مجکو جاہئین اہل مدینی کی عوض

ای فقیر افسوس ہے مجکو کہ تو پھر کی یہان
ہوگیا کیون ہندسی شاغل مدینی کی عوض

ردیف طای مہلہ

خدایا ہون مدینی مین کہین مین نا توان ساقط
نہو حب محمد جسکو ہو تن ہے وہ جان ساقط
نہو جس دل مین درد مصطفے کسکام کا دل ہے
جو سر سودا زدہ اونکا نہو کسکام کا سر ہے
جو آنکھین ہوئین بے دیدار طیبہ کور بہتر ہین
نظر اب کچھہ نہین آتا مدینہ دیکھکر ہمکو
جو اہل قصر ہی حجرہ وزیارت ہین تنعم مین
صبا پیغام لیجا تیمین کیا دم لیکے چلتی ہے
خدایا زندگی سر کے بنا حمد و صلوٰۃ ایسی
طفیل مصطفے یہ پردہ پوشی ہی گناہونکی

یہ تن وہان خاک ہے ساقط ہو اور تن ہے روان ساقط
جو ہو بی ذکر احمد ہو سخن ہے وہ زبان ساقط
بجا ہی ہو اگر پہلو سی وہ دل سنگسان ساقط
مقبل جسم یار ہے وہ بارگران ساقط
رہی بی نور طیبہ نور چشم خونفشان ساقط
مدینی نی نظر سی کردیا سارا جہان ساقط
وہ بام خوشدلی سی ہوئینگی سارے وہان ساقط
یہان اب کوئی دم مین ہے یہ نیض نیم جان ساقط
کہ ہوئی محبس بکل اشتہائی آب نان ساقط
وگرنہ ہوچکا ہوتا جہان پر آسمان ساقط

تری توحید و نعت کے بیان سے ای فقیر اب تو
نظر سی ہوئینگے دیوان اہل نثر کہان ساقط

نور طیبہ کو ہی پھر دل بیتاب سے ربط
یہ غلط ہے کہ نہین ہمکو سیماب سے ربط

تہا اوسی مسجد و محراب محمد مین آ جسم ۞ آج اس دلکو ہی جس مسجد و محراب سے ربط
چین کرتی ہین جو ہین اہل گلیم سنت ۞ اہل کمخواب کے آنکہون کو ہی کمخواب سے ربط
اونکی قسمت مین کہان ہی جبایت طیبہ ۞ جن بخیلو نکو (اغنیا) رہا ہند کی زرباب سے ربط
ہای بی آب مدینہ ہی جو دل ایسا مردہ ۞ جیسی رکہتی ہی جل ماہی بی آب سے ربط
دل وحشی ہے مرا گرد مدینہ ہر دم ۞ ہوا اس آب روان کو اوسی گرداب سے ربط
باب جنت مین گئی باب مدینہ والے ۞ واہ کیا کچہہ ہی یہ اس باب کو اوس باب سے ربط
دم نکلجائی مگر آہ نہ نکلے گستاخ ۞ ہم غلامون کو وہان چاہیے آداب سے ربط

عشق سلطان مین تخلص ترا اچہا ہی فقیر
تجکو اچہا ہی نہ تہا فخر کے القاب سے ربط

ہی مدینہ طیبہ وہ منزل عیش و نشاط ۞ جسمین سلطان و گدا ہین شامل عیش و نشاط
کلفت راہ مدینہ کی وہ لذت پا چکی ۞ کیون رہی عشاق کا دل مائل عیش و نشاط
موت آجائی مدینی مین اگر اکدن مجہی ۞ ہو وہی واللہ اپنا حاصل عیش و نشاط
دلکو شوق وصل مین بحر سفینہ چین تہا ۞ یاد آتا ہی تہا وہان ساحل عیش و نشاط
دلمین نقش روضۂ احمد سے ہی کچہہ سرور ۞ ناقہ دلبر ہی گویا محمل عیش و نشاط
جسکو آئی خاکساری ہی نبی کی پسند ۞ کب وہ ہوتا ہی یہان پہر قابل عیش و نشاط
کچہہ نہین یاد اونکو اپنی سرد ہو جانیکا وقت ۞ گرم رکہتی ہین جو ہر دم محفل عیش و نشاط
قدر فردوس مدینہ اوس منافق کو (بخت کا) کہان ۞ مل گیا یہان جسکو درک اسفل عیش و نشاط
جائین کیونکر اوس طرف کو اغنیا محروم خیر ۞ چہوڑتی ہی کب قدم اونکی گل عیش و نشاط
کیونکی آئی اونکو وہان کی آہ و زاری کا مزا ۞ جو یہان رہتی ہین ہر دم خوشدل عیش و نشاط

مین وہ مجنون ہون عزیزو کچھہ دوا ؤنسی نہین
غیر صحرائی مدینہ ایسی ویوانی کا حظ

شربِ زمزم اکلِ خرماسی مدینہ طیبہ
واہ کیا کہنا ہی وسن مینی کا اوس کہانی کا حظ

کیون نہون گوشِ صحابہ عطردان جنکو رہا
اوس دہان مشکبو کی بات سن جانی کا حظ

دل ہمارا کیون نہو غیرت سے مثل شانہ چاک
سوچ کر زلفِ رسول اللہ سی شانی کا حظ

کیون نہوا باد اب میرا دلِ ویران کہ مین
دیکھہ آیا خوب وہانکی شہر و ویرانی کا حظ

کیا ہی ہم محفوظ ہی قربِ مدینہ مین کہ تہا
دیکھنی کا بیچ سبز اور اوسکی وہ کہلانی کا حظ

کسقدر وہ خاک ہی سیراب رحمت دمبدم
ہو گیا آبِ مدینہ جسکے پیمانی کا حظ

خرمنِ دنیا و مافیہا سی کیا حاصل **فقیر**
تجکو گر حاصل مدینی سی ہواک دانی کا حظ

اگر دعا مین نہو خوف کا رجا کا لحاظ
تو کیا اثر کو ہو انسان کی دعا کا لحاظ

خدا کی گہر مین رہا نہ خدا کا لحاظ
رہا مدینہ مین سلطانِ انبیا کا لحاظ

مگر ہوا ہی درمِ ہجر نالہ کش یہہ دل
کہان ہی عاشقِ بیتاب کو حیا کا لحاظ

چل اب مدینی کو ایجان خود ہوا ہو کر
یہ انتظار مین کب تک بھجی صبا کا لحاظ

الٰہی حبِ مدینہ ہو اسطرح دل کو
کہ جیسی رہتا ہی بیمار کو شفا کا لحاظ

جو وصف حور جنان سے یہ قاصرات الطرف
ہوا ہی عکس نگن چشمِ مصطفےٰ کا لحاظ

الٰہی رہبرِ رحمت کو راہِ طیبہ مین
یہہ حکم ہو کہ رہی اس شکستہ پا کا لحاظ

یہ آنکھہ کیونکی نہ اون جالیونسی شرمائے
بجا ہی رکہی گنہگار پارسا کا لحاظ

نظر سی کیون نہ بنائین وہ خاک کو اکسیر
نصیب جنکو ہوا سید الوریٰ کا لحاظ

لحاظ مال سی جو بی لحاظ وہان نگئی
نہو گا بار کو کچہہ ایسی اغنیا کا لحاظ

لگا کی خاک مدینہ کو سیر چشم رہے
عبث ہی چشم ہوس کو کیمیا کا لحاظ

لگائی انکھہ جب انسان نے زال دنیا سے
کب اسکو ہوئیگا حوران باصفا کا لحاظ

فقیر دلمین نا آنی دی حب دنیا کو
خدا سی ڈر کہین کہہ جا نہ خدا کا لحاظ (دل)

ردیف عین مہملہ

کس ضیا سی پُر ضیا ہی مسجد احمد کی شمع
غیرت شمس الضحی ہی مسجد احمد کی شمع

رات دن مسجد نما ہی مسجد احمد کی شمع
ہادی نور ہدی ہی مسجد احمد کی شمع

مسجد احمد مین کیا ہے حاجت شمع و چراغ
روضۂ خیر الوری ہی مسجد احمد کی شمع

گھر مین ہے بیماری تاریکی دل کا علاج
جو تبرک لی گیا ہی مسجد احمد کی شمع

جمع ہین روح و ملک جن و بشر پروانہ وار
کیونکہ نور مصطفی ہے مسجد احمد کے شمع

ہی قیام لیل اور صوم نہار اوسکو نصیب
گویا مرد پارسا ہے مسجد احمد کی شمع

رشک انہار عسل مین تکھای شمع دان (کہ در جنت)
کیونکہ موم اکر بنا ہی مسجد احمد کی شمع (از زمین شہد و نیا جدا شدہ)

کیون نہو نظارہ ساق حسینان سی نفور
جو کہ عاشق دیکھتا ہی مسجد احمد کی شمع

اللہ اللہ کسقدر نخل عسل ہی خوش نصیب
موم اسکا بن گیا ہی مسجد احمد کی شمع

محو حیرت کسکی ہے کس سے قرین ہے رات بہر (زنبور)
کس تجلی پر فدا ہی مسجد احمد کی شمع

کاش گل ہنگر گرو نمین سوختہ دل ہی فقیر
وہان جہان رونق فزا ہی مسجد احمد کی شمع

قیامت مین یارب طفیل شفیع
مرادات ہوا ور ذیل شفیع (دامن)

ہمیشہ تھی مصروف خیر و صلاح
پئی عاصیان یوم ویل شفیع

مساکین امت پہ تھی بی ثمن
وہ الفای میزان و کیل شفیع

جو آئینگی آدم سی تا روز حشر
قیامت مین ہونگی خیل شفیع

یہ زوّار کی حق مین امید ہے
کہ نیل شفاعت ہو نیل شفیع

رہی مہر محشر ہمین امر سہل
مقابل ہو گر ایک سہیل شفیع

فقیر اپنے مایل ہے رضوان حق
اگر عاصیون پر ہی میل شفیع

یاد ہی جب صبحدم وہان تھی ندائی الوداع
تازہ ہین اب تک وہ دلبر زخمہای الوداع

جوش زن کیا کچھ تھی آہ و نالہای الوداع
جب بٹھا یا تھا معلّم وہان دعای الوداع

پھر وہین جا کر وداع جان ہو مدفن ہو بقیع
پھر نہ سنوائی مجھی ہولی صدائی الوداع

کیا سرور وصل یاد آئی حریص وصل کو
ہو گیا جو دم کے دم مین مبتلائی الوداع

یون ہو میرا آستان وصل پر ثابت قیام
مجھے ہو جائی وداع و انتفائی الوداع

اسقدر رونا آیا ہوئیگا مجھکو کبھی
جو دم رخصت تھا جوش بکای الوداع

کاش ہنکر عاشق بیخود نہ اوٹھون فرش سی مین
گو اوٹھائی الفراق و غل مچائی الوداع

کچھ جواب اوسکا نہین جز آہ دل در شکستہ
مجھے پوچھی کوئی جو کچھ ماجرای الوداع

کیا ہی حسرت ہے کہ ہو جائی وداع جان یہین
کچھ نہ تھا بجز زبان پہ ما سوای الوداع

ہو نصیب مین وہان جا کر دہیج نہا تو پھر
آستانی ہی وہان کیون ہنائی الوداع

مسجد احمد مین سر سجدے ادا کرتا اسے
دب گیا افسوس کیون زیر پای الوداع

یا تو مین تھا اور در احمد کا ہیچ عافیت
اب ہی مین قدوہان اژدہای الوداع

دل فقیر خستہ دل کا بہت بیمار ہی
پہر خدا یا وصل طیبہ ہو وداع الوداع

ذکر بقعہ رفیع جنۃ البقیع یعنی مقبرہ مدینہ منورہ

ہو کیون نہ رشک باغ جنان جنۃ البقیع — کس کس کو کر رہی ہی یہان جنۃ البقیع
عثمان جیسی صاحب نورین وسمین ہین (رضی اللہ) — کیونکر نہو ہوئی نور فشان جنۃ البقیع
زوجات مصطفی ہین بنات نبی ہین وہان — ہی خیمہ گاہ عصمتیان جنۃ البقیع
اوسمین ہجوم اون شہدائ احد کا ہے — جنکے سبب ہے جلوہ کنان جنۃ البقیع
خوابیدہ وہان ہین اور بہی اصحاب ہوشیار — ہی ون مقربون کا مکان جنۃ البقیع
یہ سرو لالہ و سمن مصطفی ہین وہان — ہی باغ بی سموم و خزان جنۃ البقیع
ہین اوسمین ہو لوئی مظفر حسین ہیے — یارب ہوا او نکو راحت جان جنۃ البقیع
آرام گاہ جنکی ہی فردوس کبریا — ہی ون مسافرونکا مکان جنۃ البقیع
دروازہ بہشت کہلا ہی جہامنین وہ — جسکا ہی نام اور نشان جنۃ البقیع
جی چاہتا ہی مرنکو وہان اس لیے کہ ہی — آرام گاہ روح و روان جنۃ البقیع
گہبرائی جائی ہول جہنم سی جسکا دل — ہی اوسکے دافع خفقان جنۃ البقیع
ہمسایہ رسول خدا وہ ہوئی تو پہر — ہو کیون نہ جائی امن و امان جنۃ البقیع
زیر زمین وہ رفعت فردوس کے ہی آہ — ہی نردبان اوج جنان جنۃ البقیع
جنت زبان حال سی کہتی ہی اوس کن — خالی ہو منین کچہ اور بہی ان جنۃ البقیع

اندیشہ ہی کہ دیکہی جسی روز آئی موت

تو ہو کہاں فقیر کہاں جنت البقیع ۔

ردیف غین معجمہ

جہان جمالِ بشیر و نذیر پائے فروغ
کب اوس جہان مین مہر منیر پائی فروغ

جو بی نصیب ہین ارہین اوسی عالیشان
کہ بیخبر یہ نکیونکہ خبیر پائے فروغ

جہاں رسول ہو مرجع ضمیر غائب کا
کب اوس ضمیر سے روشن ضمیر پائی فروغ

ہجوم اہل صلوۃ اس لیے ہے یا غفار
کہ آخرت مین یہ جمِ غفیر پائی فروغ

جو دود شمع مزار ہی سی آئے شمیم
کب اوسکی سامنی عطر و عبیر پائی فروغ

بجہائین نورِ نبوت کو کسطرح کفار
کہ جو بقدرتِ ربِ قدیر پائی فروغ

ہمیشہ خوان محمد سے ہی عجب کیا ہے
کہ مہر و مہ بھی یہ نانِ شعیر پائی فروغ

اگرچہ ظلمتِ شب ہو نہو لی راہ کہیں
رخ نبی سی نگاہِ بصیر پائے فروغ

سفید بال ہوی اب تو نورِ عشق رسول
الٰہی دلمین بوقتِ اخیر پائی فروغ

مری عدو جو مری کلک مدح سی تو نکیون
عدو کی خونسی یہ پیکان تیر پائی فروغ

ہمیشہ افصح عالم کا مدح خوان ہے یہ
تو آج کیون نہ کلامِ فقیر پائے فروغ

جیسی دنیا سی ہاکرتی ہین عاقل فارغ
ایسی عقبی سی ہوا کرتی ہین جاہل فارغ

یا خدا پھر ہی وہان غمسی جو ہو دل فارغ
پھر نہو ہمسے مدینی کی وہ منزل فارغ

دل رہی عشق محمد مین الٰہی بی چین
نہو اس درد سی اک لحظہ یہ شاغل فارغ

تہنیت ہی لبِ خندانِ سحر پر گویا
صبحدم ہنسنے وہان جب ہوئے محمل فارغ

اغنیا حج و زیارت سے جو فارغ رہے یہاں
قہر حق سے نہیں وہاں وہ متسائل فارغ

چاہیے حمد و صلوۃ اپنا وظیفہ ہر دم
اس سے کیوں ہوئی زبان ورد رسائل فارغ

ہو گیا پھر ہمیں کیوں ہند میں آنا آسان
ہم عرب میں ہو چکے تھے اس سے مشکل فارغ

نہیں برزخ میں بھی مختار سے صدیق جدا
کسطرح شے کی معیت سے رہے ظل فارغ

مدح احمد سے تو اک دم نہ ہو خاموش فقیر
کہ نہیں ذوق سے گوش دل محفل فارغ

کیا ہوئی شہر محمد کی وہ مہمانی دریغ
وہانکی مہمانی کی ہمنے قدر کیا جانی دریغ

چھٹ گیا ہمسے مدینہ شہر ایمانی دریغ
کھینچ لائی پھر ادھر پھر اغوای نفسانی دریغ

اب یہاں سے کہاں وہ راحت جانی دریغ
اب وہانکا سا کہاں آرام جسمانی دریغ

یا تو آنکھیں تھیں وہاں اور جا بیو منبر یا دین
یا وہی آنکھیں ہیں اور دن رات حیرانی دریغ

کاسۂ چشم اپنا ہر دم کیوں نہ ہو پر آب اشک
ہمسے فرقت نے مدینے کا کیا پانی دریغ

ہے اسی غم سے وطن میں مجھکو تنہائی پسند
کیوں نہیں میرا وطن وہ شہر لاثانی دریغ

بی زیارت جو ہمیں جینے پہ مرتی ہیں غنی
کسقدر ہے انکو حب عالم فانی دریغ

درہم و دینار کو رکھکر دریغ اس راہ سے
کیا مسلمان ہیں ہے انسے مسلمانی دریغ

جو فقط دانا ہے کار عیش دنیا میں سفیہ
اونکی وہ دانائی یہ بن جائیگی نادانی دریغ

ہو گئی کتنی وہاں جاتی ہی مدفون بقیع
رہ گئی محروم وہانسے سیر روحانی دریغ

رہ گئی ہے جب مدینہ میں فقیر اپنی رفیق
آہ و زاری حزن و حیرانی پریشانی دریغ

ردیف الفا غزل نور سا سن ند کر غلاف کعبہ مشکین لباس

رونق ہی تھی جب تمام گرد کعبی کا غلاف
تھا اک ابر رحمت غفار کعبی کا غلاف

کیا ہی جھلکی سی ایمان کرتی ہی ہم غدر گناہ
تھا جب ان ہاتھو مین یاستار کعبی کا غلاف

غلف غفلت سے دل اونکی رہی گئی جو اگئی
وہان لگا کر سینی سی دیندار کعبی کا غلاف

اونکی چشم دل لیے عقبی سی غشاوہ کیونکی ہو
رکھہ چکی انکھونپہ جو یکبار کعبی کا غلاف

کیون نہ ہجائی وہی تار نگاہ چشم دل
گر تبرک اپنا دی اک تار کعبی کا غلاف

پردہای رازہتی انکھونکی پردی عکس مین
دیکھتی ہی جب چشم زار کعبی کا غلاف

کس مزی کی تہی وہ توبہ یا الہی جب وہان
ہات مین تھا وقت استغفار کعبی کا غلاف

دفتر ایمان ہی وہ شاہدی تحریر نسیج
کر رہا ہی سکو خود اظہار کعبی کا غلاف

اون سو جائی تو رنگ خال لے کر سبھی
ولسی رنگین حور کی رخسار کعبی کا غلاف

ہین ہزارون رشک لیلی جسکی مجنون مثل قیس
وہ حسین ہے لیلی اسرار کعبی کا غلاف

مردم چشم ہدایت ہے وہ مثل نور عین
کیا سیاہی مین ہے پر انوار کعبی کا غلاف

قسمت ابریشم و مخلوج دیکھا چاہیی
بن گیا جو تکی پود و تار کعبی کا غلاف

کسطرح ہونٹون کو اپنی چوم لون نہین ای فقیر
آئی ہین جو چوم کر سو بار کعبی کا غلاف

کون دکھلائی مجھی راہ مدینی کی طرف
مجھکو پہنچائی پھر اللہ مدینی کی طرف

خوف تھا مرگ مفاجات نہو جای کہیں
جب چلی تھی سی ناگاہ مدینی کی طرف

پھر بھی بانی ہو نصیب اونکا یہ جی چاہتا ہی
خاص مشروب ہین جو جاہ مدینی کی طرف

خاکساری کو سمجھتے ہین وہ عزت جاہی
جاتی ہین یہانسی جو نذری جاہ مدینی کی طرف

طوعہ معبود حقیقی ہے اگر طوع رسول
تو سفر بھی ہی الی اللہ مدینی کی طرف

اب رولاتی ہی وہ یادِ لبِ خندانِ سحر / ہم جو چلتی ہتی سحر گاہ مدینی کی طرف
جسمِ لاغر کو مری کاش مدینی کی ہوا / لی اوڑی مثلِ خسِ کاہ مدینی کی طرف
لیچلا لکفن جدہر کو یہ غنی ساتہہ چلے / نکلے تو نکلے واہ مدینی کی طرف

دیکہی اوس در سلطان کی زیارت کو فقیر
پہر بہی جاتا ہون کبہی آہ مدینی کی طرف

نہو کیون ساکنِ شہرِ رسول اللہ کی تکلیف / کہ رہتی ہین گدا ہو کر قرین شاہ بی تکلیف
یہ کس آرام جان کا شوق ہی جسکی لیی دلکو / مدینی کی سفر مین ہو گئی ہی آہ بی تکلیف
جو بیدردِ محمد مین وطن سے کیونکی نکلین وہ / نکلتی ہی کہان دلسی کسو کے آہ بی تکلیف
اگر خوفِ خدا ہو تو یہین دو جنتین ملجائین / وہ مکہ اور مدینہ دو زیارت گاہ بی تکلیف
سمجہتے ہتی یہ عاشق خلد مین ہم بیحساب آئی / ہوئی جب دیکہکر وہ روضۂ دلخواہ بی تکلیف
رہی اس رشک سے تکلیف گریہ سے مری آنکہونکو / مدینہ دیکہہ لیتی ہین آ مہر و ماہ بی تکلیف
زمین شعر یہان آرام گاہ روح انسان ہی / بیان ہی ہمین وصفِ شہرِ عالیجاہ بی تکلیف
الہی کس مزی کا عشق ہی جو خود بخود عالم / رسول اللہ پر قربان ہی بے اکراہ بی تکلیف
مدینی مین گیا تو اہلِ بدل اتنی بیرحمی / ہمین تکلیف مین چہوڑا ہوا تو واہ بی تکلیف
مقامِ امن مین ہین بسنی والے سب مدینی کے / کہ مین وجمال سی وہ سب باذن اللہ بی تکلیف

فقیرِ دلحزین ہے نالہ زن ہجرِ مدینہ مین
یہ دیکہا چاہیی کسدن ہو یہ آواہ بی تکلیف

ہین مدینی مین عجب کوچہ و بازار لطیف / اوسکی ہر جنس لطیف اوسکی خریدار لطیف
نیک و بد کی وہین صورت نظر آجاتی ہی / ایسی ہین شہر نبی کے در و دیوار لطیف

جب سے اونپر رخِ محبوب ہوا عکس فگن — صورت آئینہ گویا ہین وہ کہسار لطیف

دم سرد اس لیے بہرتا ہون کہ یاد آتی ہی — جو مدینی مین ہوا چلتی تہی ہر بار لطیف

مدینہ کے ۱۲

خونِ فاسد کے طرح حبِ وطن نکلی گئی — پانی پی پی کے مدینی کا غسل وار لطیف

کیا مدینی کی شب و روز ہین اللہ اللہ — صورت لیلی و یوسف ہین پر انوار لطیف

ہم گنہگار تعجب سی یہ کہتی تہی وہان — ہم کثیف اور یہ دل مسجدِ مختار لطیف

جاسکی روضۂ پرنور کی اندر یکبار — اسقدر کب ہی نگاہِ دل بیمار لطیف

درون ۱۲

دل کی اصلاح مین ہے عشق محمد سی فقیر
دیکہتی ہی نظر قدرتِ غفار لطیف

صورتِ قبلہ نما دل ہی مدینی کی طرف — کیا ہی بیتاب یہ مائل ہی مدینی کی طرف

یا خدا ڈال دی کشتی مری وس دریا مین — جسکو نزدیکی ساحل ہی مدینی کی طرف

اوس غنچے سے کہو دوزخ سی تساہل ہوگا — جانی سی جو متساہل ہی مدینی کی طرف

قسمتِ شمس و قمر دیکہہ تو اے دل و نرات — دیکہہ لینا اونہین جا حصل ہی مدینی کی طرف

گویا فردوس کے منزل تہی جہان کہتی تہے — آخری آج یہ منزل ہی مدینی کی طرف

اہل تسکین وہی عاشق ہین کہ جنکا ہر دم — یا تو رفتار مین شاغل ہی مدینی کی طرف

کیونکہ مائل ہوا خورشید کی جانب سایہ — دل جو مائل روشِ ظل ہی مدینی کی طرف

اغنیا کو غم دنیا کے سفر مین آسان — ہی تو جانا انہین مشکل ہی مدینی کی طرف

خواب مین آج بلا پا ہوئی کی تعبیر فقیر
پہر یہ تیاری محمل ہے مدینی کی طرف

ردیف القاف

شہرِ نبی سی ہو کی مسافر نگاہِ شوق — کیا چیز دیکہتی رہی پہر پہر نگاہِ شوق

اون جا لیو مین کیون نہو حاضر نگاہِ شوق
ہی دلکی دس جمال سے مخبر نگاہِ شوق

جاری ہی جو شوقِ مدینہ مین اشکِ چشم
اک روز جا رہی وہین آخر نگاہِ شوق

بہرتا ایاغِ عمر نہ بہرتے مگر یہی
طیبہ مین ہتی وسیع وہ ساغر نگاہِ شوق

وہان جلوۂ قیامِ بشیر و نذیر سے
ہتی رویتِ خدا کی مبشر نگاہِ شوق

کیا وسعتِ جمالِ محمد جہان مین ہے
ساری جہان کی جس سے ہی قاصر نگاہِ شوق

مرتی ہتی کیا بقیع کے مرقد پہ جو وہان
حسرت سے دیکہتی ہتی مقابر نگاہِ شوق

حسنِ مدینہ سی ہوئی تسخیرِ دو جہان
اوس حسن کی ہو کیونکی مسخر نگاہِ شوق

جاتی کہان تلک خدا جاتی پر نہتی
تابِ جمالِ روضہ پہ قادر نگاہِ شوق

اوس شہر مین عذابِ الیمِ فراق سی
پائی رقابِ دلکی مجاور نگاہِ شوق

اسو ہی پاکہ حسرتِ حسنِ رسول مین
کعبی کی ہو گئی متحیر نگاہِ شوق

شکلِ نبی کا آئینہ خانہ مدینہ ہے
رہجاتی کیون نہ وہان متحیر نگاہِ شوق

منقوش اس صحیفۂ دل پر وہ کیون نہو
شکلِ مدینہ کی ہی مصور نگاہِ شوق

بن دیکہی ظلِ حسنِ قدم کی مدینہ مین
کیونکر حدوث کی ہو مبصر نگاہِ شوق

ممکن نہین فقیر کہ ہو مرتی دم تلک
شہرِ رسول دیکہتی صابر نگاہِ شوق

صبحدم دلمین لگی جب وہان سنانِ الفراق
کیا کہون مین جو کہ تہا شور و فغانِ الفراق

مادرِ صد طفلِ مردہ کی زبان مجکو ملے
ہو سکی کا ہیکو پہر بہی کچہ بیانِ الفراق

زندگی او موت ہمدم ہین یقین ایا مجہی
جب مکانِ وصل کو دیکہا مکانِ الفراق

وسعتِ فردوس قربِ مصطفی دکہلا مجہی
تنگ کر مجہ پر خدایا پہر جہانِ الفراق

پھر وہان ہم ہوئین یارب نہ ہوئین پھر ہم — یہ دل محنت زدہ اور امتحان الفراق

کیا عجب ہو نالہ کش مثل نئے نالان قلم — کچھہ رقم ہو جس سے اپنی داستان الفراق

مرتی مرتی وصل سے ہوتا رہا گویا نصیب — وہان قریب آتا رہا جون جون زمان الفراق

پوچھی عشاق رسول اللہ کے دلسی کوئی — کیا ہی سود وصل اور کیا ہی زیان الفراق

مثل سنگ آتش ہو پیدا دفتر اشعار مین — کچھہ ہی لکھو ہمین اگر سوز نہان الفراق

دی جگھہ کس کس مسافر کو مدینہ طیبہ — ہوئینگی ہم جیسے لاکھون خستہ جان الفراق

جائی یارب پھر مدینی کو فقیر ناتوان
اور نہ ہوئی اسپہ پھر بار گران الفراق ؛

بیان کیا ہوئی شکل پاک بیت اللہ کے رونق — اڑائی ہوش دل کو جس تجلیگاہ کی رونق

نماز و ہمین طواف و ہمین عطش مین یاد ہی جو تہی — مقام و اسود اور اوس زمزم دلخواہ کی رونق (ابراہیم) (حجر اسود)

چلی وہانسی مدینی کو تو یاد آتی ہین ہر لحظہ — وہ جوش شوق افزون ہو علم اور اوس راہ کے رونق

نظر آیا مدینہ صبحدم ہمکو تو حیرت تہی — سحر سے یا کہ ہے بیت رسول اللہ کے رونق

اگر زوار کے اجسام کل آنکھین ہی بنجاتی — سما سکتی کہا وس درگاہ عالیجاہ کے رونق

ہمیشہ دور بہاگے کیون نہ وہانسی ہر نگاہ بد — کہ وہان افزون ہے ہر دم فی سبیل اللہ کے رونق

فقیر اپنی سخن کو کیون نہ ہو رونق زمانہ مین
کہ رکھتی ہی تہ فلک گدا مین شاہ کی رونق

ہوا ہی دل اگر شہر رسول اللہ کا مشتاق — تو یہ مومن ہی اور ہی جنت دلخواہ کا مشتاق

رسول حق کے صورت مین ہے یہ رحمت حق ہے — رسول اللہ کا مشتاق ہے اللہ کا مشتاق

گلیم اور بستر خاک مدینہ پر رہے قانع ؛ — کوئی دنیا مین ہے جو اپنی عزوجاہ کا مشتاق

وہ کیا دیکہا مدینی مین خدا یا جسکے دوری سے
مدینہ ہوگیا تہا جسکے باعث ایکدن نزدیک
کیونکر ڈوب کر مر جائے چاہِ غم مین وہ عاشق
یہ دونون مرقدِ انور کو ہر دم دیکہہ لیتی ہین
جہانکی عاشق و معشوق اوس روضی کے عاشق ہین
جو عاشق ہین خدا کی وہ محمد کی ہی عاشق ہین
فرشتی کاش لیجائین اوس ممدوح ہو تک

فدا ہے گر یہ انکہین رہتی ہین دل اوہ کا مشتاق
الہی پہر ہو سامان دلی پہر اوس راہ کا مشتاق
کہ جو رہتا ہی ہر دم ہانکی آبِ چاہ کا مشتاق
مرا دل کیون نہوی شکلِ مہر و ماہ کا مشتاق
دلِ ہر دوزن ہے اوس تجلیگاہ کا مشتاق
ہی مشتاق مدینہ جو ہی بیت اللہ کا مشتاق
نہین مرح نبی مین ہین کسو کی واہ کا مشتاق

گدا اوس در کے شاہانِ جہان ہین جاکی پر لا کہون
تو کس رتبی مین ہے تو ای فقیر اوس شاہ کا مشتاق

ردیف الکاف

الہی پہر وہی شہرِ مدینہ ہو نزدیک
نگاہِ دل کے لیی روزنِ بہشت ہی
بجا ہی دور سی عرض سلام کا آداب
الہی پہر یہ مرا بحرِ شوق جو شمین ہے
جو نازکان جہان کو کلیم وہان ملجای
رہین وہان جو سلاطین خلق خاک نشین

عیوب دل کا مری آئینہ ہو نزدیک
جو تیر عشق محمد سے سینہ ہو نزدیک
غلام کیونکی وہان بی قرینہ ہو نزدیک
کنار بحر وہین پہر سفینہ ہو نزدیک
کب اونکی جسم سی پشمینہ ہو نزدیک
تو کاسیکو غم ملک خزینہ ہو نزدیک

اگر مدینہ مین مل جای مجکو جای سکون
فقیر دل سی مرے تب سکینہ ہو نزدیک

نور دل ہی خیال مرقد پاک
واہ نور جمال مرقد پاک

خواب غفلت اڑا نہ دی ہرگز
دلکو شوق وصال مرقد پاک

نور ایمان کی شکل ہردم ہے
دلمین میری مثال مرقد پاک

دیکھنا اوس زمین کی قسمت کو
جس سی ہی اشتمال [صورت ۱۲] مرقد پاک

رہتی اصحاب کہف کیونکی تود
سنتی گر قیل وقال مرقد پاک

کس تجلی کا محو حیرت ہی
کس سی ہی اشتغال مرقد پاک

ہی خوشی عید سی زیادہ ہمین
جبکہ دیکھا ہلال مرقد پاک [یعنی ہلال گلشن کا ۱۲]

رات دن ہی محل رحمت حق
رحمت حق ہی حال مرقد پاک

در سلطان پی ای فقیر رہون
ہے خدا سی سوال مرقد پاک

کیا ہی آرام جان ہے مرقد پاک
جان جاں کا مکان ہی مرقد پاک

کیا مجھی نیند آئی راتون کو
مین کہان ہون کہان ہی مرقد پاک

ہی زمین منزل ملایک و روح
جب سی اسپر عیان ہی مرقد پاک

اوسمین ہے روح بلبل صلوات [جبرئیل علیہ السلام ۱۲]
آج رشک جنان ہی مرقد پاک

اوسمین ہین خاص مرسل قدوس [جبرئیل ۱۲]
مرجع قدسیان ہی مرقد پاک

وہان ہی خواب عدم حیات ابد
مصطفے کا جہان ہی مرقد پاک

رہ گئی جالیومین پہنکر دل
کسقدر دلستان ہی مرقد پاک

رشک ہے ہمکو یون کہ ہر لحظہ
منتظر آسمان ہی مرقد پاک

خاک اوس شہر مین ہو جلکی فقیر

جسمین فردوس سا ہے مرقد پاک

کچھ بھی دیکھا نہ ہای قد پاک — پھر بھی مولا دکھائی مرقد پاک

اشک جاری ہی ہی وہان ہردم — کیا کہون ہا جاری مرقد پاک

پھر لب دل سی چوم لون جو کہین — مجکو مل جای پای مرقد پاک

دل عاشق کو چین کیونکر ہو — دلمین کیونکر سمائی مرقد پاک

رمز چشم شباک سی پھر بھی — کاش مجکو بلای مرقد پاک

(اشارہ) انکھین فرعون کفر کی پھوڑی — رخ بیضا ضیای مرقد پاک

رشک خور شمع مسجد اپنی ہی — قصر مہر انجلای مرقد پاک

زر مقلوب قلب خالص ہو (مغشوش ۱۲ دل) — جو ملی کیمیای مرقد پاک

ای فقیر اپنی درد دل کا علاج
کچھ نہین جز دوای مرقد پاک

قطعہ

ڈالدی خاک مدینہ سر اسپر مین خاک — وہ شرف رکھتی ہی اکسیر تاثیر مین خاک

خاک ہو جاؤن مدینی مین تو عزت ہے مری — سب سے ناچیز ہے گو ذلت و تحقیر مین خاک

خاک کے پتلے کو یہان قصر کی حاجت کیا ہی — کیون لگے رہتی ہی اس خاک کے تدبیر مین خاک

جا حرم کو کہین جنت مین بنا گہر اپنا — ای غنی ڈالدی اس کثرت تعمیر مین خاک

سگ دنیا ہین جو دینار و درم کے بندی — ہونگے جل کے مری آتش تقریر مین خاک

اور جو ہونگی دیندار وہ سنکر یہ سخن — ڈال جائینگے اہی عزت و توقیر مین خاک

خاکدان ہند کا جس آنکھ کو آیا ہی پسند — تو ملی جای شکر کس قدح شیر مین خاک

ہو تو ان آنکھون مین ہو خاک مدینہ کروہان — غیرت کحل ہی فزونی تنویر (بصر) مین خاک

ابر رحمت ہین رسول عربی خلق طفیل
ہمسر آب وضو ہوگئی تطہیر مین خاک

خاکساروں نے لیا نقش مدینہ دلمین
کیا ہی کام آئی یہان خشکی تحریر مین خاک

شاد کب ہینگے بی حب ابو بکر حسین
شیعہ ہوتی ہین عبث ماتم شبیر مین خاک

خاک ہو جلکے مدینے مین یہان کیا ہوگا
امی مہوس اگر آجائیگی تسخیر مین خاک

دلکو مرنیکی تمنا ہی مدینے مین فقیر
دیکھیے ہے ہوی ہانکی مری تقدیر مین خاک

احمد کے سبب ہے وہ سبھی جا ہی تبرک
والله مدینہ ہے سراپا ہی تبرک

ایمان کی حلاوت اوسی آجا ہی مقرر
خرمائی مدینہ جسی ہات آئی تبرک

دارین مین تکلیف ہو بال برابر
اک موی مبارک جسی ملجا ہی تبرک

وہ آب دہن زندہ ایمان بنائی
ہر مردہ دل کفر جو چکھ پائی تبرک

کیا اکل سی ہی شرب قرین رحمت حق سے
وہ زمزم نورانی و خرما ہی تبرک

آثار محمد کا متوج ہی ہر اک جا ہی
ہے شہر مدینہ یم و دریا ہی تبرک

ہو خاک مدینہ تو وہ انکھومین لگائین
خوبان جہان اوسکی ہین شیدای تبرک

اوس گوہر دیواری پوچھی کوئی یہ بات
کیسے ہین جو ہین دیدۂ بینائی تبرک

عریان رہو نمین خاک مدینہ مین کہ اوسمین
آلودگی خاک ہی آلائی تبرک

ہر ذرہ سی حیرت ہے مدینے مین یہ مجھکو
مین اور مجھی یہ نعمت عظمای تبرک

دم بہر کو فقیر اپنی یہ انکھین اونہین دیدون
جو پوچھتی ہین مجھسی کہ کیا لائی تبرک

جبکہ تقدیر سے آیا وہ شہنشاہ نزدیک
ہوگیا اکدن آخر کو مدینا نزدیک

از زیارت کا ستینے جس مہینے مین زیارت مقدر رہتی ۱۲

پهر گئی دیکهتی هی دلمین وه آه وزاری
زیر دیوار مدینه رهون ایکاش کهین
اولو الابصار یه هوتی جو در احمد پر بهی
هوئی جنت کو کیون رشک اوس کسوت پہ
زمزم و آب مدینه جو پیی حیف هے حیف
اوس سفینی سی بهی هم دور هین افسوس اتنا
جالیان هین نظر شوق کا رستا گویا
فرقت روضهٔ محبوب مین دل هی بیچین
اوٹهی کیون مفلس عقبی کوئی مدفون بقیع

که هوا جو تجلین شق هوئی سی سینا نزدیک
سو نصیب اپنی کوئی دن کا یه جینا نزدیک
هوتی جالی کی طرح دیدهٔ بینا نزدیک
جس سی هو جسم محمد کا پسینا نزدیک
که پهر اوسکی دل صافی سی هو کینه نزدیک
لی گیا تها همین اکدن جو سفینه نزدیک
داخلی کے لیی هی کعبه کا زینا نزدیک
کیون نهین هم سی وه تابوت سکینه نزدیک
کر رها جس سے صحابه کا دفینه نزدیک

مین **فقیر** اور وه سلطان جهان کیا نسبت
کیونکی هو در گه عالی سی کمینه نزدیک

کیونکر نه کهین ارض و سماوات مبارک
ای دل وه مدینی کی زیارات مبارک
ایمان کی حلاوت تهی وهان غم انهی سبب
اوس خیر دو عالم کی مساکن مین شب و روز
کچهه خیر مدینی مین هی رکهه هوئی تهی
هر جای وهان مجمع خیر و برکت هے
آواز صلوٰة اور نظر گوهر دیوار پر
وه چند جزا ایک کے هے رحمت حق سی

اوس جای کو جس سے هے قرین قربات مبارک
وه عرض سلام اور تحیات مبارک
مهمانون کو هوتی وه مدارات مبارک
جسکو رهی مصروفی خیرات مبارک
خالی گئی افسوس وه ساعات مبارک
یاد آتی هین هر دم وه مقامات مبارک
پهر سمع و بصر کو هو وه ذرات مبارک
کیا ذات محمد پہ هے صلوات مبارک

نکلے سب ارمانِ دل آہ و فغان بن کر ہوئی ۔۔۔ ہو گئی جیب سینہ سی تصلیب گو الگ الگ

ہم بھی سمجھتی ہین فقیر دل ہی ترا مدینہ مین
اہلِ وطن ہیے اس لیے رہتا ہی تو الگ الگ

ردیف اللام این غزل در عشق خدای عزوجل

چیست درمان از برای دردِ دل ۔۔۔ غیرِ نامت نی دوای دردِ دل
کی مریضِ حبِ دنیا را برند ۔۔۔ در برِ دار الشفای دردِ دل
گر بود دنیا و مافیہا مرا ۔۔۔ جملہ گردانم فدای دردِ دل
کوہ بشکافد چو بکشایم گاہ ۔۔۔ پردہ از رازہای دردِ دل
دردِ دل خواہیم از تو ہم ز تو ۔۔۔ طوقِ ضبطِ بود ہای دردِ دل
از غمِ دنیا شوم نا آشنا ۔۔۔ کن چنانم آشنای دردِ دل
من مسِ عصیم سراپا در جہان ۔۔۔ کاش یابم کیمیای دردِ دل
گر حیاتِ جاودانت آرزوست ۔۔۔ نوش کن آبِ بقای دردِ دل
آہ زین خود رفتگانِ بی نہا ۔۔۔ بر نمیخیزد صدای دردِ دل
لنگ پای آرزو تا کی رسد ۔۔۔ تا دیارِ جانفزای دردِ دل
تاجِ کیخسرو در آرد زیرِ پا ۔۔۔ ہر کہ بنہد زیرِ پای دردِ دل
ای عصا بخشندہ موسی بدہ ۔۔۔ با ضعیفان از عصای دردِ دل
در دو خندہ ہای ایانی سحاب ۔۔۔ شد چو قسمت ما بجای دردِ دل
آب سازد زہرہ نارِ سقر ۔۔۔ زہرِ نیش اژدہای دردِ دل

یا غنی جز تو فقیرِ خسته جان
با کہ گوید ماجرای دردِ دل

بشنو از مسکین دعای دردِ دل — دردِ دل دِه یا خدای دردِ دل
ہم دہی تو استقامت با بجا — ہم تو سازی مبتلای دردِ دل
تا تو پرسی گاه از بیماریم — من نخواہم شفای دردِ دل
در جنابِ تو چه نعمت ہا کہ نیست — ده بمسکینان صلای دردِ دل
بہر دیدنہاش بینا مے کند — چشمِ دل را توتیای دردِ دل
سینهٔ تاریک نورانی شود — گر رسد در وی ضیای دردِ دل
در تمنای لقایت جانِ من — ہست محبوبم لقای دردِ دل
چیست در دنیا و ما فیہا لذیذ — ذوقِ جان را ماسوای دردِ دل
رشکِ ناجی در نعیمِ جنت است — جانِ عاشق در بلای دردِ دل
کعبهٔ مقصود را خواہے رسید — باش قربان در منای دردِ دل
راحتِ روح است ہر جا دوان — گر وزد بر دل ہوای دردِ دل
تا مدرگاهِ طبیبِ روح کاش — ره نماید رہنمای دردِ دل

ای فقیر این رشکِ قصرِ جنت است
ساکنی گر در سرای دردِ دل

ذکرِ حضرت روح الامین جبرئیل علیه صلوات من الله الجلیل

ہر دم ہیں ذاتِ محبت کی منقاد جبرئیل — تب کر رہی ہیں سدرہ کو آباد جبرئیل

اکرام حق سے کیوں نہ ہین شاد جبرئیل
ذی قوة و امین و مطاع و مکین ہین وہ
کیوں مرشد خواص و عوام جہان نہو ہین
ذکر خدا و وصف محمد کے ساتھ ساتھ
ہین خود حقیر انکے محقر جہان مین

محبوب کبریا کی ہین استاد جبرئیل
ہین وصف وسوسہ سی آزاد جبرئیل
لاتی ہین ذات پاک کا ارشاد جبرئیل
آتی ہین میرے دلکو بہت یاد جبرئیل
رکھتی ہین عز و شان خداداد جبرئیل

جنت مین یا الہی دکھانا فقیر کو
جب ہوں وہان مسبح و حماد جبرئیل

یاد آتی ہین مدینے کی وہ ایام وصال
کیوں نہ مرجائین الم سے عاشقان ہجر سبز
ممتزج ہے جسمین وہ کافور خوشبوی رسول
ہر زلیخا وش کو ہر مجنون وشش کو ہی ہان
شوق احمد مین ہوں بیچین بے آرام مین
یا خدا پھر ہو نصیب ان جالیوں سے جھانکنا
ہند پر ذلت مین اکر کیا ہوا ہو ہمنشین قلیل
گر شب وصل مدینہ مشکبو کا آئی ذکر
اغنیائی منہمک مین وقت ابہام فجور
وصل دنیا پر فنا مین جو کہ دنیا مین شقی

دم کے دم مین کیا ہوا افسوس ایام وصال
قعر ہجران مین گرائی جنکو وہ بام وصال
کاش ملجائی مدینے کا کوئی جام وصال
یوسف و لیلی صفت ہر صبح و ہر شام وصال
ہو مرا یا رب مدینے مین بہ احرام وصال
اور چھوڑی صید نظارہ کو پھر دام وصال
پھر عطا فرمائی ذو الاکرام انعام وصال
کیا عجب بیچی زلف حور سے لام وصال
اونکی گوش دلمین کب ہوتا ہے الہام وصال
موت ہے اونکے لیے بیشک وہ ہمنام وصال

شہر سمیر مین ہوئی یا خدا اس دن فقیر
موت کا پیغام جب لائی پیغام وصال

خاکِ مدینہ ہی وہ عجب کیمیائی دل — لاکہون نفاق و کفر سی مومن بنائی دل

مسجد کی خاک مین ہین مل کیونکی نہ ہوئی دل — نقشِ حصیر جسکا ہی زنجیرِ پائی دل

مکشوف ہین وہ روزنِ در جسکی نور سی — کرتی ہین اک نظر مین جو کشفِ غطائی دل

جاری ہین تا بکی چشمِ فراقِ مدینہ مین — کیا پوچہتا ہی اور کوئی ماجرائی دل

دل جسکا قلب روضۂ انور سی جا لگی — پہر کیونکی وہ یہان کسی سی لگائی دل

نا آشنائی دل ہوئی اون جالیون سی وہ — جنکی نگاہِ ناز ہی خود آشنائی دل

جب پوچہتی ہین ہمکو کب آئی مدینہ سی — کیونکر نہ رو مین دل سی پہر کیون نہ آئی دل

آرام پا چکا جو مدینی مین ایکبار — پہر کسطرح جہان مین آرام پائی دل

جو سیم و زر کی غم مین نہین جا وہ سطرف — سینی مین وہ نکی دل نہین پہر جہائی دل

جب ہی نماز مسجدِ احمد مین کی ادا — رقت مین ہی کچہہ اور ہی آن و ادائی دل

ہو تو گدائی روضۂ سلطانِ انبیا
ہی ای فقیر وہانکی فقیری غنائی دل

اک دل ہی اور ہزار ہجوم ہوائی دل — کیا سخت امتحان ہی ہم مبتلائی دل

پہوچا ہی گر یہان عجم سنت خدائی دل — کب فرق ہی سی جو سما مین سمائی دل

تو دلسی پوچہہ تجہسی خدا خوش ہی یا نہین — حاصل رضا جو ہی اگر ہی رضائی دل

جان و تصدق پہ فدا ہو کہ ہی اوسمین جان جان — قربان دل گہر یہ [illegible] سمائی دل

دیکہین تو عشقِ یار وہان جہک [illegible] شباک — اہل نگاہِ ناز سی پہر لگائی دل

پہر کیا ہی آفتابِ قیامت کا دغدغہ — عشقِ نبی کی داغ اگر کہا ہی جائی دل

وہان کاش ہو قبول مساکینِ عشق سی — پہر تا کچہہ نہین کہتی سوائی دل

دامانِ مصطفیٰ کو نچھوڑے گنہگار / پہنچے وہان تلک جو پئے دیدار سا دل
ہوتا ہے سوزِ عشقِ محمد سے دل (روشن) سپہر / جو دل جلائے اوسکو لیے ہے جلائے دل
یارب یہ آب و گل مرے پہر بیقرار ہین ؛ / پہر ہو رہین آب شاک شتہ دوائے دل

کیا حال ہے فقیر ترا کس لیے عشق ہین
یا اشکِ چشم زار مین نالہائے دل ہ

جلوہ تحریکِ حق ہین حرکاتِ رسول / موردِ تسکین خاص ہین سکناتِ رسول
کیا ہی حلاوت کی شے ہین کلماتِ رسول / دل کی مرض کے دوا ہے ثناتِ رسول
ایک کے وہ چند ہین بہتِ عاصی کو بہی ؛ ؛ / کب منا ہی ہو مین پہر حسناتِ رسول
اور کلام ایک ہے جسکے زبان پہ نا ہی / بس ہے کلامِ خدا اور کلماتِ رسول
دیدۂ اصحاب دتیرہ ہے تو بعدِ دفن / آج کو کیا کہتی ہو بعدِ وفاتِ رسول
اپنی عمل کے لیے کاش ہو پیش نظر / صوم و صلوۃِ رسول حج و زکاتِ رسول
پہر بہی دکہا یا خدا قبلۂ احمد مجھے / پہر وہ منائے رسول پہر عرفاتِ رسول
جا کے مدینے مین پہر والنبی آمو کہیے / وردِ زبان رات دن ہو صلواتِ رسول
میوہ فردوس وہان بس ہی بنا مینگے / نخل شریعت کے ہین جو ثمراتِ رسول
وسعتِ جنت مین کاش جا کہین ہم کہ ان / ہمکو مبارک ہون آج یہ برکاتِ رسول

خوب ہے دیوان ترا کیونکہ فقیر اسمین ہے
خوبیٔ ذاتِ رسول وصفِ صفاتِ رسول

ہو گئی پہر مفارقت ہائے مدینۂ رسول / کیون نہ کہے ہو صلت ہائے مدینۂ رسول
اور یہی توبہ کرتی ہم پیشِ رسولِ محترم / مانگتی حق سی مغفرت ہائے مدینۂ رسول

آج یہ خستہ جان کہان ہے وصفِ آستان کہان — کیا ہوا کنجِ عافیت ہائے مدینۂ رسول

آج کہان رخ گہر دیدۂ دل ہے خیرہ تر — آج کہان معاینت ہائے مدینۂ رسول

ہو کی جدا نگاہِ شوق دیکہہ رہے ہین تحت و فوق — کیون نہ رہے مشاہدت ہائے مدینۂ رسول

پہر بہی ہو کاش متصل چشم چراغ اہل دل — معدنِ نورِ معرفت ہائے مدینۂ رسول

خاک جہان ہے عیش پر شاہی تختِ جمشید پر — دیکہہ لے تیری مسکنت ہائے مدینۂ رسول

جیسے بہت فقیر وہان رہتی ہین تجہہ مین شاد ہائے — مین بہی ہون اک گدا صفت ہائے مدینۂ رسول

تو ہی مقامِ طیبات مین ہین ہم اسیر سیئات — مجہسے کہان مناسبت ہائے مدینۂ رسول

وہان سے نکلتی ہی مر گویا کہ جان نکل گئی — کیون نہ ہے مداخلت ہائے مدینۂ رسول

دیکہیے پہر بہی ہو نصیب مجکو زیارتِ حبیب — پہر بہی ہو اتنی مقاربت ہائے مدینۂ رسول

عرض سلام صبح و شام کرتی تہی ہم بتن و جان — کیون نہ رہی مواظبت ہائے مدینۂ رسول

مین تو بہت ہی کم رہا گویا کہ ایکدم رہا — کیون نہ ہی ملازمت ہائے مدینۂ رسول

مجکو وہان سے لائی کیون چہوڑ کے وہان تاب کی — سکی یہ میسر کے معذرت ہائے مدینۂ رسول

مجکو وطن مین آنیکے دیتی نہین کیون مبارکی — چاہیے لفظِ تعزیت ہائے مدینۂ رسول

پہر وہی راہِ ملکِ ہند حالِ تباہِ ملکِ ہند — پہر وہی شغلِ معصیت ہائے مدینۂ رسول

پہر وہی ہند کا دیار اور فقیر دل فگار — پہر وہی کوچہ بنت ہائے مدینۂ رسول

یک بیک آہ کیا ہوا ہائے مدینۂ رسول — وصل تہا یا کہ خواب تہا ہائے مدینۂ رسول

دل سے جو پوچہتا ہون مین ہجر و ملال کا سبب — آتی ہے لب پہ یہ صدا ہائے مدینۂ رسول

زندگی ہو تو ہو وہان موت بہی ہو تو ہو وہان — وہان کی فنا ہی ہے بقا ہائے مدینۂ رسول

اور تو سیر داستان و پہلی کیا تجھے — مہتاب آتی ہی صبا ہای مدینہ رسول

دیکھتی ہی یہ چشم دل راہ جنان مدینہ مین — دیکھکے نورِ مصطفے ہای مدینہ رسول

ہجرِ مدینہ اور ہم جیتی ہین مرکہان بہی — جینی سی آتی ہی حیا ہای مدینہ رسول

جبکہ وہانسی ہم چلی پہرکے ہی دیکھتی رہے — دیکھتی ہی کہ چہپ گیا ہای مدینہ رسول

روزِ وداع کیا کہون ایسا ہے دکہہ ہا تہا دل — سانس کے ساتہہ لب تک تہا ہای مدینہ رسول

کسکو سناتی حالِ غم چلکے مدینہ سی ہم — جس سے سنا یہی سنا ہای مدینہ رسول

پوچہا اگر رفیق نے حالِ رفیق روزِ ہجر — جسنے کہا یہی کہا ہای مدینہ رسول

ہند مین کیونکی خوش رہی یہ فقیر خستہ دل
تجہسے تو اوسکا دل لگا ہای مدینہ رسول

ہات نا ہی کب تلک جاہی مدینہ رسول — ڈہونڈہی تو کیون نہ بیقرار ہاے مدینہ رسول

خواب مین بہر خدا آئی مدینہ رسول — اور لب دل سی چوم لون پای مدینہ رسول

ہوکی مدینہ سی جدا رہ گئی بیقرار دل — کہتی ہی رہگئی کہ ہای ہای مدینہ رسول

دیکھہ چکی ہین جو اوسکی عین ہے اونکی دلکو چین ہے — جنکا خیال سامنے لای مدینہ رسول

روزِ مدینہ عارضِ ہوشِ معرفت ہے اور — زلف ہے اوسکی لیل مشک سا ہی مدینہ رسول

دیکھی جو اوسکو اہلِ دل ہائے کب اوسکو چہار — صاحبِ دل کو سقد بہای مدینہ رسول

محض خطا و شر ہے آج حبِ وطن کے دلکو رائے — محض صواب خیر ہے رای مدینہ رسول

ہند مین مرنے جا مومنین کہتی ہی کہتی یا خدا — ہای مدینہ رسول ہای مدینہ رسول

عاشقِ صادق ای فقیر تو ہی تو چل ابہی ودہر
کیا کہین ہان تیرے لیے آئی مدینہ رسول

جنکی وہ باغ مین بسی بو ہی مدینۂ رسول
اونکو ہی جنت نعیم کوی مدینۂ رسول

کونسی وہ ان کہین گئے یون کر کے وداع مجکو یار
حفظ خدا مین جائی تو سوی مدینۂ رسول

دلکو ہی آرزو کمال سی ہی یہ ہمدم سول
مجکو دکہائی ذوالجلال روئے مدینۂ رسول

سو خستگان معصیت ہوگئے ہین وہ سب تندرست
آتی ہی کس بہشت سے جو ہی مدینۂ رسول

ہوش و خرد بجا نہین کیون نسوی مدینہ آ فقیر
آئی اگر مدینہ سی بوئی مدینۂ رسول

کوئی بتا دی ہی کدہر راہ مدینۂ رسول
دیکہہ لو مین جو وہ روضۂ شاہ مدینۂ رسول

صورت بلکہ سر بسر آنکہ سے رہتی سی ہوا
ساری جہان سی بیشتر جاہ مدینۂ رسول

نور سی جسکی نکلی یہ ماہ فلک ہوا نمود
دیکہی کیسا کچہہ ہے وہ ماہ مدینۂ رسول

لاکہون ہی انکی مردہ دل ہو گئی زندہ دل وہان
آب بقا کی بحر مین چاہ مدینۂ رسول

نکلون وطن سی مین ہیہے یون نکلی ہی یہ لسی جسطرح
آہ مدینۂ رسول آہ مدینۂ رسول

طیبہ کا دانہ دانہ ہی خرمن نور معرفت
قدر مین کوہ طور ہی کاہ مدینۂ رسول

دیکہی کیا ہو میرا حال مجہہ سی کہین جب رفیق
دیکہہ فقیر روضۂ شاہ مدینۂ رسول

دی مجہی سقدر خدا شوق مدینۂ رسول
ہو گئی غم وطن کے جا شوق مدینۂ رسول

جادۂ راہ طیبہ کے ہو مین لکیر نقش پا
گر ہو نصیب اغنیا شوق مدینۂ رسول

کون ہی ایسا وہ شقی جسکو ہوا نہین ہی شوق
اور کسی کو نہو ہیگا شوق مدینۂ رسول

کعبی کا شوق دلکو ہی محض خدا کی واسطے
صرف ہے بہر مصطفی شوق مدینۂ رسول

حاجت سنت رفیق اسکو ہو کس لیے کبہی
جسکا رفیق بن گیا شوق مدینۂ رسول

آتا ہی دور سی نظر شہر نبی تو کسقدر	ہوتا ہی باعث بکا شوق مدینہ رسول

رب مجھی ساکن عرب کا تو بنائی ای فقیر
رہنا بھلائی بندکا شوق مدینہ رسول

ردیف المیم

خداوندا طفیل روح حسان (رضی اللہ عنہ) ابو القاسم
رہوں میں عمر بھر مدح و ثنا خوان ابو القاسم

گرامی ہیں جو مہمان خاکساران ابو القاسم
مجال بوالہوس کیا یوں ہو مہمان ابو القاسم

خدا ہی وتر اور وصف یحب الوتر کا مصداق
محمد نام اور کنیت دو لفظان (ابو القاسم ہی) ابو القاسم

رہیگی شمع ایمان روشن اوس کا شانۂ دل میں
نصیبوں میں ہی جسکی حفظ دامان ابو القاسم

ہمیں دارین میں رنج و الم سی رستگاری ہو
اگر مل جائی یہاں ملجای رندان ابو القاسم

ذری جنبش نہوئی کفۂ شان محمد کو
اگر بن جائی عالم سنگ میزان ابو القاسم

الہی بہر روح پر فتوح سید الکونین
الہی بہر عز و جاہ شایان ابو القاسم

الٰہی بہر اعجاز جناب بر رقم قرآن ۱۳۲ طفیل امر و نہی خیر فرمان ابوالقاسم

طفیل حضرت جبریل مرسل جو شبانہ روز
خدا کی پاس سی لاتی تھے قرآن ابوالقاسم

طفیل رتبۂ صدیق وبہر شان فاروق
امین سلطنت ہین جو وزیران ابوالقاسم

طفیل جامع قرآن و باب علم خیر الخلق
کہ جان و مال سی تھی جو کہ قربان ابوالقاسم

طفیل جملہ اصحاب رسول اللہ یا اللہ
طفیل اہلبیت پاک و ذیشان ابوالقاسم

مجھے عشق رسول اللہ اتنا کچھہ عنایت ہو
کہ مجھپر رشک لیجائین محبان ابوالقاسم

بلائی جان ہو مجھپر امر منہئ رسول اللہ
سرور دل ہو میرا طوع فرمان ابوالقاسم

الٰہی یون مدینہ زندگی تک ہو وطن میرا
کہ مجکو پہر ہوئے داغ ہجران ابوالقاسم

وہین رہ رہ کی مر جاؤن بقیع پاک مدفن ہو
رہون وہان خاک مین بھی زیر ایوان ابوالقاسم

قبول عرض حاجت سی ہو دارین مین محروم
فقیر خستہ یا اللہ رحمان ابوالقاسم

الٰہی دل ہو اور شوق وصال سرور عالم	ہمیشہ چشم ہو گی زار و نال سرور عالم

اگر ہے عشق حق مشغول حال سرور عالم
تو یہ امت ہے بدل اشتمال سرور عالم

ہمیشہ ہم سے محتاجونکی راحت کیلئے کیا کچھ
رہا اللہ سے عرض و سوال سرور عالم

ہوا ہے منبر برگ شجر میں سب کف افسوس
کہ ہم بھی کاش ہوتی پائمال سرور عالم

عجب کیا تہنیت سے شاد ہوں جن جسم کی
مدینے میں جو ہیں کوہ و جبال سرور عالم

تجھے ہو پادشاہی کی تمنا ہو تاج کیخسرو
میسر جنکو ہے صف نعال سرور عالم

دل کونین کی اقلیم پر جسکی حکومت ہے
وہ ظل اللہ ہے نور جمال سرور عالم

کسی کامل سے پوچھا چاہیئے اس رمز کو کیا کچھ
خدا کی بعد ہیں فضل و کمال سرور عالم

جمال کبریا کا سایہ کہتے ہیں اولوالابصار
جو ہے دارین میں جاہ و جلال سرور عالم

نہ رہتی تھی عدو محروم نعمت دوست کیا رہتے
یہ رہا اللہ سے جود و نوال سرور عالم

ہمیشہ منتظر رحمان دل رہتا ہے اپنی بندوں کی
کہ نور افشاں ہوا جنمیں خیال سرور عالم

الہی دین و دنیا میں مشکل عرض لازم ہو
مری جو ہر میں طوع و امتثال سرور عالم

قمر خستہ دل بھی تو ہو راضی یا الہی اور
وہ شاہ عالم و اصحاب و آل سرور عالم

جنکا مدینہ ہے مقام اونپہ درود اور سلام
اونپہ درود اور سلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی مزی کا ہی وہ نام اونپہ درود اور سلام
میری طرف سے ہو مدام اونپہ درود اور سلام

روضۂ مصطفے پہ کاش میری زباں سے عرض ہو
لیل و نہار و صبح و شام اونپہ درود اور سلام

ہے یہی دلکی آرزو عمر ہے میری جسقدر
کٹتے ہے کہتے ہو تمام اونپہ درود اور سلام

اول و آخرِ سخن کم ہے درود اگرچہ ہو
چاہیے ہوئی ہر کلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہین وہ جو پڑہتے نہین درود کو
لے جو کوئی نبی کا نام اونپہ درود اور سلام

کام کے بات ہی تو یہ کچہ نہ کسو سی کام ہو
بہیجنے سے ہو اپنا کام اونپہ درود اور سلام

خالقِ کل سے لیکے تا حور و فرشتہ انس و جن
کہتی ہین ساری خاص و عام اونپہ درود اور سلام

سینہ بہی غمسی چہن گیا دیکہی کب نصیب ہو
روضہ کی جالیونکو تہام اونپہ درود اور سلام

حالتِ ہوش مین درود ہوش مجہی نہ لینی دے
بلکہ بحالتِ منام اونپہ درود اور سلام
خواب ہا

ایک مری سلام کیا عرض ہین اونکی جناب مینہ
کہتی ہین سب علی الدوام اونپہ درود اور سلام

ساکنِ برجِ سبز پہ بہیجتی ہین درود سب
کہتی ہین حور فی الخیام اونپہ درود اور سلام

کیا ہو کہ مین بہی جا بلون اونمین جہ راتدن وہان

کہتی ہین کرکے ازدحام اونپہ درود اور سلام

باد صبا جو جای تو روضۂ مصطفے کے پاس

میرا بہی عرض کر پیام اونپہ درود اور سلام

کہئے درود اور سلام یہہ ہی تو کہہ تو ای فقیر

جو ہین صحابۂ کرام اونپہ درود اور سلام

جان خدای سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت حق نازل ہے ہمپر جیتی ہین ہم اُنکی طفیلے

وردِ زبان جو رکہتی ہین ہم صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ محمد سی ہی قرین ایسی رحمت رب عجیبی

نامِ محمد سے ہے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

جو ہین مکرم اونسی وہ اکرم جو ہین معظم اونسی وہ اعظم

خیر دو عالم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ہین اہل فوادِ صادق دیکہہ چکی آیات کبری

ستر ما اوحی کی محرم صلی اللہ علیہ وسلم

جب آئی اللہ کی رحمت دور ہوئی دلسی ہر زحمت

کیونکی ہووی دافعِ ہم غم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک وہ ودا وسیر دوس رحمت کیا انعام الہی ہی یہ

وردِ زبان ہو جا ہیی ہردم صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و الم کے لاکھوں لشکر ہو جاتی ہیں سر ٹکرا کر
کیا ہی بنا ہے حصن محکم صلی اللہ علیہ وسلم

دل تک تا نہیں جا سکتا زخم گناہ ہونگی بھی جن ہیں
اور زخموں کا یہ ہے مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

روی مقدس پہ خط زیبا معنی قرآنکی صورت ہے
چہرہ ہے قرآن مترجم صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکی ہو تعظیم محمد کیونکے نہو تکریم محمد
سب سے وہ اتقی سب سے وہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صدہا سال آ فی سی پہلی اگئی یہان احمد کی بشارت
ہین وہ مبشر ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم

تابع احمد ہی جو انسان وہ ہی سلامت دو نو جہان مین
راہ نما ہی طریق اسلم صلی اللہ علیہ وسلم

ساری شجر موسم کے ہین پر نخل درود ایسا ہے ہمیشہ
مثمر رہتا ہے ہر موسم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شغل فقیر اپنا کافی ہے
ورد سے افخم حرب ہے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

گلاب باشی فوارۂ قلم برتبہ زدگان غم در ذکر مدح آب زمزم

نہ ہوئی کسطرح یہان غیرت آب بقا زمزم

حیاتِ جاودانی کا سبب وہان ہوئیگا زمزم

بنادی یا خدا ایسا مری دل کے غذا زمزم

کہ اکل و شرب مین سیر رہے باقی مزا زمزم

رسول اللہ فرماتی ہین حاصل ہے وہی مطلب

کہ پینے جس تمنا کے لیئے یہان پی لیا زمزم

الٰہی شکر ہے وہان حسب ارشاد رسول اللہ

شکم مین ہمنی کو کہین ٹہان ٹہان اپنی بہرا زمزم

نآیا یاد ہمسکو اور پانی رہ گی گلے مین

ہمین تو گرم بہی اور سرد بہی وہ منہ لگا زمزم

اوڑائی اسکا پینا کیون نہ دل سے پیاس محشر مین

کہ عالم مین پرِ جبریل سے جاری ہوا زمزم

طفیل امِ اسمعیل و اسمعیل عالی شان (ہاجرہ ۱۲ — علیہ السلام ۱۲)

جہانمین تشنہ کامانِ محبت کو ملا زمزم

تبرک تہا ہمیشہ بارک اللہ اور بہی افزون

تبرک بن گیا بیشک طفیلِ مصطفے زمزم

کیونکر تشنہ لب ہو دل ہمارا اوسکے رغبت مین

پیا کرتے تہے کس رغبت سی محبوبِ خدا زمزم

ہمیشہ یاد آتی ہے مجہے وہ پیاس روزی کی (یعنی وہان کے رمضان مین ۱۲)

صراحی مین وہ ٹہنڈا سامنی رکہا ہوا زمزم

عجب ہے زمزمۂ اہلِ زیارت کا حرم مین تہا
(گروہ حجاج ۱۲)
مہیا روزہ دارونکی لیے تہا جا بجا زمزم

وہ خرما لقمۂ حاجی تہی کیا خوب اپنی افطاری
اور اوپر وہ مزی لی لی کی پینا خوش مزا زمزم

ذرا زمزم کے قسمت دیکہنا معراج کی شبکو
رسول اللہ کا دل دہونی کو لایا گیا زمزم

نمونہ سلسبیلِ خلد کا عالم مین گویا ہے
سبیلون پر حرم مین جا بجا رکہا ہوا زمزم

ہمیشہ زمزمہ پیرا سے بزمِ خلد ہوینگے
جنہون نی مجمعِ حجاج مین جا کر پیا زمزم

مشرف ذکر سی کیونکر ہوا آہن بہی قرآن مین
(یعنی وانزلنا الحدید الآیۃ ۱۲)
اسیکے زمزمے سی ہی یہ عالم مین سا زمزم
(یعنی آہن کے ۱۲)

ہوی جو سنگدل ہہان پانی پانی اوسکی ہیبت سی
بڑہا ئی کیون نہ اونکی حق مین تاثیرِ دعا زمزم

مسکّن مثلِ کوثر ہے بیابانِ قیامت مین ؛
حرم مین تشنگانِ حجِ بیت اللہ کا زمزم

ہوا یہ رحمۃ للعالمین کا جب سی مستعمل
(صلعم ۱۲)
ہوا اکسیر کے صورت تپِ دل کی دوا زمزم ؛

بہت کم دیکہتا ہون اب تو دلمین حبِّ دنیا کو

ہوا میسر لیے بیماری دل کی شفا زمزم

پیالہ ہے فقیر تشنہ لب کا یہ دعا کی ہاتھ

خدا یا پھر پلا زمزم پلا زمزم پلا زمزم

ردیف النون غزل فارسی

بودم بہجر دوست قرین با گریستن — اکنون شد از سرور لقا ہا گریستن

یارب بعشق یوسف ما در نصیب ما — ماند مدام مثل زلیخا گریستن

چشم و دلم بشوق محمد معاونند — زان ہر زمان مرست مہیا گریستن

تسکین بگریہای دو چشمم نبودہ کاش — چشمے شوم ہمہ زپئی وا گریستن

بر روضہ رسول چہ لذت فزای ماست — در روز ہا و در دل شبہا گریستن

چشمم شباک مرقد انور چرا نشد — زین حسرتم سزاست چو دریا گریستن

بس نالہا بسینہ خود کردہ ام اسیر — زیبد مرا بکوہ و بصحرا گریستن

بر عاصیان چو باغ جنان گل کند چہ دور — از درد بر ضریح معلا گریستن

کردم چو ضبط جوش بجا از پئی ادب — گردیدہ در گلو گرہ اسا گریستن

چشم من و بعشق محمد سرشک بار — مجنون و در بعشق لیلا گریستن

باشی فقیر عاشق احمد بجملہ حال

خندیدنت نصیب بود با گریستن

رہی ہر دم نگاہ شوق یوں آوش روضن ذرین

کہ جیسی رشتۂ ہر موج اتا جی قصر گوہر من

ہوا دوران سرون ہجر دور برج اخضر میں
کہ برجا ماندہ مثل برج ہون اور سر ہے چکر میں

حمیدہ ہیش حق ہین فی مدارج قرب داور میں
یہ رمز اولین محراب میں ثانی ہے منبر میں
مسجد نبوی ۱۲

عجب کیا دیکھہ لون جس خواب مین روی محمد کو
مرا سونا وہ مثل زر تلے میزان محشر میں
یعنے خفتن ۱۲

بشکل ہمزہ وصل اپنی ہوش و عقل ساقط تہی
ہم اوس ما قبل سے جب متصل تہے شہر انور میں
یعنے رسول اللہ ۱۲

جو عشق صاحب کوثر مین گریان ہین عجب کیا ہے
اون انکھون کا ہی عاشق ہوئی قطرہ قطرہ کوثر میں

ہمیشہ رنگ چاندی کا سیہ رہتا ہی غیرت سے
کہ جرم اسکا نہین مصروف کیون اوس حلقہ در میں
ذات ۱۲ — روضہ منورہ

وہ کیسا دلربائی دلربایان حسن احمد ہے
جہان رہتا نہین ہرگز کسو دلبر کا دل بر میں
معشوق ۱۲

نہوی کسطرح جوی احد کی رشک زلف حور
کبھی ہی باربار اوس سایہ زلف معطر میں
کوہ مدینہ منورہ ۱۲

بنا خال رخ شب آفتاب کفر ہر کافر
چمکتی تہی بدر میں ایسی ہلال تیغ سرور میں
جنگ بدر ۱۲

کف دست رسول اللہ کے دور یمین نگین ہے

نمایان اس لیی رہتی ہی زردی چہرۂ زر مین
بجا ہے اسمین شک نہین قرآن ہے وہ چہرہ پرنور
عیان ہین صاد و نون او سن چشم و ابروے پیمبر مین
بحق لیلۃ الاسراء لام زلف کہتا ہے
یہ ہو منین لام تاکید آپکے زلف معنبر مین
نہو کیون سنگدل عشقِ رسول اللہ مین پانی
کہ جسکے سوز سی جای آنسو چشم خنجر مین

فقیر اپنے سخن سے چٹکیان لیتا ہے دلمین تو
ترا ہر شعر ناخن زن ہے قلب ہر سخنور مین

بجا حیرت آئی کہ ہو کیونکر آسمان پہ زمین ۔ تو دیکھو روضۂ پیغمبر آسمان پہ زمین
فلک ہے ناظرِ انوار ہو منین اسطورشہ ۔ کہ جیسی دیکھتی ہے اختر آسمان پہ زمین
ہجومِ عرضِ صلوۃِ نبی سی لیل و نہار ۔ او چھالتی ہے عجب جوہر آسمان پہ زمین
زمین شعر مضامین مدحِ عالی سے ۔ اوٹھا رہی ہے یہ گویا سر آسمان پہ زمین
بقیع پاک کے مدفون اگر بہشت مین ہین ۔ تو ہے مدینہ مین وہ منتصر آسمان پہ زمین
مدینہ آپ ہی سے فردوس یا وہ رفعت سے ۔ بنائی بیٹھے ہے اپنا گھر آسمان پہ زمین
کہان ہے پھر فلکِ پیر چومتا سرِ برج ۔ ہوتی مسجدِ احمد گر آسمان پہ زمین
عذابِ آپ کی تو کیون بیان رو رہے ہر دم ۔ دعا کی بھیجتے ہے لشکر آسمان پہ زمین
ریاضِ خلد سے روضہ وہ بالیقین ہے تو ہے ۔ زمین بہت ہے تا بسر آسمان پہ زمین
مدینہ پر ہے جو ہر دم نگاہِ رحمتِ خاص ۔ تو کس نظر کی ہوی منظر آسمان پہ زمین

یہ پھر خاک ہی مین جائی کیونکی فقیر
مجال کیا کہ رہی چل کر آسمان زمین

جو آشنا بحار غم مصطفی کی ہین — کب آشنا یہان وہ کسی آشنا کی ہین
ملفوظ اونکے راہنما دوسرا کے ہین — کیا معتبر رسول رسول خدا کی ہین
ہو کر جدا مدینہ سی یہان کس لیے جیے — شرمندہ جیمین ہم تو بہت اُسکی ہین
ای حضرت مدینہ ہوئی تیرہ چشم دل — کیون مجھی آپ چھپ گئے جلوہ دکھا کے ہین
جائی مدینہ تک مری آہ کسطرح — ٹوٹی ہوئی جو پا تو ہی اس نالہ رسا کے ہین
ہین زلف دود شمع مدینہ کی خود اسیر — رکھتی یہان اسیر جو زلف دوتا کے ہین
مشکل حدیث رحمت عالم کو کیا کہون — گویا کہ آپ بول رہی شکر اکے ہین
نعت رسول ہین مری دیوان کی ورق — امراض دل کے واسطی نسخی شفا کی ہین

تو بھی مدینہ تک جو رسا ہو گیا فقیر
رہتی تری نصیب ہین کس نارسا کے ہین

کچھ بھی مدح نبی کر سکی شمار زبان — تو منہ مین چھپ گئے یون ہو گئی شرمسار زبان
رہیگی نعت مین جامہ کے خامہ کا زبان — بنائی دو سی یہ گواہی دو ہزار زبان
حدیث عشق محمد کا ضبط مشکل ہے — یہان ہی غیر ثقہ اور بیقرار زبان
مجھے مدینہ کا پانی جو یاد آتا ہی — تو پھیرتا ہو مین ہونٹون پہ بار بار زبان
جو پوچھتا ہی مری ہی کا حال مجھ سی کوئی — جواب دیتی ہی کو مٹتی ہی چشم زار زبان
وہ مشکل گو ہر دیوار جب سے دیکھی ہے — ہمیشہ دُرِّ ثنا کرتی ہی نثار زبان
عجب سے نام محمد مری کا نام ہی واہ — کہ جسکو لیتی ہی لذت سے بار بار زبان

جو دلپہ گذری ہی ہین اب تب حیرت ہے
اگر کسی باہمین کری وسکو اظہار زبان

نہوسکی عربی و عجم مین جو ملفوظ
تو لفظ فرق پہ کیا کری اختیار زبان

وہ خود حبیب ہین رب بات ونکی ہی محبوب
نکیون حدیث محمد سی ہو پیار زبان

قصیر اونکی طفیلی تری زبان ہے فصیح
کہ جنکی ہی عربی سب کے افتخار زبان

بس رہی ہی یا اللہ کسکے بو مدینی مین
بوی خلد آتی ہی چار سو مدینی مین

بیحساب جنت مین جا چکی تہی ہم گویا
دیکہتی تہی جب کوئی آرزو مدینی مین

رہ بسے در ہوا ونکو جنتین ہین دو مین
جو کبہو مین نکلی ہین اور کبہو مدینی مین

آج گفتگو باقی رہگئی زبان پر ہائے
کرتی تہی کبہی باہم گفتگو مدینی مین

زرد روتی ہیبت سے کیا ہی محو حیرت تہے
جبکہ ہم ہوئی حاضر روبرو مدینی مین

رشک تہا زبان کو یہ مین زبان بنون اسکی
بی زبان جب تہے کہا سر بسجو مدینی مین

نغمہ جنان گویا سن چکی ہین ہم تو
ہی وہ ساز خوش آہنگ ہر گلو مدینی مین

کیا عجب گنا ہونگا اونسی ہو قلم مرفوع
پہرتی ہین جو مجنون وار کوبکو مدینی مین

عمر رفتہ آتی ہی گویا اوسکی پینی سی
کس جگہہ سی آتا ہے آب جو مدینی مین

مسکن محمد ہے جا ہے روح و قرآن ہے
منع ہی ہمین پہر آب وضو مدینی مین

وصل مین ہوا جب ہان صبح کا گریبان چاک
تب ہوا دل صد چاک کو رفو مدینی مین

ڈہونڈتی تہی یہان جسکو اوسکو جب پایا
کرتی تہی ہمین اپنی جستجو مدینی مین

گویا خازن جنت فادخلو سناتا تہا
جب کہا مزور نی ادخلو مدینی مین

مدفن بقیع ایدل خلد عالیہ ہے وہ
جسکا جسم خاکی اور وہ علو مدینی مین

جان و جسم و دل کو تب اے **فقیر** ہو تسکین
دل میں ہو مدینہ اور ہوئی تو مدینے میں

واللہ کچھ ایسا تھا دل شاد مدینے میں
ہر رنج و الم سے تھی آزاد مدینے میں

یہاں چین نہیں دیتی دم بھر ہمیں جو شغل
بھولی سے نہ آتی تھی وہ یاد مدینے میں

آبادی جنت کا سر لیے سامان ہو
ہو خاک مری یارب برباد مدینے میں

رگہای فلاطون سے نکلے وہیں خون کفر
اک خار ہو گر اوسکا فصاد مدینے میں

ہر شمع وہانکی ہے ابدال صفت گویا
مسجد کے ستون مثل اوتاد مدینے میں

جو مد نظر تھا وہ دکھلا ہی دیا مجکو (مراد از اولیا ۱۲)
کیا لیگئے مولی کے امداد مدینے میں (گیا) (مراد از اولیا کہ قیام زمین)

ملنے کے زمین کو بھی کیا حزن ہوا ہوگا
جب آپ ہوئی ہونگی آباد مدینے میں

یہ نقد حیات اپنا ہو صرف وہان ایکاش
رہ رہ کے محمد کا منقاد مدینے میں

دل دونوں جہانکی ہیں مرغان اسیر اوسکے
ہیں جالیاں وہ دام صیاد مدینے میں

شیرین پہ وہ کیوں مرتا گر چشمہ شیرین سے
پانی کہیں پی لیتا فرہاد مدینے میں

ہر قامت زیبا سے آزاد کیا دل کو
کیا نخل ہیں صد رشک شمشاد مدینے میں

کیونکر نہو مغز جان اوس کی طرح بیخود
صد غیرت عذرا تھی ہر باد مدینے میں (خرما ۱۲)

ہیں مسجد احمد میں افتادہ رہوں اکثر
ہر دم رہوں علی کا سجاد مدینے میں (ہوا)

گھر میرا مدینہ ہو اور کچھ نہو روز و شب
جز صلی علی محمد اوراد مدینے میں (وظیفہ ۱۲)

کیا لطف دعا کا تھا جب پیش رسول اللہ ﷺ
تھے حق سے **فقیر** اپنے فریاد مدینے میں

ہم اپنی سینہ میں شکل مدینہ دیکھ لیتی ہیں
تو سینی میں دو داغ درد سینہ دیکھ لیتی ہیں

جو ہو سنگ مدینہ دیکھتی رہجا مین سب مشتاق
یہ صورت دیکھتی ہی کو انگینہ دیکھہ لیتی ہین

وہ نور اللہ ہی اہل مدینہ کی فراست مین
دل اہل صفا و اہل کینہ دیکھہ لیتی ہین

لنا رعافیت پر ہوتی ہین گویا جبھی عشاق
روان دریا مین جب اپنا سفینہ دیکھہ لیتی ہین

نگاہ شوق کیونکر جاسکی اوس پاک مسند تک
کہ آخر سب غلام اپنا قرینہ دیکھہ لیتی ہین

حسینونکو مدینی کی زمین ہے فرش استبرق
وہ گو ہر اطلس و ابریشمینہ دیکھہ لیتی ہین

یہ کسکا درد ہے دل مین **فقیر** خستہ دل کہدو
جو ہر دم ہات رکھکر آپ سینہ دیکھہ لیتی ہین

اب وہ کہان ہے ہای ہی تہا جو اثر مدینہ مین
کیا ہی علاج دل رہا دیدہ تر مدینہ مین

دور گئی نگاہ دل دیکھکے اوسکی شکل کو
محو جمال کسکے ہے چشم گہر مدینہ مین

دل تہا وہ بیقرار دید بس نچلا کسطرح
پہلو سی آگے خود ہون دیدہ بسر مدینہ مین

گویا کہ باندہتا رہا مشکلین ہمارے وہان کوئی
باندہ رہی تہی جب کہ ہم رخت سفر مدینہ مین

ق

لیتے تہی ہم بہشت مین آگئی کیونکی بی اجل
جیسی پہنچ گئے تہی جب وقت سحر مدینہ مین

منزل قبر کیا ہوئی حشر کا دن کہان گیا
خلد مین آئی بیحساب پایہ بدیہر مدینہ مین

دلکی خبر سنو کہ وہان گذری جو دلپہ ہمدمو
کچھہ نہ رہی تہی دلکو بس اپنی خبر مدینہ مین

عمر گذر رہی ہای جیسی گذرتی تک کبھی
دیکھیی پہر ہے ہوئیگا اپنا گذر مدینہ مین

مد نظر تہے جو کہ شی جب نظر آگئے وہان
دیدہ دل نے کردیا قصر نظر مدینہ مین

صورت اصلی اپنی آپ سامنی اپنی آگئے
خاک مدینہ جب ہوئی کحل بصر مدینہ مین

محو جمال مصطفے رہتی اوسمین حشر تک
کاشکے ہوتی ہم حجر یا کہ شجر مدینہ مین

ق

گویا حیات جاودان عمر روان ہوئی وہان
سو ہے ہمکو کچھہ نہتہا خوف و خطر مدینہ مین

یعنی بلا ہی نزع ہی اور عذاب قبر سے
مشکل جو ہے یہی کہ جیتے ہیں ہم بے تمیز

کیوں نہیں پہر رہیں گے ہم مر گئے گر یہیں کہیں
حصن حصین خواب خور صورت نزدیک ہیں

شوق حیات جاودان عیش ابد کے سامان
ہی تو فقیر جا کی تو خاک مدینہ ہیں

رنج ہجران تو ہم ہر روز و ہر شب دیکہہ لیتے ہیں
ذرا پہر بہی مدینہ دیکہیے کب دیکہہ لیتے ہیں
عجم والی عرب کے شکل کو جب دیکہہ لیتی ہیں
عرب کیا دیکہتے ہیں قدرت رب دیکہہ لیتی ہیں
تنزل ہی زمین شعر اہل بدعت آتی ہی
جو فکر شعر میں یہاں جنبش لب دیکہہ لیتی ہیں
جو حب مال ہیں یہاں بی خلش ہیں اغنیا و ہنسو
کوئی دم میں سقر کے مار و عقرب دیکہہ لیتی ہیں
حجاب وہی مطلوب انکو ہی اونکی ریاکاری
زیارت میں بہی جو دنیا کا مطلب دیکہہ لیتی ہیں
کوئی ساجد ہی گستاخ اور کوئی طائف معاذ اللہ
جب اوس روضی کو بعضی زند مشرب دیکہہ لیتی ہیں
طواف روضہ اور سجدی سی کب خوش ہیں رسول اللہ
خوش اوس سے ہیں جو جی دین میں مہذب دیکہہ لیتی ہیں
نگاہ چشم کو کب رات بہر دیکہی مدینی کو

این شعر حسب حال اغنیای زمانہ است کعبے کو کب وہ قاصر ہمت جو جاتے ہیں ۔۔ فرعون کیسے قصر یہاں جو بناتے ہیں ۱۲

تو کس حسرت سی ہم یہان چشم کو کب دیکھ لیتی ہین

عجب ہے اضطراب شوق تہا جب ہمسفر بولی
کوئی دم مین مدینہ دیکھنا اب دیکھ لیتی ہین

مبارک مژدہ دیدار ہی کعبہ اہل ایمان کو
تجلی مدینہ جو بقرب دیکھ لیتی ہین

وہ کم ہین جو ہین مجنون چشم لیلائی مدینہ پر
مدینہ دیکھنے کو تو وہان سب دیکھ لیتی ہین

دل شیدائی طیبہ پر ہین طفل اشک یون جسطور
کسو دیوانہ کو اطفال مکتب دیکھ لیتی ہین

نہین پھر دیکھتے دیوان شعر کیہ کسو کا وہ
ترا دیوان فقیر اب جو مرتب دیکھ لیتی ہین

رحمت مخلوق کی مداح جو محفل نہین
بالیقین اللہ کی رحمت وہان نازل نہین

جسکے دلمین حب محبوب خدا حاصل نہین
تم یقین جانو کہ سنگ و خشت ہے وہ دل نہین

اونسی جنکو انس ہے انسان وہی انسان ہے
جو کہ دیوانہ نہین اونکا تو وہ عاقل نہین

کیا وہ جانینگے محمد کی محبت کا مزا
جنکی دلمین غل ہے وہ جانینگے جنمین غل نہین

عرش کے سایہ مین چین اونکی لیے کیونکر نہو
جنکے دلسی وہ عکس قامت بی ظل نہین

اونپہ قربان ہون کہ جو آرام مین تکلیف مین
قبر مین اور حشر مین ہست ہے وہ غافل نہین

کب وہ دن ہوگا کہین گے قافلے والے اگر چہ
بیچمین باقی مدینے کی کوئی منزل نہین

مدح احمد لا تناہی ہی تو اوسکی فکر مین
بحر شعر اپنا ہی جسکا کہین ساحل نہین

جو ہین نقصان عمل مین بنسبت سنت یہان
ناقص الایمان ہین ایمان مین کامل نہین

مغفرت مین دیر ہوئیگی تو گہبرا جائینگے
اغنیا جو اوسطرف جانی کو مستعجل نہین

جلدی کرنیوالی ١٢

اہل حسن و عشق ہین سب عاشق حسن رسول
وہان کوئی عاشق کسو معشوق پر مایل نہین

غیر رسول ١٢

تشنہ کام شوق دل یا غم مدینی کا ہی
پر ہیولی قلب کا افسوس ہی قابل نہین

کسکا دل ہے جو نہین قربان ہر دی رسول
کون اوس ہمشکل اسلم اللہ کا بسمل نہین

کیون ہو سحر حلال اپنا سخن مشہور آج
شاعر احمد ہو مین کچہہ ساحر بابل نہین

نام شہر مشہور ١٢

ناتوان ہو مین سفر مشکل ہے مجکو ای فقیر
پر خدا آسان کری مشکل تو کچہہ مشکل نہین

ہے یہی دلکی آرزو شہر نبی مین جا رہون
پہر تو نا ئون جو کبہو شہر نبی مین جا رہون

کہتا ہے مجہسے دل مرا تو ہے اگر شکستہ پا
مین ہی جو چل سکی نہ تو شہر نبی مین جا رہون

راہ مدینہ کسلیے پوچہو مین اپنے غیر سے
سونگہتی سونگہتی اونکی بو شہر نبی مین جا رہون

روضۂ پاک کی طلب ہے تو رہو مین با ادب
چاہیے چل کے باوضو شہر نبی مین جا رہون

دامن دل ہے چاک چاک تار نظر ہوا و شباک
تب مرے دل کا ہو رفو شہر نبی مین جا رہون

کہتی ہے خاک تشنہ کام سیر رہون تجہے مدام

مین ہی جو بنکی اک بسو شہر نبے مین جا رہون

ہند مین ہین جو گبر یا پر ستی ہین منتشر جو انس

دیکہون نہ صورت عدو شہر نبے مین جا رہون

بہولا ہوا کہین کو مین ڈہونڈلون او سر زمین کو مین

پہرتی ہی پہرتی سو بسو شہر نبے مین جا رہون

خاک نشین ہون وہان فرش زمین ہون وہان

بیت نبی کے روبرو شہر نبے مین جا رہون

ڈہونڈا کہین نہ پائو مین ڈہونڈتا ایسا جائو مین

کرتی ہی کرتی جستجو شہر نبے مین جا رہون

سن تو فقیر دل حزین جسکی سے چل ہی وہ کہین
کرتا ہے کس سے گفتگو شہر نبے مین جا رہون

چیزی از ذکر محفل میلاد مخترعہ اہل فساد

جمع ہین جتنی سنی غافل محفل میلاد مین
کیون نہون وہ نیا ہی حاصل محفل میلاد مین

بدعتی ہین جمع جاہل محفل میلاد مین
قائلین قول باطل محفل میلاد مین

بہر حصہ رکھے رومال آنکہہ پر کیا زمل
بنگئے رندوانکے محفل محفل میلاد مین

کیا ہی بہتان ہے رسول اللہ پر جو کہتی ہین
ہین رسول اللہ شامل محفل میلاد مین

انسی پوچہو تو کہا انسی یہ یقین حاصل ہوا
سرور عالم ہین داخل محفل میلاد مین

ہان جواب اسکا فقط یہ ہے کہ ہوتا ہے وہی
جو تصور باندہ لی دل محفل میلاد مین

ناچتی تھی عرش میں جو نغمۂ قوال پر | بیٹھی ہیں وہ پیر کامل محفل میلاد میں
دیکھتی تھی جو ابھی عجز در پیران بزم ناچ | ہے وہی محفل کہ ہے محفل محفل میلاد میں
عمر بھر جو بے نماز آتی نہیں مسجد تک | دیکھلو ان سبکو داخل محفل میلاد میں
بادشاہ دین عمر فاروق اعظم ہوتے آج | ڈالدیتے اک زلزل محفل میلاد میں
قتل شیطان اہل بدعت ہوا کہہ ابی تو کبر | دیکھتے جب انکو قاتل محفل میلاد میں

ہے ناسمیں یہی تحقیر سنت اے فقیر
کس طرح رحمت ہو نازل محفل میلاد میں

محفل مروجہ بدعتیہ نہ کہ ذکر ولادت حقہ

ردیف الواو

بنایا ہے جنے رکھکر دست پاک اپنی جان و جان کو
خدا کو مصطفےٰ کو روح کو سنت کو قرآن کو

محمد کی سبب ہے ظاہر و باطن سے اپنی رابطہ
صفا کو نور کو اسلام کو طاعت کو ایمان کو

عجب کیا اہل ایمان جو یہاں مبغوض رکھتی ہیں
گناہوں کو ریا کو شرک کو بدعت کو شیطان کو

کہ وہ خاصان حق عشق میں جوش عجائب جب دیکھیں
شفاعت کو بقا کو عیش کو جنت کو رضوان کو

نمونہ صورت احمد کا ہے عبرت سے جو دیکھی
یتیموں کو قمر کو شمس کو کعبی کو قرآن کو

فزون ساعت بساعت دل کی بیتابی تھی جب دیکھا

مدینے کو احد کو باب کو مسجد کو ایوان کو
(مدینہ ۱۲) (روضہ ۱۲)

وہ کیا دن تھی خدایا دیکھتی تھین یا تدن آنکھین

رخ روضہ کو جالی کو گھر کو شمع کو شان کو
(بردیوار ۱۲) (نور احمدی ۱۲)

رسول حق پہ بھیجی دلی تسلیم بیتابی

شجر کو سنگ کو حور و ملک کو جن کو انسان کو

الٰہی جمع کردی پھر مدینے مین عنایت سے

بیابان کو قبا کو نخل کو اس بائی کو بان کو
(مدینہ ۱۲) (جامی مسجد ۱۲) (نخل مدینہ ۱۲)

الٰہی پھر سنادی پھر دکھادے خاص مسجد مین
(مدینہ ۱۲)

اقامت کو ندا کو روضہ کو منبر کو ارکان کو
(تکبیر ۱۲) (اذان ۱۲) (ستونہای مسجد ۱۲)

مدینے مین حرم مین رزقِ جنت ہم سمجھتے تھے
(کعبہ ۱۲)

سفرجل کو تمر کو آب کو زمزم کو رمان کو
(بہی در مکہ ۱۲) (در مدینہ ۱۲) (آب مدینہ ۱۲) (در مکہ ۱۲) (در مکہ ۱۲)

غنیمت کیون نجانا ہمنے مکے مین مدینے مین

دعا کو التجا کو آہ کو زاری کو قربان کو
(قربانے ۱۲)

قصیر پر خطا سے باغ نے رکھہ محو حمد و نعت
زبان کو دل کو آنکھون کو ہاتھون کو قلمدان کو

الٰہی ایسا تو محبوب زر کسو کو نہو
ہزار غم ہون تو ایسی نہین ہے غم جو یہان
ہزارون ہین سفر معصیت مین یہان دن رات

کہ ہو مدینہ قریب اور خبر کسو کو نہو
غم زیارت خیر البشر کسو کو نہو
ستم ہے یاد آوے عمر کا سفر کسو کو نہو

جو گذری مجھپہ مدینے مین صبح روز وداع ق
نصیب ایسا تو وقت سحر کسو کو نہو

وطن مین آنا مبارک تو مجکو کہتے ہین
غضب ہے حیف مری جان پر کسو کو نہو

کہ تو مدینے سے کیون آگیا یہان افسوس
نصیب دو دہر سے تو آنا ادہر کسو کو نہو

امان طیبہ مین ایمان سے رہگئے جو لوگ
تو کیا عجب کہ عذاب سقر کسو کو نہو

رہین جو راہ محمد کے بحر و بر مین یہان
تو آخرت کے سفر مین خطر کسو کو نہو

فقیر مینے جب آثار مصطفے دیکھے
تو پہر سخن سے مری کیون اثر کسو کو نہو

جان مضطر کو قرار اب پہر زیارت ہو تو ہو
بس سکون دل مدینے کی سکونت ہو تو ہو

غافلو ہات آئے جنت بے مصیبت کسطرح
چل ہی دو راہ مدینہ مین مشقت ہو تو ہو

ای بکار عمل تیرے یہان جنت بخشے
کر نماز مسجد احمد کی نیت ہو تو ہو

دلکو ہونا چاہیے مولا کے سنت کا غلام
اسکی رقت مین اس قاسی کو رقت ہو تو ہو

اہل رخصت کو کہان رخصت ہوا نفس سے
عازم طیبہ کوئی اہل عزیمت ہو تو ہو

بی مدینہ اب کہان دلمین سکینا ہی تا کی
درد و غم رنج و الم حسرت پے حسرت ہو تو ہو

کو طیبہ آئینہ مین عیب باطن کے لیے
اونمین تا رکہے ہمارا عکس صورت ہو تو ہو

جو مزا جام و صراحے سے مدینے مین لیا
بوسہای حور مین ایسی ہے لذت ہو تو ہو

آفتاب حشر مین ظل لواء احمد تک
رہنما اپنا محمد کے محبت ہو تو ہو

وحشت مجنون کا صحرائے مدینہ ہے علاج
ہان پہر اوسکو کوچہ لیلی سے نفرت ہو تو ہو

کیا ہی دو وقت شمع روضہ مشکبو سے واہ واہ
زلف حور عین مین ایسی ہے نکہت ہو تو ہو

کاش مین عریان بیابان مدینہ مین ہو لے
جسم پر خاک مدینہ ہی کسوت ہو تو ہو

پھر مدینے کا سفر آسان تجکو ای فقیر
دمبدم اللہ کی رحمت یہ رحمت ہو تو ہو

اوسکو فراغ ہو جو دل مشتغل مدینہ ہو / ہو وہی رستگار جو پا بگل مدینہ ہو

آب و ہوای ہند سے دل ہے مریض یا خدا / پھر بھی نصیب ہو وہ ہوائے معتدل مدینہ ہو

جانمین جان کیون آئی دلسی ملال کیون نجائے / منزل خستہ جان اگر قرب دل مدینہ ہو

پاک ہو غل سے تب یہ دل شکل ضمیر متصل / ہند سی ہو کی منفصل متصل مدینہ ہو (یعنے روضۂ منورہ)

غنچۂ باغ خلد سان ہوئیگا خندہ زن وہان / یہان جو ہموم غم سے دل مضمحل مدینہ ہو

خاک بقیع کر مجھے اپنی کرم سی یا خدا / میرا بھی حصہ کچھ اگر مشتمل مدینہ ہو

کون نکالتا ہی پھر تجکو وہانسی اے فقیر
تو بھی وہان جو اک گدای مبتذل مدینہ ہو

گفتم بحضوری کعبہ کان باشد جای جابہ

شکر حق ہی کہ وہی در سی لایا ہمکو / اور یہ اپنا حرم پاک دکھایا ہمکو

ہمسی حجاج کو سنوای صدای لبیک / اونسی یہان نعرۂ لبیک سنایا ہمکو

راتدن رہتی تھی جس نور کی انکھونکو تلاش / اب تو مولی نی وہی نور دکھایا ہمکو

دھوپ مین اپنی گناہونکی جلی تھی ہم لوگ / شکر ہی اب تو ملا کعبہ کا سایا ہمکو

ہوی امید کہ وہان کسوت جنت ملجای / ہات یہان دامن کعبہ اگر آیا ہمکو

ہم گنہگار چلے آئی ہین تیری در پہ / پاک کر اب تو گناہون سے خدایا ہمکو

سجدۂ شکر ہی واجب ہے کہ نزدیک مقام / اپنی ہی سجدے مین مولی نی جھکایا ہمکو

وہان پہنچائیگا وہی جسنے یہان تک ہمین — دامن کعبہ دیا اور رولایا ہمکو
کیا عجب وہ ہمین صحاب یمین مین لیجاے — جسنے یہان رکن یمانی سے لگایا ہمکو
اللہ اللہ یہ منہ اور یمین ہو لے — یعنی یہ بوسۂ اسود کی عطا یا ہمکو
تشنۂ شوق تھی ہم شکر خدا لاکھون بار — پانی اس چشمۂ زمزم سے پلایا ہمکو
یا خدا اب ہمین دنیا کی محبت ہو حرام — یہان جو احرام مین عشاق بنایا ہمکو

شکر کر شکر فقیر اپنے نصیب اچھے تھے
ڈھونڈتی تھی جسے مدت سے وہ پایا ہمکو

الٰہی زندگی ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ ہو — مقام موت بھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
الٰہی عشق ترک تاز ہندوستان سے نفرت — محل عاشقی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
یہی ہے آرزو دلکی مرا مرقد بھی یا اللہ — ابھی ہو تو کبھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
الٰہی یہان ابھی کچھ میرے سینے مین جو حسرت ہے — تو وقت آخری ہو تو محمد کا مدینہ ہو
بجھے گی ہند مین کاہیکو اب یہ میرے دلکی پیاس — علاج تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
جو دل ہی مین عجم کے دوست اپنے جی مین چھپے — برای دوستے ہو تو محمد کا مدینہ ہو

ہمین اب جی نہین لگتا فقیر اپنا تو بس اللہ
یہ جی بس ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

دوستو لائے مدینے سے عبث تم مجکو — خاک مین ہوتی دبا ہوتا وہین گم مجکو
سحر وصل تھی وہان مجھپہ خدا کی رحمت — یاد ہے صبح مدینہ کا تبسم مجکو
سامنے روضۂ انور کے جو تھی حالت دل — کچھ نہ پوچھو کہ نہین تاب تکلم مجکو
دیکھتا ہون کہ مدینے کو یہی دیکھتی ہین — نظر آجاتی ہین جب دیدۂ انجم مجکو

صدمۂ ہجر مدینہ سے فزون ایک تھا ۔ گرچہ آتی تھی حوادث کی تصادم مجھکو
پھر مین کیون نہین جاتا ہون جو مین حیطو سی ہو ۔ کیون نہین حال پر اپنے ہی ترحم مجھکو
ہون وہ بیمار مجھے آب وطن سے ہے ضرر ۔ راس ہے خاک مدینہ کا تیمم مجھکو
نہ اوٹھائی کوئی پھر غیر قُم اسرافیل ۔ سنگریزی ہین مدینے کے وہ قاقم مجھکو
حیثیمۂ بازوی جبریل کے دیکھی وہ شان ۔ ایک قطرہ نظر آتا ہے یہ قلزم مجھکو
بند کے راحت جانا ام عذاب جان ہین ۔ کرب و تکلیف مدینہ ہین تنعم مجھکو
یاد آتی ہی خوش آوازی غلمان جنان ۔ سنکے اطفال مدینہ کا ترنم مجھکو
اشک سان خاک مدینہ مین ملا ہوتا مین ۔ کاش وہان آنکھونہ پہ ہوتا یہ تحکم مجھکو
خوابمین دیکھکے آتی ہے مدینے سے حیا ۔ یعنی یہان زندہ پھر آنا ہے تندم مجھکو
یاد آتا تھا وہان وقت شفاعت کا ہجوم ۔ دیکھکر اہل زیارت کا تراکم مجھکو
اس لیے اونکو محمد پہ فدا کرتا ہون ۔ کہ تہ دل سے ہین محبوب اب و ام مجھکو
ڈالدون قالب اشعار مین روح عرفان ۔ روح حسان سے ہو کاش تعلم مجھکو

نار بدعت کو بہت سرد کیا تاہی فقیر
آب شمشیر قلم کا یہ تلاطم مجھکو

ذکر آداب سفر حرمین شریفین بارگاہ ثقلین

یہ لازم تجھکو ہے جب اس سفر کو عزم تیرا ہو
رفیق نیک تیری ساتھ ہو اور مال اچھا ہو
رفیق اچھا بچا پتھر سے اور دکھلائی راہ خیر

جو زادِ راہ طیب ہو تو دل میں نور پیدا ہو
نہ کہہ مالِ تجارت ساتھ ہوئیگا مکدّر دل
زیارت کے لیے لازم ہے دل تیرا مصفّا ہو
رہے اس راہ میں شیرین کلام اپنی فقیروں سے
طعام اتنا ہو جس سے کچھ تو صرفِ راہِ عقبیٰ ہو
جدال و فسق اور بیہودہ بات اچھی نہیں ہرگز
ضروری بات ہو بس اور ہر دم ذکرِ مولیٰ ہو
نہو کچھ زینتِ محمل نہو زیبِ سواری کچھ
سواری ہو اگر بے زین بھی تو تجھکو زیبا ہو
تو مسکینوں کی صورت ہو کے چل اس راہ میں اسطور
پراگندہ ہوں موئے سر تو خاک آلودہ چہرا ہو
جو ہر دم چین ہی کے فکر میں ہوگی سفر میں بھی
عجب کیا نام وہاں بھی چین والوں میں تمہارا ہو
ہوئی عاشق کو کیا باقی رہی پھر چین کی حاجت
کہیں چین ایسی بھی چینونکو بھی مطلوب کیا ہو
کبھی تو چاہیے تجکو سواری سے اوترنا بھی
کہ اوسکا بوجھ ہلکا ہو تجھے تخفیفِ اعضا ہو
نہ کہہ اوسپر بہت سا بوجھ رہ تو نرم دل اوسپر
کہ تجھ سی مالکِ مرکب کا دل بھی خوش بہت سا ہو

نہو غمگین صرفِ مال سے تو اور کُلفت سے
جو تیرا مال لُٹ جاوی تو تجکو مثلِ یغما ہو

سمجھہ سبکو (مصائب) قبولِ حج کے آثار اي مسافر تو (راہ مین) (باعتبار ثوابِ آخرت)
اسی صورت سی جا قربانِ بیتِ ربِّ اعلی ہو

حرم کے جانی والونکو سفر ہے آخرت کا سا
نمونہ اوس سفر کا ہی سمجھہ دیکھو اگر چاہو

چلے جب اپنی گھر سی جان اوسکو نزع کی حالت
جدا ایک ایک تجسی جبکہ اہل و خویش تیرا ہو

وطن سے دور ہونی کو سمجھہ دنیا سے چل دینا
سمجھہ چلتا جنازہ جب سواری پر تو چلتا ہو

لپیٹا جاوی تیرا جسم جب احرام مین اوس جا
کفن مین مثلِ مردہ ہونی تو نی اوسکو سمجھا ہو

وطن سے چلکے جسدم تجکو میقاتِ حرم (مقاماتِ احرام) آجاے
کھڑا الحشر مین گویا چھوڑکر تو دارِ دنیا ہو

کہین آوازِ شیر اور رہزنونکی (راہ مین) ہول سی گویا
سوالِ گور کا تونی تصور دلمین باندہا ہو

درندی ہی سفر مین جب کہین تجکو نظر آجائین
لحد کے مار و گزدم کا خیال اوسوقت آتا ہو

جدا رہ جاوی تو جسوقت ہر خویش و اقارب سے

وہ ساعت یاد کر جب قبر ہو اور تو ہی تنہا ہو
سنے لبیک کو تب یاد کر وہ دن کہ قبر و لٹنے
صدا لبیک کی ہو جبکہ ہنگامہ ندا کا ہو

وہی ہی حج مبرور ای فقیر اس بات کو سن رکہہ
کہ تو ہوئی مناسک مین خوف حق تعالی ہو

ردیف الہا چیزی در شوق بارگاہ عالیجاہ بیت اللہ

دل کونین کی تسخیر ہے اللہ اللہ
بیت ربی مین وہ تاثیر ہی اللہ اللہ

دیدۂ دلمین ہتی وہان تا بصر تک انوار
رخ کعبہ کی وہ تنویر ہے اللہ اللہ

دیکہی جو شمع حرم ہوئی فغان بلبل
کیا یہان قسمت گلگیر ہے اللہ اللہ

عود رشک دل سوزان ہے حرم مین کہ وہان
وہ ہی اور آتش تجمیر ہے اللہ اللہ

کیا غم عشق مدینہ ہے جوان بخت کہ وہان
پیر ہر یک بت بی پیر ہے اللہ اللہ

ای غنی تارک حج اگیا وہ وقت اخیر
کیا ابہی چلنی مین تاخیر ہے اللہ اللہ

اغنیا کو ہی یہ پشمینہ یہان گرمی عیش
پر سفر کے لیے تشہیر ہی اللہ اللہ

خانہ آرائی ہے مقصود غنی اس لیے بس
گہر مین کعبی کی ہی تصویر ہے اللہ اللہ

ای غنی عمر کے ثلث سی نزات ہین ہے
جسمین یہ کثرت تعمیر ہے اللہ اللہ

دمبدم خوف خدا چاہتی اور ذکر خدا
یون بگو رہے یہ تحذیر ہے اللہ اللہ

نطق وہ ہی کہ فقط ذکر خدا ہو منطوق
دل ہے وہ جسمین یہ تحریر ہی اللہ اللہ

اذکر اللہ بقلب و بلسان ای انسان
جان و دل کے لیی تطہیر ہے اللہ اللہ

پھر فقیر اپنا سفر کاش اودھر ہو کہ جہان
شور لبیک ہے تکبیر ہے اللہ اللہ

وہ دن کب ہوئیگا ہونگے ہم مہمان بیت اللہ
کبھی ہم آپ کو دیکھیں گے گاہی شان بیت اللہ

جو دیکھوں اک نظر بھی چہرۂ تابان بیت اللہ
اگر ہات آئیں سو جانیں کروں قربان بیت اللہ

مہار ناقۂ لیلے نصیب قیس کیونکر ہو
بتادی کسطرح کوئی سبیل اے دربان بیت اللہ

تمنائی جہانسی کیوں نہ ہات اپنی وہ اٹھا ہوئیں
جو ہات آبائی مجکو گوشۂ دامان بیت اللہ

مجھے دنیا کی ہشیاری نہو پھر دیکھکر دوستو
رہوں میں پاس ایسے شامل مستان بیت اللہ

یہی ارمان دلمیں ہیں یہی فریاد دل ہے بس
کبھی ہو نعرۂ لبیک اور میدان بیت اللہ

سکونت وہانکی دم بھر باعث تسکین خاطر ہے
عجب قسمت ہی ونکے جو کہ ہیں سکان بیت اللہ

نصیب وہ دن ہو زمزم اطہر سے جسدن غسل مجکو ہو
جبھی اوتری تر او ترسے پہ تپ حرمان بیت اللہ

تمنا ہے کہ میر امیر ہوا ور سو واسطے کعبہ ...

تمنا

تمنا ہے مرے آنکھین ہون ادر حیران بیت الله

بنا دی میری ظلمتگاہ دل کو جلوہ گاہ نور
دکہا دی یا الٰہی شکل نور افشان بیت الله

ہمیشہ جنکا بازیگاہ بہے میدان کعبہ ہے
تو پیران طریقت کیون نہون طفلان بیت الله

خطائین عمر بہر کی دور ہوجائین تو ممکن ہے
نظر آجاے جسکو دور سے عمران بیت الله
آبادی

عجب کیا خوش رہین گلزار جنت مین وہان جاکر
خلیل الله کے نزدیک مشتاقان بیت الله
ابراہیم علیہ السلام

رہینگے پیشوا اصحاب فیل ونکے جہنم مین
رہے ہے جو لوگ اس دنیا مین بدخواہان بیت الله

فقیر ابتو حرم مین جاکی یارب پہر نہو محروم
رہے وصل موبّد پہر نہو ہجران بیت الله

سجدہ ریزی قلم در حرم ذکر حج والعج والثج رزقنا الله تعالے
لبیک قربانی

مریضون کو ملے یارب دوائی حج بیت الله
ضعیفونکو عنایت ہو عصائی حج بیت الله

ہوئی جان دو عالم گو فدائے حج بیت الله
بہت ارزان ہے تو بہی بہائی حج بیت الله

مریض حب مال و زر کی قسمت مین ہے کیونکر ہو
کہ اوسکے جسم و جان ہین اور شفای حج بیت اللہ

دکہائیگا اوسی شہر بہشت امید ہے کہ ان
یہان ملجای جسکو رہنمائے حج بیت اللہ

بنا لون پہر تو مین بہی قصر سیم و زر بہشتون مین
اگر ملجائے مجکو کیمیائی حج بیت اللہ

قیامت مین لوا الحمد کا سایہ ہے اور وہ ہین
یہان جو رہ چلے زیر لوای حج بیت اللہ

کہا ہو کاش میری روح نی بہی اوسگہڑی لبیک
خلیل اللہ نی جب کی ندائی حج بیت اللہ

میسر جنکو زاد و راحلہ ہے فرض ہے او نپر
یہانی اونکی ہین گویا ابای حج بیت اللہ

مرین گے وہ یہودی ہو کی یا ہو ہو کی نصرانی
نجائین گی غنی جو خود برای حج بیت اللہ

ہزارون حجتین حق کی تمام ان اغنیا پر ہین
مگر کیا ذکر ہے جو یاد آئی حج بیت اللہ

کہان نظارۂ ناز و ادای یار سے فرصت
کہ ان اہل ہواسی ہوادای حج بیت اللہ

سنو اہل مال والو کیا قضا تمکو نا ئیگی

جو کردیتے ہو غفلت سے قضائے حج بیت اللہ

نہو صرفِ لعال اونکا کبھی پھر تاج کیخسرو
رہی جو ہو کی عاشق زیر پائی حج بیت اللہ

حیاتِ جاودانی کے مزی حجاج نے لوٹی
کیا جب نوش جان آبِ لقائی حج بیت اللہ

غبارِ کوی جانان سر مین اور آنکھوں مین ہو اکباش
زبان لبیک گو ہو اور صدائی حج بیت اللہ

ہون دیوانہ حق پھر ہون ہشیار کے صورت
مجھے اکباش وہ صورت دکھائی حج بیت اللہ

صراطِ تیر عرفان پر ہو مرکب روح انسان کا
جو دل ہو جائی قربانِ منائی حج بیت اللہ

جو عاشق ہی تو اہل لقد جان بی آپ جا کرے
کوئی تیری لیی کیا مول لائی حج بیت اللہ

اگر بہائی قلزم سے روان دریا بیانکی ہوئین
نہو پھر بھی بیان حرفِ ثنائی حج بیت اللہ

نظر آتا ہے پھر بھی ہند مین تو اے فقیر افسوس
تجھے غفلت سے ہے شوقِ لقائے حج بیت اللہ

ہر لحظہ جسکا دل ہے رسول خدا کی ساتھ
شرمندہ عاصیونکی لیے وہ شفیع ہین

گویا وہ متصل ہے رسول خدا کی ساتھ
عصیان سے منفعل ہے رسول خدا کی ساتھ

جنت کے شغل عیش میں کیونکر نہوئی وہ | جو دل سی مشتغل ہے رسول خدا کے ساتھ
بچ جائیگا وہ نار میں غل اوس لعین کا بس | جس دل میں کچھہ بھی غل ہے رسول خدا کے ساتھ
گویا نبی کا سایہ ابو بکر ہے کہ آپ بھی | ہر جای مثل ظل ہے رسول خدا کے ساتھ
اترائی آسمان پی کیونکر نہ یہ زمین | ہر دم جو متصل ہے رسول خدا کے ساتھ

خاک مدینہ ہو نہ کیے اسے فقیر
گر عشق آب و گل ہے رسول خدا کے ساتھ

خوشا وقتی کہ ہو میسر اسفر سوئی رسول اللہ | اور ان آنکھوں سے دیکھوں شہر دلجوئی رسول اللہ
عجب کیا بال بال اوسکا بچے نار جہنم سے | کہ جس مومن کو ہاتھ آجائے یکموئی رسول اللہ
جو ایذا اہل شرک کی تھی دعائے خیر کے باعث | تو کس رحمت سے ایسی نرم تھی خوئی رسول اللہ
یہان بھی جنت الفردوس ہے اور وہان بھی ہے | سو ایمان سے جو ساکن کوئی رسول اللہ
ہر تیغ آگئے سلطان کفار اور اہل شرک | دکھایا حق نے کیا کچھہ زور بازوئے رسول اللہ
سموم کفر سے گلزار ایمان اونکا ہے محفوظ | روان جنکے زمین دل میں ہے جوئی رسول اللہ
عجب کیا حور جنت کو تمنائی مدینہ ہو | گئی ہوگی وہان تک ہے تو خوشبوئی رسول اللہ
الٰہی اونکو پہنچا منزل مقصود کو جلدی | لگی ہے جنکے دل کو یہان تک دہوئی رسول اللہ

فقیر خستہ دل سے یا خدا لاکھوں درود اونپر
اور اونپر جو کہ ہیں مدفون پہلوئی رسول اللہ

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

غزل فارسی

چنانم کن تو یا غفار مشتاق رسول اللہ | کہ باشم خستۂ دیدار مشتاق رسول اللہ

بخاک افتاده مانند زیر دیوار مدینه کاش — بسان سایه دیوار مشتاق رسول الله
تصدق کرده جان و مال و عز و جاه را صدیق — چنان بود آن رفیق غار مشتاق رسول الله
بلاد عامره شد از عمر معمور دین حق شد — که بود آن قاتل کفار مشتاق رسول الله
بود ظل حیای مصطفی در وصف او صادق — چو عثمان شد حیا کردار مشتاق رسول الله
نه تیغ آورم رافض یا رب مگر دانم — بشکل حیدر کرار مشتاق رسول الله
عدوی احمد است آنکو عدوی یار او باشد — که با اصحاب باشد یار مشتاق رسول الله
اگر سنگ و شجر در گریه آید کے عجب باشد — چو سازد حال دل اظهار مشتاق رسول الله
خدایا کن تو از خاک مدینه سرمه چشمم — که سیاهم بچشم زار مشتاق رسول الله
نه بیند خویش را در خویشتن گاهی اگر بیند — مزار مصطفی یکبار مشتاق رسول الله
اگر کوه احد قصر جنان گردد چه دور است این — که هست آن غیرت کهسار مشتاق رسول الله
بفردوس وصالش جا شود یا رب که هجران را — همیداند عذاب نار مشتاق رسول الله

بدانستم که هستی ای **فقیر** دل حزین عاشق
که میخواند چنین اشعار مشتاق رسول الله

نہ رکھے جان تک اپنا مشتاق رسول الله — جو پائی یکنظر دیدار مشتاق رسول الله
غنایت ہو جواب ایک اسکو تسکین غم غصّ کی پاہی — سلام او نیز ہزاروں بار مشتاق رسول الله
لکھو نکر بیخبر ہو جائے اس دنیا سے سُن سُن کر — رسول الله کے اخبار مشتاق رسول الله
روان میرا سفینہ ہو مری کوہین جلدی — کہ ہو دریائے غم سے پار مشتاق رسول الله
شفا ہو جائے نکلے میرے سر درد عصیان سے — ہوا ہے گر دل بیمار مشتاق رسول الله
سمجھنا چاہیئے آثار رحمت انکو جب دیکھے — رسول الله کے آثار مشتاق رسول الله

ہمیں نے دیکھا ہاہی جنہوں نے مدینی کی — کچھ اپنی زیست کے طوار مشتاق رسول اللہ

اون جانسی پوچھو تو رمز درد ہجران کو — کہ اس سے کسقدر ہین زار مشتاق رسول اللہ

تحمل گفتگو باقی نہین اونسکو جہان سن لے — رسول اللہ کی گفتار مشتاق رسول اللہ

نکال اس ملک سے یارب مدینی کیطرف مجکو — یہان رہنی سی ہی بیزار مشتاق رسول اللہ

فقیر اونکے محبت اہل جنت کے علامت ہے
کہان ہوتی ہین اہل نار مشتاق رسول اللہ

غزل فارسی

مقرون شدہ تا از قدمش جائی مدینہ — شد کحل بصیرت ہمہ غبرائی مدینہ

این شکل بدیہی ست با نتاج شفاعت — صغرای جہانست بکبرائے مدینہ

دلہای جہان صورت مجنون بعجب ماند — در محمل حسن است چہ لیلائی مدینہ

این جان کہ مشہور بشیرین لقبی شد — کی یافتہ شیرینی خرمائے مدینہ

سنگ و شجر طیبہ شدی کاش تن من — ہر دم شدمی محو تماشائے مدینہ

ملک و ملکوت اند ہمہ صورت عشاق — در طیبہ پی انجمن آرائے مدینہ

چشم بجہان روضۂ فردوس بدیدے — گر داشتمے دیدۂ بینائے مدینہ

کے خویشتن از بیخودی دید شناسد — آنکس کہ بگر دید شناسائے مدینہ

معمورۂ احمد بودم مسکن و مرقد — عمرم ہمہ رفتہ بتمنائے مدینہ

در طیبہ چو محبوب عرب جلوہ کنان شد — دلہائی عجم ساختہ شیدائے مدینہ

مصروف بتمجید خداوند فقیرم

نشہ قسمت مین نعمت عظمای مدینہ

کیون چھپ گیا آنکھون سے مری ماہ مدینہ
یارب مجھے پھر ہو نظر آرای مدینہ

پابوس کے ارمان بہت دل مین گئی رہ
بات آئین تو پھر چوم لون مین پای مدینہ

پھر تازہ ہوئی دل مین یہ خواہش کہ
دیرینہ ہوئی تھی جو تمنای مدینہ

ہر دم تھا جسے خوف کہ
مشکل ہے کہ پھر اس کی غرقای

مین ہی در و دیوار مدینہ ہون کہ
ہر لحظہ رہون محو تماشای مدینہ

دل وہ ہی مدینے کا جسے یہان خفقان ہے
سر وہ ہی یہان جسکو ہے سودای مدینہ

بیہوش ہون مین غم دنیا سے الہی
ہر دم ہو یہ دل اور تجلای مدینہ

پھرتے تھے ہم ان مین کبھی خود بہر زیارت
پھرتا ہی اب آنکھون مین جو صحرای مدینہ

اس راز کو بیدار دلون سے کوئی پوچھے
کیا کہتی ہی بیداری شبہای مدینہ

کہتے ہین مدینہ جسے وہ دل ہی جہان کا
اور گنبد اخضر ہے سویدای مدینہ

پھر میری سفینے کو جو لیجائے خدایا
پھر بھیجدی وہ موجہ دریای مدینہ

تھی اپنی نصیبون وہان مجکو یہ حیرت
مین اور مجھے یہ نعمت عظمای مدینہ

ہم جیسے غلامون کو فقیر اب کہین پھر سے
پہنچائی مدینے مین وہ مولای مدینہ

ہے دل کو اضطراب مدینہ منورہ
اوٹھے کہین نقاب مدینہ منورہ

عالی ہے وہ جناب مدینہ منورہ
قرآن ہے کتاب مدینہ منورہ

آیات کا نزول ہے مثل مطر وہان
جبریل ہین سحاب مدینہ منورہ

تاب آفتاب کے نہین اس رشک سے کہ یہ
ہر دم ہی باریاب مدینہ منورہ

ہر دم وہ بحرِ رحمتِ حق وہان ہے جوش زن ۔ گردون ہے اک حبابِ مدینہ منورہ
دکھلا رہا ہے صورتِ دل شاہین کو صاف ۔ وہ آئینہ ہے آبِ مدینہ منورہ
دیکھے تو اپنی شکل ہمائے عجم کہین ۔ ہو ہمسرِ غرابِ مدینہ منورہ
رشکِ غزال سندِ شغالِ مدینہ ہین ۔ رشکِ اسد کلابِ مدینہ منورہ
دیکھا ہے جب سے اوسکو وہ ہر دم نظر مین ہے ۔ کب ہجر ہے حجابِ مدینہ منورہ
تعبیر ہے کہ طالعِ بیدار ہونگے ۔ جو دیکھتا ہے خوابِ مدینہ منورہ
کیا طابۃ طیبہ طیبۃ پاکیزہ آئی ہین ۔ اسمائے مستطابِ مدینہ منورہ
محفوظ کیون نہو کہ فرشتے خدا کی وہان ۔ ہین پاسبانِ بابِ مدینہ منورہ

چھوٹے عذابِ دوزخ و دنیا سے تو فقیر
ہو جائے گر ترابِ مدینہ منورہ

پھر کاش ہون قریبِ مدینہ منورہ ۔ ہو حظِ روحِ طیبِ مدینہ منورہ
دل کانپتی تھی مسجدِ احمد مین یاد ہے ۔ وہ حالتِ مہیبِ مدینہ منورہ
رہتی ہی پیارے پیارے ان آنکھونکی سامنے ۔ وہ صورتِ عجیبِ مدینہ منورہ
ہر دم ہے وصلِ خیرِ دو عالم نصیب مین ۔ اللہ ری نصیبِ مدینہ منورہ
تحت الثریٰ رشک مین ہے رفعتِ عجم ۔ ہوتی کہین قلیبِ مدینہ منورہ
کافر ہے دم مین ہوئین شفا یاب دین اگر ۔ ہو چارہ گر طبیبِ مدینہ منورہ
سر بند کوزہائے شرابِ طہور مین ۔ اعناب اور زبیبِ مدینہ منورہ
وہان کیون نہ ہو نہ ہو نارسی رقابتِ خلق ۔ اللہ ہے رقیبِ مدینہ منورہ
ہے ذرہ ذرہ مہرِ شرافت تو کسکا فکر ۔ ہو مدح مین حسیبِ مدینہ منورہ

ہر خارِ راہ اوسکو ہو مژگانِ چشمِ عیش ۔۔۔ ہو جائی جو قریبِ مدینہ منورہ

طوبیٰ پہ بن طوطیِ جنت ہی یا کہ وہ ۔۔۔ منبر پہ ہی خطیبِ مدینہ منورہ

ہو جائی پیشِ حق قدمِ صدق کا سبب ۔۔۔ دل ہو اگر منسبِ مدینہ منورہ

حُبِّ مدینہ دلمین طفیلی ہی اے **فقیر**
مقصود ہے حبیبِ مدینہ منورہ

مقبولِ حق ہے ذاتِ مدینہ منورہ ۔۔۔ محمود ہین صفاتِ مدینہ منورہ

پانی ہے اس مزے کا کہ گویا مدینہ مین ۔۔۔ کوثر بنا فراتِ مدینہ منورہ (آب شیرین ۱۲)

رشکِ نباتِ مصر ہے کیا بات اوسکے ہے ۔۔۔ خرما ہے وہ نباتِ مدینہ منورہ

جو رات ہو براتِ اجل کے مری کاش ۔۔۔ ہو لیلۃ البراتِ مدینہ منورہ (شب برات ۱۲)

خاکِ بقیع مین کہین میسر ہے خاک ہو ۔۔۔ ہے زندگی وفاتِ مدینہ منورہ

وہ عمرِ جاودان ہے جو اپنے نصیب مین ۔۔۔ لکھی گئی مماتِ مدینہ منورہ

ہمسایگانِ رحمتِ عالم ہین اس لیے ۔۔۔ مغفور ہین عُصاتِ مدینہ منورہ (جمع عاصی یعنے عاصیان ۱۲)

امصارِ ہند یاد نہ آئین اگر نصیب ۔۔۔ ہو مسکن فلاتِ مدینہ منورہ (بیابان جمع فلاۃ ۱۲)

جینے کا اب مزا ہے تو ہے اسمین اے **فقیر**
جو دن ہے ہو حیاتِ مدینہ منورہ

یاد آتی ہین اب اوقاتِ مدینہ طیبہ ۔۔۔ کیا مبارک تہین وہ ساعاتِ مدینہ طیبہ

کان ہین مشتاق اصواتِ مدینہ طیبہ (یعنے آواز صلوٰۃ وسلام ۱۲) ۔۔۔ جان ہے شیدائی مقاماتِ مدینہ طیبہ

منہ ہو اور حرف و حکایاتِ مدینہ طیبہ ۔۔۔ دل ہو اور فہم و دراساتِ مدینہ طیبہ

کسکے فرش و سائبان ہو کیا تمہارے ہین نصیب ۔۔۔ واہ واہ ارض و سماواتِ مدینہ طیبہ

آبِ حیوان اب ہے شیرین مین جو تھا مثلِ جان
کیا کہون مین کیا ہین لذاتِ مدینہ طیبہ

پھر خیالِ زلفِ خوبان ہوئے مثلِ زہر بار
دیکھین یہ عاشق جو حیاتِ مدینہ طیبہ

ہم نہ دیدہ ہی دیے یہان ہین وہ ہین محظوظ یہ
ہمسے سب بہتر ہین جناتِ مدینہ طیبہ

دوستو خاکِ مدینہ خاکسارونکو بھی دو
تم اگر لائی ہو سوغاتِ مدینہ طیبہ

دمبدم آتا ہی سیر دلمین اور انکہون مین وہ
کاش مجھسے ہو مکافاتِ مدینہ طیبہ

خیرِ مکہ افضلِ مکہ مدینہ ہے تو پھر
کس بلد مین ہے مساواتِ مدینہ طیبہ

ابرِ مدرارِ زیارت سایبان تھا کیا کہون
کس مزیکی تھی مداراتِ مدینہ طیبہ

انکہین روتی ہین ابھی افسوس ہین ایکاش ہو
دیدہ زار اور زیاراتِ مدینہ طیبہ

رشکِ مقناطیس ہو آہن رشکِ کاہ وکہربا
دل کو ہی شوقِ ملاقاتِ مدینہ طیبہ

بن گئی سودائے سر سوزِ جگر دردِ نہان
رہتی رہتی یہہ خیالاتِ مدینہ طیبہ

پھر جا کرتا ہون سجدہ مین کہ پھر ہووے نصیب
وہ نماز اور وہ مناجاتِ مدینہ طیبہ

کیا ہی حال ورانتہے جب رخصت کیے دن پھر ہم
دیکھتی تھی وہ عماراتِ مدینہ طیبہ

ای قصیر اپنے چراغِ داغِ دلکو دیکھہ تو
اور علوِ شانِ مشکاتِ مدینہ طیبہ

عالی ہو کیون نہ تختِ مدینہ منورہ
ہین کون زیبِ تختِ مدینہ منورہ

جی چاہتا ہی دیکھلون دنیا مین پھر بہشت
پھر دیکھلون درختِ مدینہ منورہ

ہی بہرِ گلرخان جہان رشکِ فرشِ گل
گو ہو ولی سنگِ تختِ مدینہ منورہ

نورِ محمدی سے ستارون کے شکل کج
روشن ہے بختِ تختِ مدینہ منورہ

خوابِ جہان مین فتنۂ عالم ہے خوف سے
بیدار ہے وہ بختِ مدینہ منورہ

ممکن ہے اوسکی وسعتِ رحمت سے تنگ ہو | جنت مین جابجی رخنۂ مدینہ منورہ

وابستہ ہو فقیر سے یارب کہین جہان
فردوس مین ہو تختِ مدینہ منورہ

آنکھین ہون اور نورِ مدینہ منورہ | دل ہو لی اور سرورِ مدینہ منورہ
ہو ختم اوس جناب مین للہ میرے عمر | مدفن بنین قبورِ مدینہ منورہ
کیونکر نہ شرحِ صدر دل انکو نصیب ہو | جنکو ملا صدورِ مدینہ منورہ
آسان ہے صومِ روزِ قیامت انہین جو ہین | یہان آکلِ سحورِ مدینہ منورہ
نازل ہے نورِ لطفِ خدا اوس پہ ہر زمان | کوہِ اُحد سے طورِ مدینہ منورہ
ہین نسبتِ شہورِ عجم خیر الف شہر | ہر عام مین شہورِ مدینہ منورہ
حاضر رہے یہان دلِ وحشی تو کسطرح | اب وہ کہان حضورِ مدینہ منورہ
حور و قصور انکو مبارک جو ہو چکے | یہان ساکنِ قصورِ مدینہ منورہ
یہان ہے شب ہمو مین بخوابِ حسین جو مان | دیکھے شبِ تنورِ مدینہ منورہ
ہر شام وہانکی شامتِ دل کا علاج ہے | ہین نورِ دل بکورِ مدینہ منورہ
دم مین نکالی عرقِ فلاطون سے خون کفر | زخمِ سگِ عقورِ مدینہ منورہ
اکاش بعدِ مرگ اگر روح کے لیے | ہو قالبِ طیورِ مدینہ منورہ
کیا خوش نصیب کوہ و بیابان وہانکی ہین | جنمین ہوا ظہورِ مدینہ منورہ
یارب بخارِ دل کے دوا پھر نصیب ہو | بوی خوشِ بخورِ مدینہ منورہ
اک نور ہر مکان مین ہے راتدن وہان پہ | دارِ جہان مین دورِ مدینہ منورہ
خوفِ شکستِ روزہ کہ تقوی کبھو نہو | روزی ہو گر فطورِ مدینہ منورہ

مومن کو پھر ہو غم نقش وضوئی ل
ملجائے گر طہور مدینہ منورہ

سر دم ہو کاش مضطرب طیبہ میں جان
اور دل ہو نا صبور مدینہ منورہ

اشعار مدح میں مرے اوستاد ہیں فقیر
طفلان بے شعور مدینہ منورہ

دل کیوں ہوا اسیر مدینہ منورہ
دلبر ہے جائی گیر مدینہ منورہ

کبار ہیں صغیر مدینہ منورہ
ہیں غنیا فقیر مدینہ منورہ

دلہائی وجہان ہوئے حسن حجرہ پر نثار
وہ برج ہے ضمیر مدینہ منورہ

پہرتی ہے رہتی ہے مرے آنکھوں میں رات دن
وہ شکل دلپذیر مدینہ منورہ

اللہ رے برج سبز کہ جس میں ہمیشہ ہے
وہ نیر منیر مدینہ منورہ

کیا خاک جنت آئے تھے اور آب سلسبیل
جن سے بنا خمیر مدینہ منورہ

کیا جمع ہوتے ہیں دل و دین دیکھ دیکھ کر
وہ مجمع کثیر مدینہ منورہ

فردوس کو نہ دیکھیں لوں آنکھوں سے جب تلک
کیا کہہ سکوں نظیر مدینہ منورہ

صبر و قرار کیے اوسی کیونکر خبر ہے
جو ہو چکا خبیر مدینہ منورہ

مجروح عشق ہے دل ہر مصر و ہر بلد
ہے کس کمان کا تیر مدینہ منورہ

شیرین ہے جان کس لیے کیا یہی پا چکے
لذات جوئی شیر مدینہ منورہ

بالیدگی رزق دو عالم کے ہی بشیر
وہ نان پر خمیر مدینہ منورہ

گندم کا سینہ شق کہیں اس شتاب سے ہو
ہوتا ہے خود شعیر مدینہ منورہ

شایان رحم و الفت و توقیر ہیں تو بس
طفل و جوان و پیر مدینہ منورہ

اب تو قیام ہند سے عار آتے ہے مجھے
دیکھا جو لطف عیر مدینہ منورہ

دنیا سے ہے یہ خبر کہ رہو مصطفے کے ساتھ
قرآن ہے سفیر مدینہ منورہ

سو خشت تاج قیصر و کسری کہاں نصیب
اور پایہ سریر مدینہ منورہ

کوثر سے ہے پلائی خدا ہمکو جیسے ہم
پیتے تھے آب بیر مدینہ منورہ

ہوش و خرد مرے دم رخصت اوڑ گئی
وہ صبح مستطیر مدینہ منورہ

کب بھولتا ہوں یاد رہیگی اخیر تک
وہ حالت اخیر مدینہ منورہ

کیا پوچھے غیر سی کوئی وہاں جانیکی صلاح
ایمان ہے مشیر مدینہ منورہ

آزاد طیبہ جو ہیں اسیر گناہ ہیں
آزاد ہیں اسیر مدینہ منورہ

کیوں کو نہ گل لٹے باد صبا کا عبور ہو
پائے اگر عبیر مدینہ منورہ

نازل ہو لاکھ بار درود اونپہ جو کہ ہیں
سلطان اور وزیر مدینہ منورہ

ہے لطف زیست اب تو فقیر اسپہ منحصر
وہاں میں ہوں اور حصیر مدینہ منورہ

ملک ہی دل ہیں جاگیر مدینہ طیبہ
اللہ اللہ شان تسخیر مدینہ طیبہ

دلمیں ہر دم ہے وہ تنویر مدینہ طیبہ
پھرتی ہے آنکھوں میں تصویر مدینہ طیبہ

اب ہمارے دود دل میں کیوں نہ خوشبوئے عشق ہے
اسمیں ہے خوشبوئی تخمیر مدینہ طیبہ

کیا جماعت کیا نماز اور کیا صلوۃ اور کیا سلام
کیا اذان اور کیا ہے تکبیر مدینہ طیبہ

اس غذا بند سی یارب مائی ہو نصیب
رکھ مجھے تو پابزنجیر مدینہ طیبہ

آنکھیں کھل جاتیں ہیں جو ہاں نافتحا دیکھکر
فتح باب دل ہے تحریر مدینہ طیبہ

نیم بستہ پر وہاں کی روضۂ و مسجد نہیں
فیض روحی کو تشہیر مدینہ طیبہ

مثل آہن کیوں نہ ہوں مجذوب لاکھوں دلکہی
رشک مقناطیس تاثیر مدینہ طیبہ

یہ مذاق عشق خیر الطیبین ہے اس لیے | ہی زبان کو ذوق تقریر مدینہ طیبہ

ساعت اولیٰ سے آخری خیر ہے پھر کیوں نہو | ہر دم افزون شان و توقیر مدینہ طیبہ

یا غنی پھر ہے فقیر ناتواں کی آرزو
پھر سبب ہو رحمت تیسیر مدینہ طیبہ

تھا دلمیں جو کہ داغ مدینہ منورہ | نکلا وہی سراغ مدینہ منورہ

یارب ہانکی خاکمیں اس تشنہ لب کے خاک | ملکر بنے ایاغ مدینہ منورہ

بیتاب عشق ہوں میں کہ لوٹنی کی جاے | اے کاش ہو مراغ مدینہ منورہ

جلنا ہی تھا اگر مری دل کے نصیب میں | بنتا یہ اک چراغ مدینہ منورہ

انسان تو کیا ہی صاحب سدرہ بھی ہیں مدام | مشتاق سیر باغ مدینہ منورہ

رشک ہما ہیں خاک نشینان طیبہ آج | رشک ہما ہے زاغ مدینہ منورہ

معمورہ عجم ہیں نثار اونپہ ایسی ہیں | وہ کوہ و باغ و راغ مدینہ منورہ

جنت کے بوستان ہیں وہ عاصیوں کی شکل | ہیں جو کہ بید ماغ مدینہ منورہ

فارغ سفر سے ہو تو چکا لیکن اے فقیر
کب دلکو ہے فراغ مدینہ منورہ

جس دل کو ہے مذاق مدینہ منورہ | ہو کیوں نہ اشتیاق مدینہ منورہ

قسمت میں اوسکی صاحب خلق عظیم ہیں | اللہ رے خلاق مدینہ منورہ

ہو خاک میرے خاک مدینہ سے متفق | کیونکر ہو اتفاق مدینہ منورہ

پھر بھی اگر نصیب میں ہے وصل تو کبھو | یارب نہو فراق مدینہ منورہ

یارب مرا تو ہند میں اک دم نہ دل لگے | دی مجکو وہ مراق مدینہ منورہ

ہم چمنین تھی کبھی ہی اب اے من ہیان | آنکھو منین ہین زرقاق مدینہ منورہ
پر داغ دل ہین لالہ رخونکی کہ ہوئین کاش | گلدستہ ہای طاقِ مدینہ منورہ
اہلِ بقیع کو ہو کیون حسن مرتفق | حاصل ہے ارتفاق مدینہ منورہ
ہوئی صفای ظاہر و باطن اگر نصیب | ہو خلوت و رواق مدینہ منورہ
وہ کیون منورہ ہو ہر دم ہے وہان طلوع | وہ ماہ ہے محاق مدینہ منورہ

ہوای فقیر جبلہ الی ہمک سباق
ای کاش ہو مساق مدینہ منورہ

جان ہے غمناکِ مدینہ | دل ہے صد چاکِ مدینہ
وہ ہین فی الدرک جو ہمال | ہین بی ادراکِ مدینہ
بن جائیگی حشر مین کہ تر | چشم نمناکِ مدینہ
حفظِ عصیان و ہین ہو | گر ہو مسواکِ مدینہ
ان شاء اللہ تعالے | ہم ہونگے خاکِ مدینہ
ہے اہلِ خلد کی صورت | ہر خوش پوشاکِ مدینہ
اکاش مری میت کو | ملجائے مغاکِ مدینہ
لیتی ہی شاری ہین دل | وہ چشم شاکِ مدینہ
رشکِ فرشِ استبرق | خاک و خاشاکِ مدینہ
قلنا للطیبۃ فی الوصل | اَوَ قد جبناکِ مدینہ
اَم فی رؤیانا ھذا | الا ان نراکِ مدینہ
ارسالِ وطن ہو پھر کاش | یون ہو امساکِ مدینہ

دیکھی تو اپنا منہ درِ گوشِ پری رُخان
ہو ہمسرِ سفالِ مدینہ منورہ

محسودِ چشمِ نازِ حسینانِ نازنین
ہے دیدۂ غزالِ مدینہ منورہ

رخسارۂ مدینہ تو ہے روضۂ رسول
اور بیچ سبزہ خالِ مدینہ منورہ

ذوقی ہے امرِ ذوقِ مدینہ کہاں وہ لفظ
جس سے بیان ہو حالِ مدینہ منورہ

یک ہفتہ میں نہفتہ ہیں اسرار دیکھیے
کیسے ہیں ماہ و سالِ مدینہ منورہ

تا وقتِ انتقال فقیر اب تو ہند سی
بہتر ہے انتقال مدینہ منورہ

کیا کچھ ہے احترامِ مدینہ منورہ
سلطانِ جہاں ہیں غلامِ مدینہ منورہ

رہتا ہون دلکو تہامکی جب کی سامنی
لیتا ہے کوئی نامِ مدینہ منورہ

ہر صبح صبحِ عید ہے شہرِ رسول مین
ہے رشکِ صبح شامِ مدینہ منورہ

اس غم مین نیند آئی تو کیون آئے اب مجھے
اک خواب تہا قیامِ مدینہ منورہ

گھبرای کیونکی گوشہ نشینی سی میرا دل
ہین یاد ازدحامِ مدینہ منورہ

کیا رات تھے وہ ہای کہ تہان تھے ہمسفر
کل ہوئیگا قیامِ مدینہ منورہ

گرتے تھے بامِ ہوش سے دل جگہ دور سے
پیشِ نظر تھے بامِ مدینہ منورہ

پانی سے وہانکی سیر کے دل اس سے ہو تو ہو
ہووینگے خاک جامِ مدینہ منورہ

شب زندہ دار ہند سے بہتر ہے ای فقیر
ہر صاحبِ منامِ مدینہ منورہ

باغِ رضوان ہے مدینہ طیبہ
راحتِ جان ہے مدینہ طیبہ

جانِ انسان ہے مدینہ طیبہ
شہرِ جانان ہے مدینہ طیبہ

کوئی لیجائی مجھے اور چھوڑ دی — اور کہی یہان ہے مدینہ طیبہ

میری ان انکھون سی اک لحظہ بھی کیون — ہائی نہان ہے مدینہ طیبہ

قالب ارض و سما ذی روح ہین — دیکھلو جان ہے مدینہ طیبہ

یعنے آسمان و زمین مین مدینہ مثل جان ہے ۱۲

یوسف عرفان ہے وہان قرب رسول — مصر عرفان ہے مدینہ طیبہ

بنتی ہین عاصی ہے اتقی الناس وہان — جای اتقان ہے مدینہ طیبہ

گر کہو فردوس دنیا مین نہین — کیون نہین ہان ہے مدینہ طیبہ

بہر ثقل و خفت ایمان خلق — کیا ہے میزان ہے مدینہ طیبہ

جابجا نازل ہوئین وہان آیتین — دار قرآن ہے مدینہ طیبہ

ہین فرشتی جسکے مرغان چمن — وہ گلستان ہے مدینہ طیبہ

شکل طیبہ مین مدینہ خلق کو — لطف رحمان ہے مدینہ طیبہ

وہ کتاب رحمت ای مولی دکہا — جسکا عنوان ہے مدینہ طیبہ

یعنی ذات رسول ۱۲

گرد ہین جن و بشر و وحش و طیور — چون سلیمان ہے مدینہ طیبہ

ای فقیر اللہ کا مخلوق پر
فضل و احسان ہے مدینہ طیبہ

دل سی جدا نہین ہے مدینہ منورہ — کیا جای دلنشین ہے مدینہ منورہ

محبوب عاشقین ہے مدینہ منورہ — مرغوب زائرین ہے مدینہ منورہ

انوار مسلمین ہے مدینہ منورہ — اور نار کافرین ہے مدینہ منورہ

ملجای مذنبین ہے مدینہ منورہ — واللہ حصن دین ہے مدینہ منورہ

کیا امن مومنین ہے مدینہ منورہ — قہر منافقین ہے مدینہ منورہ

وہ کون ہے جو آپ کا عاشق نہین یہان
مقبول عالمین ہے مدینہ منورہ

شیدای حسن جسکی ہین امصار اور بلاد
وہ دلبر حسین ہے مدینہ منورہ

اک لحظہ کب ہے دیدہ نظارہ سی وہ دور
گو وہ کہین کہین ہے مدینہ منورہ

نور نبی مدینہ سی تا غرب شرق ہے
خورشید بر زمین ہے مدینہ منورہ

الصدری زمین تری قسمت کہ تو مکان
ہے اور ترا مکین ہے مدینہ منورہ

کیا ہی یقین ہین اہل یقین جو ہین گئے
اور اسپہ بالیقین ہے مدینہ منورہ

اہل مذاق کو یہ عجم سر بسر ہے نیش
اور مثل انگبین ہے مدینہ منورہ

تدویر ارض کیجے جو خاتم کی شکل فرض
اوسکی لیے نگین ہے مدینہ منورہ

رحمت قرین ہے اوس نبی کہ نعم القرین ہین جو
جن سی بہت قرین ہے مدینہ منورہ

ہندوستان مین یاس ہے راحت ہے ای فقیر
چل راحت حزین ہے مدینہ منورہ

عالی ہو کیون نہ جاہ مدینہ منورہ
محبوب حق ہین شاہ مدینہ منورہ

دجال کے مجال کہان جا سکی وہان
وہان ہین ملک سپاہ مدینہ منورہ

دائم منورہ صفت طیبہ کیون نہو
ہے بے کسوف ماہ مدینہ منورہ

بالیدگی حسن ہے ہر دم تو کیا عجب
گردون بنی کلاہ مدینہ منورہ

آہن صفت ہے عاشق کو مدینہ دل
اور کہربا ہے کاہ مدینہ منورہ

یا رب عذاب و فتنہ دارین سے مجھے
حاصل رہے پناہ مدینہ منورہ

اودھا ہی کیون نہ دیدہ کہ یاد آتے ہین مجھے
لذات انتباہ مدینہ منورہ

پوچھا جو دل سی باعث منور نہان تو لبسر
نکلی صدا کہ آہ مدینہ منورہ

پہر گریبان ہند کو چہوڑای **فقیر** تو
پہر تو ہوا اور راہ مدینہ منورہ

ماہرو ہین عاشق ماہ مدینہ طیبہ
سنبلین ہو طالب کاہ مدینہ طیبہ

باادب استادہ ہی ہیبت سے وہان ہر سرو قد
زرد ہین گلرو بدرگاہ مدینہ طیبہ

عاشق چاہ زنخدان کب ہین عاشق مزاج
دیکہہ پائین وہ اگر چاہ مدینہ طیبہ

سایۂ حسن قدم حسن محمد ہے کہ یہان
ہر حسین ہے عاشق شاہ مدینہ طیبہ

حسن جنت کو ان آنکہون سی نہ دیکہون جب تلک
کیا کہون امثال و اشباہ مدینہ طیبہ

بات یہ یوسف زلیخا ہوئی گویا جو وہان
مین بہی ہون دربان درگاہ مدینہ طیبہ

جان ہوا ہو جائے اک دن کاش رہ کر وہان
دل ہوا ہے کہ ہوا خواہ مدینہ طیبہ

وقف آہ و نالہ ہین جن ہو شو ہر عشقباز
وہ ہین وقف نالہ و آہ مدینہ طیبہ

مورد قرآن و انوار حق و جبریل ہے
اللہ اللہ عزت و جاہ مدینہ طیبہ

ہم ضعیفون کو خدا پہنچائیگا امید ہے
کیونکہ بیٹھے ہین سر راہ مدینہ طیبہ

یا غنی ہے یہ دعا پہر بہی بلا ہی پہر بہی ہو
ہے **فقیر** اور وہ در شاہ مدینہ طیبہ

دیکہا نہ کچہہ بہی ہائی مدینہ منورہ
اللہ پہر دکہائے مدینہ منورہ

کیونکر نہ کہے عاشق بیتاب و بیقرار
دلمین اگر سمائے مدینہ منورہ

دل کیون نہ کہنچا جائے ہائے ہر دم کہ یاد ہے
وہ شکل دلربائے مدینہ منورہ

یارب یہان کہین مرے دلکو نہ آئی چین
جب تک نظر نہ آئے مدینہ منورہ

کسکا آشنا ہے دل اس جہان مین آج
جو دل ہو آشنائی مدینہ منورہ

ہین رشک بوسہ لب جو اس سرمے کے ہین
خرمائے جانفزائے مدینہ منورہ

کیا عاشقونکو راہ بتائی کوئی کہ عشق
ہے ساتھ رہنمائے مدینہ منورہ

اہل لوائے حمد کا مسکن وہی تو ہے
عالی ہے وہ لوائے مدینہ منورہ

(یعنی محمد رسول اللہ)
مقدور صبر کیا ہے کہ وہان ہے جابکی
جس دل مین یاد آئے مدینہ منورہ

یارب وہ کہادی کیسی ہین وہ جنکے عشق مین
ہین جان و دل فدائے مدینہ منورہ

یارب ترے فقیر بہت رہتی ہین وہان
مین ہے تو ہون گدائے مدینہ منورہ

ٹہوکر لگائین افسر کسرے کو کیون نہ وہ
جو سر ہین زیر پائے مدینہ منورہ

اللہ ری وہ دن بہارونکی قسمت کو دیکہنا
جن مین ہوئی بنائے مدینہ منورہ

اجرائے اشک چشم ہے بس اب کچہہ نہین
اظہار ماجرائے مدینہ منورہ

اپنے غم جدائی مین اب دیکہیے فقیر
کب تک مجہی رولائی مدینہ منورہ

لب ہون مین اور ثنائے مدینہ منورہ
ہون کان اور صدائے مدینہ منورہ

آنکہین ہون اور دید مدینہ ہو رات دن
دل ہو ہی اور ہوائے مدینہ منورہ

یہ جسم اور خاک مدینہ نصیب ہو
یہ سر ہو اور پائے مدینہ منورہ

یہ ہات ہون اور وہ پرنور جالیان
یہ چشم اور لقائے مدینہ منورہ

یہ پانو اور فضائے مدینہ مدام ہو
یہ سیر اور نخلہائے مدینہ منورہ

یارب یہ جان ہو اور مدینے کی موت ہو
فانی ہو اور فنائے مدینہ منورہ

ہو آستین ان آنکہونپہ اور آستانہ ہو
ہو درد اور دوائے مدینہ منورہ

یہ تشنہ لب ہو اور وہ پانی مزی کا ہو
ہو جوع اور غذائے مدینہ منورہ

کم ظرف مجہا اور مری یہ آزمائش ہین
ہین اور مبتلائی مدینہ منورہ

وہ عالیہ یہ سافلہ دیکہے تو اپنا منہ
یہ جان ہو اور فدائی مدینہ منورہ

گویا یہ جسم اور وہ جان ہین ہم مین
دل اور دل ربائے مدینہ منورہ

پہر ہین ہون اور رحمت حق مجکو کہینچکر
لیجائی اور دکہائی مدینہ منورہ

یارب فقیر خستہ او انعام تیرے یہ
مسکین کو اور عطائی مدینہ منورہ

دل ہے شیدائی مدینہ طیبہ
جان ہے جائے مدینہ طیبہ

دل ہی آتی تہی صدا رخصت کے دن
دمبدم ہائے مدینہ طیبہ

نار دوزخ سرد ہوئی دیکہکر
جوشش دریائے مدینہ طیبہ

مردم صد چشم دل ہے بالضرور
یک تماشائی مدینہ طیبہ

کاش مین پہرتا رہون دیوانہ وار
سر بصحرائے مدینہ طیبہ

دیکہکر دل مین زیادہ ہو گئے
وہ تمنائے مدینہ طیبہ

سر بسجدہ ہون کہ پہر آنکہون مین ہے
نور سیمائے مدینہ طیبہ

حق شناسی اوسکا حق ہے جو کہی
یہان شناسائی مدینہ طیبہ

جائین قربان اوسپہ ہیں ہوش اگر
خواب مین آئے مدینہ طیبہ

رکہی وہان ہردم غلامون کی طرح
مجکو مولائے مدینہ طیبہ

ہے فقیر اوس شکل یوسف کے سبب
دل زلیخائے مدینہ طیبہ

مدینے والے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
وہ کیا ہی اچہی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

الہی اونکو ہو محشر مین ظلِ عرش نصیب / جو ہو گئی آئی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

رہین گے مائدۂ کبریا سی عیش مین وہ / جو بہو کی پیاسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

وہان رہینگے وہ حیرانِ حق یہان جو لوگ / ہمیشہ رہتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

مبارک اونکو حیاتِ ابد بقیع مین ہو / جو مرکے ہوتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

لوائی حمد سی ہی ظل رحمت اونکی لیے / جو دین والی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

امان و رحمتِ حق سائبان انکا ہے جو یہان / خدا سی ڈرتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

جلائیگی اونہین اللہ کی تجلی قہر / جو بولہب سے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

قرین ہین عالمِ برزخ مین ہے عتیق و عمر / وہ دونون ایسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

کچھ آفتابِ قیامت کا غم نہین ہمکو / کہ سر پہ رکہتی ہین ہم سایۂ رسول اللہ

فقیر تو ہی نہین ہای ہای ورنہ وہان
ہزارون یہان کے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

کیون لائی پہر مدینہ سے یہان مکر و فن کے ساتھ
جو لیگئے تھے وہان مجھے غمخوار بن کے ساتھ

ہجرِ بلال برج نے اس خستہ تن کے ساتھ
ایسا کیا جو تیشہ نے وہان کوہکن کے ساتھ

نہر اب آبِ ہند کو پیتی ہین ہای ہائے
آبِ مدینہ پی چکے ہم حسن دہن کے ساتھ

وہان قربِ اسطوانۂ و دود چراغ تھا
کیا خوش رہون یہان کہین سرو سمن کے ساتھ

میت کو میری ہو درِ روضہ اگر نصیب
وہان میرا منہ کوئی نہ چھپانا کفن کے ساتھ

اون جالیون سے طایرِ دل کا یہ حال تھا
ہوتا ہے حال صید جو ناوک فگن کے ساتھ

دیوانہ بنکے رہ نگیا مین مدینہ مین
کیا باندہ کر مجھے کوئی لاتا رسن کے ساتھ

یارب وہ طوطیان مدینہ ہون اور یہ کان
ہون بیدماغ ہند مین زاغ و زغن کے ساتھ

چلتا تھا جب مدینہ کو مسکین بنکے تو
ای نفس خوش تھے ہم تری ایسی چلن کے ساتھ

ذی ہوش وہ ہین جو ابوالابصار عمر بھر
وشتِ مدینہ مین رہے دیوانہ پن کے ساتھ

جنت سمجہ گئے تھے مدینے کو ہم تو کیون
ایسا ہے حالِ دل تھا ذباب حزن کے ساتھ

انکھو مین پھر رہا ہے جو وہان سر نگاہ مین
آتا تھا جالیون سی وہ اک نور جبین کے ساتھ

گویا جنان سے دور جہنم سے ہون قریب
ہجر مدینہ مین ہون جو قرب وطن کے ساتھ

دل میرا عندلیب گلستانِ طیبہ ہے

کیا کام اسے خزان و بہار چمن کے ساتھ

عشق مدینہ مین یہ خیال آ گیا فقیر
کیا شوق ورنہ تھا مجھے شعر و سخن کے ساتھ

ردیف الیای

ملی جو خاکِ مدینہ خضاب کے بدلے
تو مفت ہو گئے وہ پیری شباب کے بدلے

محال ہے لبِ کوثر ہو وصف مین گویا
پیا جو ہمنے مدینے مین آب کے بدلے

شبِ مدینہ منور ہے مثلِ روز تو وہان
وہ کیا ہے نور فشان ماہتاب کے بدلے

یہ کیون ہوا سفرِ طیبہ سے قیامِ وطن
بلائی جان ہے سکون اضطراب کے بدلے

شبِ مدینہ کی یاد آتی ہے وہ بیداری
کہ اشک بہتے ہیں مری آنکھوں مین خواب کے بدلے

یہ سوزِ عشق محمد ہے حشر مین راحت
امان یہ داغ ہے وہان آفتاب کے بدلے

طلب ہو بحر سے گر مصطفے کو آبِ وضو
تو حاضر آبِ گہر ہو گئی آب کے بدلے

یہ غارِ ثور یہ ہے تارِ عنکبوت سے رشک
کہ ہو مین تارِ نظر اوس لعاب کے بدلے

جو نالہ زن ہون صحرا مین ہون وہ بیکسِ عشق
صدائے کوہ نہ نکلے جواب کے بدلے

یہ اونکے رنگ بدل جائینگے قیامت مین
جنہون نے حکم حدیث و کتاب کے بدلے

یہی تو اب سالکینِ عشق بس ہے وہان
کہ ہو غبارِ مدینہ ثیاب کی بدلے

وہ بحرِ حسن جو محشر مین جوش زن ہوگا
تر ہو گئی چشمِ دو عالم حباب کے بدلے

جو صرفِ راہِ محمد ہون درہم و دینار
تو ہون مین رجمِ شیاطین شہاب کے بدلے

غنے حلاوتِ دنیا مین پھر نفس مگس
مذبذبین مین ہین مگس فراب کے بدلے

مدینہ مین یہہ کہا سب نے اٹھو لیل و نہار
فقیر خستہ و خانہ خراب کے بدلے

بچھوڑون مدفن طیبہ حیات کے بدلے
وہان حیات ابد ہے ممات کے بدلے

کہان نصیب سر تاجدار لطف خرام
رہ مدینہ مین پائی حفات کے بدلے

ہدیہ لائی اگر لیلی الف لیل وصال
قبول قیس ہو وہانکی رات کے بدلے

خدائی مژدۂ دیدار مجکو مین ہان
دکہایا نور ہی نور ذات کے بدلے

اگر ہے مصر سخن آج اس قلمرو مین
تو حمد و نعت ہین نیل و فرات کے بدلے

در نبی سی سفر کرکے جینے تائی نصیب
لیا عذاب سقر کس نجات کے بدلے

الٰہی مین تو وہ قربانئے حرم ہوتا
کہ ذبح ہوتا گناہ عصات کے بدلے

دیا زبان کو محمد کے بات نے وہ مزا
مری زبان پہ قند و نبات کے بدلے

جو نکتہ سنج جہان نکتہ دان دین ہوئی
تو پائی نکتۂ دل ون نکات کے بدلے

گئے خوا کہ نعت رسول عالم مین
ملی ہی شاخ جنان محکوہات کے بدلے

نگین ختم سلاطین کے ہیچ باطل ہے
نقوش پائے شہ کائنات کے بدلے

جو مدح حسن نبی کے لیئے اوٹھاؤن قلم
تو چشم حور ہو حاضر دوات کے بدلے

بیان نعت مین کہتی ہی مجہسی میر زبان
نبات مصر ہلون تیری بات کے بدلے

صفات تک کہان ہین مجھے نصیب ہو کاش
صف نعال محمد صفات کے بدلے

جو دم کے ساتھ ہو سنت کا اختیار فقیر
تو پائین ہم حسنہ سیئات کے بدلے

غزل فارسی

برطیبہ زما حجاب تا کے — این حور درین نقاب تا کے

بی دلبرم اضطراب تا کے — قلب من و انقلاب تا کے

صد الف صلوٰۃ بر محمد — اکرام من از جواب تا کے

یارب بدر نبی رسانم — مہجوری آنجناب تا کے

بے نور جمال او آہے — بیتاب قرین تاب تا کے

دریاد ہوای شہر احمد — سوز دل والتہاب تا کے

بنگر بجہان جمال سنت — ای چشم بخواب خواب تا کے

خاک عتبہ کنم خدایا — بربا نظر عتاب تا کے

ای نفس سنین عمر برباد — بی سنت و بی کتاب تا کے

آنرا کہ مشام روح داند — بوی عجب العجاب تا کے

از جنت روضہ اش بعیدم — حرمانم ازین ثواب تا کے

ای دیدہ تر خیال طیبہ — چون نقش کشتی بر آب تا کے

این قربت ہند و کار و بارش — این دوزخ و این عذاب تا کے

جاروب کش مدینہ شو نفس — این صورت شیخ و شاب تا کے

ای جان قصیر در مدینہ
تسکین تو فی التراب تا کے

مدینے مین جو دیکھا ہے وہ کیا گفتار مین آئی
زبان سی مرزوقی کسطرح اظہار مین آئی
جمال طیبہ سمجھے غیرت قصر سلیمانی

اگر بلقیس ہے یکبار وہان کہسار مین آئی
(کوہستان مدینہ)

مدینے مین رہین ہے غرق کس دریائی رحمت مین
کہان سی اتنے آنسو میری چشم زار مین آئے

ذرا اون جالیون مین جہانک کر دیکہین تو یہ عشاق
کہ پہر ہے دل کسی دام نگاہ یار مین آئی

جو غار ثور پر ہو طاقت گاوزمین کو رشک
عجب کیا ہے کہ نقش مصطفے جس غار مین آئی
(بار نبوت)

محبت کی ترقی مین بہت بیتاب ہو ہو کر
مدینے کے لیئے دل کیون نہ ہر دم پیار مین آئی

امان ہو دیو خورشید قیامت سے جو میرے موت
دیار مصطفے کے سایۂ دیوار مین آئے

جو ہر اہل ایمان عشق احمد ہے تو کیا حیرت
کہ وہان آپ مدینہ کا سہ ابرار مین آئے

نہ آئی خواب مین بہی نیند پہر اوس محو حیرت کو
وہ دار مصطفے جس دیدۂ بیدار مین آئے

دل محزون کو یاد آئی نکیون شہر رسول اللہ
شفا کا غم نکیون کر خاطر بیمار مین آئے

مدینے سی چلے آئی جنت مین ہے افسوس	
تو گویا چہوڑ کر جنت کو ہم پہر نار مین آئے	

مدینہ میں ہوا آہ کی یہ بدن مٹی
تو کیوں نہ غم سے ہوئی گور بی کفن مٹی

کہاں ہے شہد و نبات عجم میں وہ لذت
کہ جو مدینہ میں پیتے لذت دہن سے

پسیرے آنکھیں ہیں ملجا میں اوس غبار میں کاشتر
گئی ہوا سے جو اون جالیوں میں چمن مٹی

مدینہ میں تن عریان کو ہو لباس بہشت
لگی ہوئی ہو اگر جای پیرہن مٹی

مریم شمار کجا بینگے وہاں تو رو نینگے
پڑ گئی اونپہ یہاں جب ہزار من مٹی

زمین طیبہ سے ہر گلبدن کو بستر گل
نصیب کسکو ہو وہ غیرت سمن مٹی

فدا ہیں مشک و عبیر اوسپہ جو مدینے سے
ہدیہ لائی ہیں ہم جانب وطن مٹی

پری ہیں خاک مدینہ میں اک جہان کے دل
تو کسقدر ہے وہ مرغوب دل فگن مٹی

غش آئی ہے تپ ہجر مدینہ سے مجکو
سنگھائیں لاکی مجھے وہانسی مرد و زن مٹی

یہ کہہ رہا ہوں نبی کی خاک جاکے بات
سخنوروں میں ہو کیونکر مرا سخن مٹی

جو گھر بنائی تو جنت میں ای فقیر تو بس
وطن کو چھوڑ مدینے میں رہ کی بن مٹی

غزل فارسی

دل بعجم کہ نظری داشتے
گر ز مدینہ خبری داشتے

کاش تن کمن نخیل رسول
صورت جذع شجری داشتے

ذیل نبی یافتی گر دل چرا
دست بدست دگری داشتے

بجنت کجا گر جبل مصطفی
بر سر گورم حجری داشتے

گر نشدی رشح مدینہ برو
نخل دلم کے ثمری داشتے

کاش شب وصل دیار رسول — صبح قیامت سحری داشتے

تا بدرش یکسیم پیک روح — کاش کہ پیغامبری داشتے

کی شدی آثار مدینہ بعید — آہ دلم گر اثری داشتے

رشک شباک در آن شاہدم — چون نہ مشبک جگری داشتے

طالعی کو جان من اندر فضایش — کالبد جانوری داشتے

کاش تمنای سفیرای فقیر

روز و شبم در سفری داشتے

پیوستہ ہو جو لغت نبی کی کتاب سے — کیا کم ہو شان کاغذ ابر سحاب سے

وصل ہے جسم رحمت حق جن ثیاب سے — ممتاز ہین وہ ثوب نبی کس ثواب سے

وہ نور حسن حجاب مین اعجاز کر دکھای — بینا ہوئی وہ دیدہ اعمی کو خواب سے

پیری مین ہے قیام مدینہ ہو گر نصیب — ہر شب وہان کی کم نہو عہد شباب سے

وہ لب نہو نہ لب کوثر جہان مین — تر ہو چکی یہان جو مدینے کی آب سے

بحر سفر ہے دیدہ تر ہر دم اپنی پاس — چل ای نگاہ شوق تو چشم پر آب سے

یہ دل ہو اور نبی کی دو انگشت مرو نہی — مولی بچائی قلب و ر انقلاب سے

کب کائنات کاف لعمرک سے ہو عدیل — ممتاز آج کون ہی ایسی خطاب سے

گر موصل فرات مدینہ نہین تو پھر — ہر بحر عذب ہند ہے کیا کم عذاب سے

قربان ہے جان شیرین اوسی بحر شور پر — جسنے اسی قریب کیا اوس جبل ناب سے

محروم جو کہ اوس عتبہ سی ہین اغنیا — بیخوف کسقدر ہین خدا کے عتاب سے

ہر روز کیون لگی نہ نظر ہے مدینہ پر — آفت ہے تاب دل پہ یہ رشک آفتاب سے

ممکن نہین کہ شاعر غالی کو مدح مین
حاصل ثواب ہو سخن ناصواب ہے

حاصل ہے صرف نازی مضامین مصطفے
دیوان مرا بری ہی عجم انتخاب ہے

کفارۂ ذنوب ہے اسمین ثنای فقیر
تحریر مدح کم نہین فتح کتاب ہے

گر سبز کشت دل ہو مدینی کی آب سے
محشر مین کیون پھر اسکو ہو خوف آفتاب سے

یہان آئی کیون جناب رسالت مآب سے
بدلا یہ کس ثواب کو ہمنے عذاب سے

لاکھون سلام مین مرے اس آرزو مین کاش
ہو جائیون ایکبار مشرف جواب سے

کہتی ہی گرمی شب ماہ فراق یہان
ٹھنڈی ہی وہانکی ہوا شب مہتاب سے

پوچھا کسینی اوس در مرقد کو یہان تو لبسر
آنسو ٹپک گئے مری چشم پر آب سے

جب تک ہو سکون مدینہ مجھے نصیب
یارب کہین سکون ہو اضطراب سے

مین جسمین دیکھتا تہا رسول خدا کو ہای
کیون قبل حشر کھل گئے آنکھہ ایسی خواب سے

ہین خوش لباس خاک مدینہ سی جو نصیب
زینت ہے اونکو تو ہے ہمکو ثواب سے

کیون مدفن بقیع سے محروم رہگیا
شور فغان ہے اس دل ناکامیاب سے

یارب ہے علاقۂ دل مصطفے کے ساتھ
قایم ہے لب پہ خیمۂ دین اس طناب سے

بیزار ہین جو سنت احمد سی اشقیا
گویا جعل ہین مری ہین بوئے گلاب سے

راہ مدینہ سے جو منحرف ہوئے قدم
امید خلد ہو گئے اس ناتراب سے

بیتاب مہر روئے محمد ہوگئے تاب
چھن جائیگی یہ تاب جب اس آفتاب سے

فصل بہار و باب گلستان عجب ہے آج
میری کتاب بن گئی ہر فصل و باب سے

ہر دم حساب عقدۂ انامل سی لے فقیر

گر خوف ہے محاسب روز حساب سے

مجکو رستا بتا دیا کسنے — اور مدینہ دکہا دیا کسنے

آب طیبہ پلا دیا کسنے — ذوق ایمان بڑہا دیا کسنے

مسجد خاص مین عنایت سے — سر ہمارا جھکا دیا کسنے

تشنہ لب جسکی عمر بہر تہے وہی — ہمین زمزم پلا دیا کسنے

کر دیا جسنے ہمکو یہان بیخود — تجکو عطر اے صبا دیا کسنے

عشق محبوب کا مزا اے دل — تجکو کیا کچہ دیا دیا کسنے (بولی مدینہ تنے دیا)

ق

تجکو اللہ نے دیا یہ مزا — اور اوسکے سوا دیا کسنے

شب رؤیای مصطفے مین ہائے — قبل محشر جگا دیا کسنے

تہی مدینے مین کسکے بو یارب — ہوش دل کو اوڑا دیا کسنے

رحمت حق تہے تو احمد سی — دل ہمارا لگا دیا کسنے

تہا وصال مدینہ شربت قند — زہر ہجران ملا دیا کسنے

جو تہا ہجر طیبہ غول تو پہر — طفل دل کو ڈرا دیا کسنے

جب سے اون جالیون نے آنکہو مین — دل ہمارا لیا دیا کسنے

درد عصیان مین سر کو وہان کا غبار — مثل صندل لگا دیا کسنے

مدعای دلی فقیر تجہے — یہ بغیر از خدا دیا کسنے

بقیع پاک مین روح مدن گیے ہوتے — تو دل سے شدت رنج و محن گئی ہوتی

نگاہ شوق کہاں جاتے پہر خلا جالی — جو میرے آنکہ سے جالی ہے بن گئی ہوتی

جو آپ جاوہ مدینہ بہی ہیتی عاشق لوگ
تو کیون حسرت چاہ ذقن گئے ہوتی

ہوتا کچھہ دل یعقوب کو غم یوسف
جو وہان وہ نکہت گل پیرہن گئی ہوتے

یہ رشک تہا کہ حلیہ ہے آپہی محو جمال
نگاہ شوق کی جالی سے چمن گئے ہوتے

یہ رہتی صحبت ہر گل سے بید باغ فقیر
اگر مدینہ کو بادِ چمن گئے ہوتی

فقیر کب کا مدینے مین توبہی جا رہتا
جو تیری وکسی یہ حب وطن نہ گئے ہوتی

نظر شوق کو اللہ رسائی ہوتی
آنکہہ جالی درِ احمد کے بنائی ہوتی

مین بہی گر خاکِ درِ مسجد احمد ہوتا
تو مری کاسکو پہر وہانسی جدائی ہوتی

مصر پہر یاد نہ آتا جو زلیخا کو وہان
خواب مین شکل مدینہ نظر آئی ہوتی

کہلتے زنجیر درِ روضہ انور ہی ذرا
دل عشاق کی تب عقدہ کشائی ہوتی

ق

تو بہی روح کو ہوتی یہ خوشی ہی دمبدم
جسم مین کاسکو پہر جان سمائی ہوتی

وہان سنگ کہ ہے ابرار مین یا رب مسطور
خاک طیبہ مین مرے خاک ملائی ہوتی

زندگی تو مجھے پہر ہند مین لے آئی فقیر
کو حسرت ... کو وہان موت بہی آئی ہوتی

سحر ہجر وصل مین ہنگامہ رحلت آہ و زاری ہتی
مگر کیا کچھہ سہتے وہ جو وقت رخصت آہ و زاری ہتے
نظر ... جب تک وہ برج سبز روزِ ہجر
تو پہر پہر دیکہتی ہتی اور بشدت آہ و زاری ہتے
وہان ہر سنگدل محروم ہتا رونی کے لذت سی

نصیب اُنکے وہ مولیٰ کی عنایت آہ وزاری تھے

کہیں گے رونے والے دیکھکر کثرت شفاعت کو
سراسر اپنے حق مین ابرِ رحمت آہ وزاری ہے

وہان ہر مرد وزن ہر عاشق و معشوق روتے تھے
درِ محبوبِ عالم پر بکثرت آہ وزاری تھے

وہان جب کوئی روتا تھا ہزارون کو رولاتا تھا
دکھاتی اک عجب تاثیرِ رقت آہ وزاری تھی

اُٹھی اک جوشِ گریہ کی کہ ادھر سے اودھر جوش آیا
ترقی مین وہان ساعت بساعت آہ وزاری تھی

اگر وہان عمر بھر روتا ہی رہتا مین تو خوش رہتا
یہان شادی سی وہان پر ذوق و لذت آہ وزاری تھی

فقیر اپنا تو دل وہان بھر رہا تھا شورِ افغان سے
مگر مخفی پئے آدابِ حضرت آہ وزاری تھی

سفر کا غم نہ کچھ خوفِ سفینہ یاد رہتا ہی
وہان جاکر تو بس مکہ مدینہ یاد رہتا ہی

ملا جب خاکِ طیبہ مین یہ دل وہ کیون نہ یاد آئی
کہ ہر انسان کو گنجِ دفینہ یاد رہتا ہی

گوشہ ۱۲

الٰہی پھر ملے صفِ نعالِ مسجدِ انور
غلامون کو ترے اپنا قرینہ یاد رہتا ہی

مدینہ کی گلیم فقر میں جسکو مزا آجائے
توکب پشمینہ و ابریشمینہ یاد رہتا ہی

مدینے میں وہ ہو جاتا ہی خالص دل کہ غیروں کی
نہ الفت یاد رہتی ہے نہ کینہ یاد رہتا ہی

وہ کیا جانیں کہ جو ذیقعدہ کو خالی سمجھتی ہیں
ہمیں تو وہ زیارت کا مہینا یاد رہتا ہی

چلا جاتا ہی دل اون جانبو میں سے کہاں یارب
کہ اوسکو پھر نہیں آرام سینہ یاد رہتا ہی

وہ صحرا و جبال اور سنگریزی ہیں مدینے کی
کہ وہاں سلطان کو کب ملک خزینہ یاد رہتا ہے

کہیں یہ جان ہمکو اس لیے شیریں ہوئے شاید
کہ ہر دم اسکو خرمائے مدینہ یاد رہتا ہی

مدینے کی خوشی ہی ہند کی ظلمت میں ایسی یاد
کہ جیسے قبر میں عاصی کو جینا یاد رہتا ہی

فقیر امید ہی کہ دن مدینے میں سکون ہوگا اگر یون ہی مدینہ پر سکینہ یاد رہتا ہی	انشاء اللہ المستعان ۱۲

اب تو طاقت نہیں جدائی کے لی او لی باد اگر نصیب میں ہو ہو رسائی مدینہ تو اے دل	ساعت آئیگی کب رسائی کی کیا شکایت شکستہ پائی کی گر تمنا ہے پارسائی کی

پایۂ عرش اتو بات آجائیگا | رہنما گر بات آئے مصطفے
بلبل باغ قدم ای گوش دل | ہے حدیث خوش نوائے مصطفے
میرا ایمان اور یہہ میرا امتحان | دل مرا اور مبتلائے مصطفے
ہم فرشتی کسطرح بنجائین آج | خادم خلوت سرائے مصطفے
آشنائی بحر دین حق ہی وہ | یہان جو دل ہی آشنائی مصطفے

کاش اوڑ جائون یہان سے ای فقیر
سر سو میرا اور ہوای مصطفے

نحن لا نحصی ثنائی مصطفے | خود ثنا خوان ہے خدائی مصطفے
صبح امید نجات عاصیان | خندۂ دندان نمائی مصطفے
ہی مساکین محبت کی لیی | خوان سنت پر صلائی مصطفے
ہی ندائی غیب مروہی ہین | آپ روپوش ندائی مصطفے
رکہتی ہی مشتاق کوثر دلکو یہان | لذت دست عطائی مصطفے
سو مبارک اونکو بیداری دل | خوابمین یہان جنکی آئی مصطفے
کیا ہی داعی قران خاص حق | خلق مین قرآن لائی مصطفے
کیون نہو بالائی جنات النعیم | ہی سر فردوس خائی مصطفے
عاشق یوسف زلیخا کیون نہو | ہی رخ یوسف مین پائی مصطفے
کیون نہ ہردم ساجد قایم رہے | عاشق آن و ادائی مصطفے

شل آہ نارسا ہون ای فقیر
دیکہیی کب ہون رسائی مصطفے

اول خلق عالمین ہے وہی نور مصطفیٰ
گرچہ آخر مرسلین ہے یہ ظہور مصطفیٰ

شاکر کردگار ہی جو ہی شکور مصطفیٰ
اور کفور حق ہی وہ جو ہی کفور مصطفیٰ

سیدنا جمیلنا جارنا خلیلنا
کان لنا دلیلنا کل امور مصطفیٰ

گشت سرور جسم جان حب رسول در جنان
ہست صدور عاشقان جای صدور مصطفیٰ

رہ گئی تھک کے سب ملک پہنچا نہ کوئی تا فلک
جب ہوئی نو کی نو فلک جای عبور مصطفیٰ

محو خدا ہی اسقدر دیکھا نکچھہ ادہر اودہر
رہ گئی طالب نظر جور و قصور مصطفیٰ

حسرت و غم مین روز و شب ہو نہین یہان تو جان لب
دیکھیی ہو نصیب کب مجکو حضور مصطفیٰ

روح جسد کو چھوڑ کر مجہی ہی جای پیشتر
دور سی آ مین گر نظر مسکن و دور مصطفیٰ

دم ہی یہان نکلنی دی جلد کہین ہے مجھے
سوی مدینہ کہینچ لے شوق وفور مصطفیٰ

دل کو جبہی قرار ہو راحت جسم زار ہو
مدفن جان نثار ہو جای مرور مصطفیٰ

تب زدہ فراق کو اوسی شفا جو ہو تو ہو
اوسکو کہین سے لا کی وہ آب طہور مصطفیٰ

کچھہ نہ سکے ہو خبر کوئی جیسے کہ جا مرے
دی مجہی یارب اسقدر شوق و سرور مصطفیٰ

ہجر نبی مین خستہ دل ہے یہ **فقیر** بستہ دل
اسکو نرکھہ شکستہ دل رب غفور مصطفیٰ

کس دلمین عشق سے نہ لگا تیر مصطفیٰ
وہ کون ہے کہ جو نہین نخچیر مصطفیٰ

دیکھا نہین ہے اوسکو مگر جوش عشق مین
پھرتی ہی سیر کئے انکھو نمین تصویر مصطفیٰ

رحمت ہے ہمکو خرمن کفار کو ہے برق
کیا طرفہ شان رکھتی ہی تقدیر مصطفیٰ

یارب ہمیشہ قید علائق سے دور رکھہ
اور مجکو رکھہ تو پای زنجیر مصطفیٰ

گرتی ہی مثل سایہ زمین پر عدو کے دین
پڑتا تہا جنپہ سایہ شمشیر مصطفیٰ

سنگ و شجر سلام کلام اونسی کرتی ہین
انسان کو کیا ہو نگی تاثیر مصطفی

کیا لطف ہے حدیث محمد مین کیا کہون
رہتی ہی دلمین لذت تقریر مصطفی

کیا تاب ہے کہ کوئی مفسر بیان کری
قرآن کی حدیث ہے تفسیر مصطفی

کیا کچھ خدا ہی خوش ہے محمد سی اے فقیر
تقدیر ہے موافق تدبیر مصطفی

فرقت محبوب نی مارا مجھے
کوئی ملا دیجو خدارا مجھے

مین وہ ہی کا ہون دیوانہ کاش
شیفتہ عالم کہے سارا مجھے

تب زدہ عشق مدینہ ہون مین
کب ہے غم بلخ و بخارا مجھے

دیکھیے دریای غم ہجر کا
کب نظر آتا ہے کنارا مجھے

مین بہی رہون قافلہ مین اک غبار
آتا ہے لیجای سہارا مجھے

تجکو بلائین گے مدینی مین ہم
خواب مین ہوجای اشارا مجھے

گنبد اخضر سے جدا ہون مین ہای
زہر یہ کیونکر ہو گوارا مجھے

نقد دل و جان جونہی کو ندون
دونون جہا مین ہو خسارا مجھے

جائون مدینی مین تو پہر یا خدا
ہجر ہو وہان سے دوبارا مجھے

سنکے مری جان مین آتی ہے جان
نام محمد کے وہ پیارا مجھے

شہر محمد مین رہون اے فقیر
ہو نہ کبہی قرب نصارا مجھے

ہند سے جائون مدینی مین تو ہو لاکھ خوشی
جیتا رہونا ہے جنت مین جانی کی خوشی

کیا عجب ہے فرطِ شادیسی وہان مرجاؤنمین
اسقدر شکلِ مدینہ دیکھکر ہو گئے خوشی

جا لیو مَین روضۂ انور کے ہوئین میری بات
تب تو مین جانون کہ میرے دام مین آئی خوشی

ابتو جینا اور مرنا ہو مدینے مین مرا
جیتے جی وہانسے نہ نکلون تب ہو میرا جو خوشی

جو کہ دل خوش لیکے آتی ہین دہانسے یاخدا
مجکو بہی حاصل طفیل و نکے ہو اب میر خوشی

ساکن شہرِ محمد خوش رہینگے یون مدام
جیسے جنت مین کبہی دل سے نجائیگی خوشی

قدرتِ حق ایسی شی ہے ای فقیرِ دل حزین
دم کے دم مین آج ہو جاتی ترے غم سے خوشی

گر نصیب اپنے محمد کی شفاعت ہو جائے
شرطِ الفت ہے ہے جان رخصت ہو جائے
تشنہ کامان محبت کی دعا ہے یارب
اوسے مولی کو محبت ہے فرشتو نکو وفاق
ہو دل تب زدہ عشق کو طوبی سے خنک
یاخدا خفتہ و بیدار زبان کو میری

ہے یہ امید کہ عصیان ہے عبادت ہو جائے
مرقدِ پاک سی عاشق کی جو قربت ہو جائے
کہ ہمین پانی مدینے کا عنایت ہو جائے
جسکو یہان ذاتِ محمد سی محبت ہو جائے
راہِ طیبہ مین اگر دہوپ کے شدت ہو جائے
رات دن صل علی کہنی کی عادت ہو جائے

ای فقیر اب تو خدا عشق سے غرق ہی محکم

اور سینی سی بنت کے مجھے نفرت ہوجاے
بنام وطن مصنف ۱۲

مضامین اندرز و عرض حال در حضور پرنور بوقت حضور زناز دور

نصیحت ۱۲

یارو جو سفر کے ہین سامان تمہاری — کس کام کے ہین مال و تن و جان تمہارے
اکدن یہ بدن خاک مین ملجائینگے واللہ — اور گہر بہی یہ ہوجائینگے ویران تمہارے
محمل کو مدینے کی لیے اب کہین باندہو — مینے تو بہت کہول دیے کان تمہارے
گہبراتی ہو اس راہ کی چلنے سی جوانون — کیا کہی ضعیف ایسی ہین ایمان تمہاری
یارب در احمد پہ یہ ہم جا کہین اکدن — ہم خاک نشین آج ہین مہمان تمہارے

ق

مہمانی یہی ہمسی غریبون کیلیے ہے حضرت — لاکہون صلوات ہی ہون قربان تمہارے
اور آپ جواب ایک ہے فرمائین تو ہمپر — لاکہون ہمین اکرام اور احسان تمہارے
مان باپ پہ احسان کرون کیا اس سے زیادہ — کرتا ہون مین اونہونکو قربان تمہارے
کیا شکر ہو اللہ کا یا حضرت احمد — ہم جیسے بہی مجرم ہوی حیران تمہارے
اب وصل کے شادی سے ہمین ہر دم ہو مبارک — ہمسے گئے رنج و غم ہجران تمہارے
شکوی تہی جدائی کے ہزارون مرے دلمین — سب بہول گیا قرب مین ایجان تمہارے
یہان آتی ہوا ہو کی مرے جان مقرر — جو آنی ندیتی مجہے دربان تمہاری
بس آپکی توصیف تو ہی کام خدا کا — کیا ہوسکین ہم لوگ ثناخوان تمہارے
سب کچہہ یہ وہان عرض ہوا بدوستو جسدم — دلمین ہین پہر میرے نہ ارمان تمہاری

سچ کہا فقیر آپکو یہ کس سے ہوا عشق
کچہہ کہتے ہین کیا دیدہ گریان تمہارے

جبھی سنت میں مسکنے عطا کی
خدائی سلطنت دی دوسرا کی

مریض ہجر احمد ہوں خدا سے
مجھے امید ہے اکدن شفا کی

جہاں میں آب تیغ مصطفے سے
ہمیشہ کفر کی آتش بجھا کی

جو کشت بت پرستی تھی جہاں میں
سبھے برق رسالت نے فنا کی

نبی سی چاہیے خالص محبت
رضا ہی کب یا میں کبریا کی

مثل مشہور ہے نور علی نور
رخ روشن جبین پر ضیا کی

بشکل صفحۂ قرآن ہے گویا
وہ صورت ہی محمد مصطفا کی

نقاب حور بن جائی یہ کاغذ
ثنا لکھوں جو چشم با حیا کی

بنی ہر طائر دل کے لیے جال
وہ جالی روضۂ خیر الوری کی

سلام اوپر خدایا جا کہوں آپ
نہ اوٹھوا نشتین باد صبا کی

یہ ہر کچھ ہے عرض ہاں ہو تب مزا ہے
یہاں کیا گو سینے واہ واہ کی

قدم جس جا ہی رکھتی تھی نبی کا شر
ملی اوس خاک میں یہ جسم خاکی

اگر خاک مدینہ ہات آجائے
مہوس کیا ہوس ہو کیمیا کی

فقیر اب چل مدینے کو یہاں سے
تو ہی سامانیوں کا کیوں ہے شاکی

اپنی ہی عیش کا ہر دم جو مزا جاتا ہے
لذت عشق محمد کو وہ کیا جانتا ہے

کیا ہی شرماتا ہوں میں مجکو فقیر ایک جاہل
عاشق حضرت شاہ دوسرا جانتا ہے

کیا دکہائیگا کوئی تجکو مدینہ اے دل
نہ دکہاتا تو وہ مولی ہی مرا جانتا ہے

جو ہی عاشق مگر اوسکو نہیں عشق احمد
دل لگاتا ہے تو کیا دلکو لگا جانتا ہے

وہاں بہشت مین ہے لذات نعیم اوسکی لیے
مین ہے بس جانتا ہون خاک مدینہ ہے وہ
جسکو جی جانتا ہی جگہ ہے وہاں اس تیے بس
ہمیرہ تخت نشینی ہے یہاں جے اوسکو

غم سنت کو جو یہاں اپنے غذا جاتا ہے
درد دل کے کوئی کیا خاک دوا جاتا ہے
ہر کوئی تجکو ہی آ کے باد صبا جاتا ہے
جو وہاں خاک نشینی کا مزا جانتا ہی

اب نہ کہہ تو مجھے جانی ہی مدینہ کے فقیر
جسے بہت چاہتا ہے میرا خدا جانتا ہی

حرم کو قافلہ جسدم سوار ہو کی چلی
حرم مین رتبۂ حجاج دیکھا جسدم
کمال الفت احمد کہان جو دنیا دار
خدا بچائی ہمین ایسی گہر کی الفت سے
رفیق بیکسے اپنا ہے کون یا اللہ
درم شماری مین جو رہ گئی گئی نہ وہان
وہ جان نثار محمد کے ہیے مقرر ہین
وہ مثل طفل ہین اطفال کے محبت مین

مری ہی خاک الٰہی غبار ہو کی چلے
فلک کو ایک عمل سو ہزار ہو کی چلے
وطن ہی اپنی بہت زار زار ہو کی چلے
چلے تو کیا چلے جو اشکبار ہو کی چلی
کہ اس سفر مین مرا غمگسار ہو کی چلی
وہ شرمسار بروز شمار ہو کے چلی
جو پہلے بیت خدا پر نثار ہو کے چلے
جو ایک ایک سی یہان ہمکنار ہو کے چلے

فقیر چلنے مین کیا دیر ہے جو تو ہی فقیر
کہین یہ عزم ہے کیا مالدار ہو کی چلے

جو عشق کعبہ ہے دلکو تو ہی خدا کے لئی
جو ہی خدا کے لیے مسجد الحرام سی عشق
جمال حق نے یہ اپنی ہی عشق مین گویا

مدینہ سی ہی محبت تو مصطفیٰ کے لیے
تو شوق مسجد احمد ہی اوس لقا کے لیے
ہماری دل کو وہ جمال نبے دکھا کے لیے

رہینگے دامن صحرا کے کلفتین کیا یاد — پکڑ لے دامن کعبہ ذرا خدا کے لیے

ہوا یمین الہی کا چومنے والا — کہ جسنے بوسہ اسود حرم مین جا کے لیے

عزیزو آئی اگر بات دامن کعبہ — نہ بہول جانا دعا اس شکستہ پا کے لیے

یہ سب بہانے ہین اس نفس کے لیے اے دل — چلے تو چاہیے ساماں کیا گدا کے لیے

اڑائین عشق مین یہان بضرورت اپنے بال — پر اس سفر سی بہانی ہین اغنیا کی لیے

فقیر مدح کا دیوان تو نے کیا لکہا
یہ نسخہ ہے مرض قلب کے شفا کے لیے

وہ خاک در جو مرا صندل جبین ہو جائے — علاج درد سر جان و دل ہمین ہو جائے

عجب نہین کہ بیان کلام احمد سے — یہ بحر شعر بر اک جوی انگبین ہو جائے

ہماری خاک مین پہر کیونکے بوے مشک نہو — جو خاک راہ محمد کے ہمنشین ہو جائے

وہ رستے قدر یکتائی مصطفے مین ہے — کہ دیکھے دیدۂ احول تو راستبین ہو جائے

دل مدینہ مین یون ہے ظہور دین کہ اوسی — جو اہل کفر ہے دیکھے تو اہل دین ہو جائے

نکالدی مژہ یار دل سے عاشق کے — جو شکل خار مدینہ ہے دلنشین ہو جائے

فقیر دیکھیے وہ دن نصیب پہر کب ہو
کہ پہر مدینہ مین خوش یہ دل حزین ہو جائے

یہ دیکہا چاہیے کب آرزو نصیب مین ہے — مدینے کی ہے زیارت کبہو نصیب مین ہے

سلام یہان سے تو ہر بار عرض کرتا ہون — مگر یہ دیکھیے کب روبرو نصیب مین ہے

نہوگا پہر ہمین نقض وضوی کا خطر — وہان کے پانی سے بہی گر وضو نصیب مین ہے

رہیگی کاہیکو پہر یاد یہ عفونت ہند — اگر دیار محمد کے بو نصیب مین ہے

نصیب ابّت احمد کو کیوں ہو فردوس
کہ جسکے مژدۂ لاتقنطو نصیب میں ہے

کبھی یہ کہتا ہوں ملجائیگا درِ مقصود
کبھی یہ کہتا ہوں جس جنت وجو نصیب میں ہے

الہی تارِ نظر ہوئیں اور وہ روزنِ در
جو چاک دامنِ دل کا رفو نصیب میں ہے

فراقِ آبِ مدینہ میں دیکھیے کب تک
ہماری پینی کو اپنا لہو نصیب میں ہے

اوٹھا کے ہکو مدینی میں چل کہیں لیچل
جو جسم کی ہی لیجان تو نصیب میں ہے

حلاوتِ یدِ غلمان ہی گر مدینی میں
وہ دوش ساقی سی آب سبو نصیب میں ہے

الہی اب تو یہ ہو گردنِ فقیر سی دور
غمِ وطن کا جو طوقِ گلو نصیب میں ہے

ہو جسکے دلسی نعتِ پیمبر لگی ہوئے
رکہتا ہی کسکی بہر وہ سخنور لگی ہوئی

ای کاش فرشِ مسجدِ احمد سی میرے خاک
ہو درمیان حجرۂ و منبر لگے ہوئی

عاشق کو سیبِ خلد سی یاد آئیگی ضرور
شہرِ نبی کی راہ میں ٹھوکر لگی ہوئی

یارب میرے آنکہہ ہی ہوتی وہاں کہیں
اون جالیوں میں جالی ہی بنکر لگی ہوئے

امید ہے کہ آب شفاعت سی ہو شفا
دوزخ کو کہتے ہے تو کیا گر لگی ہوئے

اصحابِ کہف سنتی جو فسانۂ رسول
رہتی نہ اونکی آنکھہ ہی دم بھر لگی ہوئے

پہنچے جو ایک موے شفیعِ اہلِ نار تک
رکہی نہ آگ بال برابر لگی ہوئے

ہی رشکِ بوسۂ لبِ حورِ جناں ہمیں
منہ سی وہاں صراحی اطہر لگے ہوئی

بوجہل و بولہب کے نوالی کے شوق میں
دوزخ کو ہو گی بھوک مقرر لگی ہوئی

اور حضرتِ بلال کی مشتاق حورِ خلد
ہی منتظر بہشت کی در پر لگی ہوئی

یہ بات ہر دلسی کوئی پوچھے ای فقیر

[illegible]

دلکو کسو سی ہوتی ہی کیونکر لگی ہوے

بی زیارت روشن دل کبھی ایسی تو نتھے ۔ لذت ایمانکی حاصل کبھی ایسی تو نتھے

ہوئی زوار پہ جو بعد نزول طیبہ ۔ رحمت اللہ کی نازل کبھی ایسی تو نتھی

دیکھکر روضہ کو ہر بار کیے لاکھون شکر ۔ ہمکو آسانی مشکل کبھی ایسی تو نتھی

تہا جو گلزار مدینہ مین صبا کا عالم ۔ کہین وہ حور شمایل کبھی ایسی تو نتھی

بزم فردوس تہے کیا روضہ انور کے حضور ۔ ہمنے دیکھی کوئی محفل کبھی ایسی تو نتھی

پہر نظر جائیگی کیا اس رہ دریا سے وہان ۔ چشم گریان مری بیدل کبھی ایسی تو نتھی

حالت دیدہ و دل آہ دلکا سی مرہم ہجر ۔ تہی جو اوس روضہ سے بل بل کبھی ایسی تو نتھی

جیسے اب دیدہ باطن کے نظر تیز ہوئی ۔ ہوگی جالی کے مقابل کبھی ایسی تو نتھی

ہمسے جون جون ہوا نزدیک مدینہ واللہ ۔ جو خوشی تہی سر محمل کبھی ایسی تو نتھی

یہ زیارت کا اثر ہے کہ مری جان حزین ۔ نعت محبوب مین شاغل کبھی ایسی تو نتھی

جبر نقصان ہوا مدح محمد سے فقیر
کہ طبیعت مری کامل کبھی ایسی تو نتھی

رمز حق جو کہ مصطفے سمجھے ۔ عقل کل ہی وہ رمز کیا سمجھے

درد عقبی کو جو دوا سمجھے ۔ کیون نہ وہ موت کو شفا سمجھے

چہوڑکر طیبہ جو ہند مین جا بسے ۔ کیا ہی بیجا کو ہم بجا سمجھے

شکل زائر سے جو کہ جلتی ہین ۔ پارسا کو وہ نارسا سمجھے

آج قدر شریعت ذی قدر ۔ جو نسمجھے اوسی خدا سمجھے

نظر آیا جو خواب مین فردوس ۔ ہم مدینہ رسول کا سمجھے

آج جس مین سما رہا ہی وہ نور
ہم تو اوس ارض کو سما سمجھے

ڈرتے ہین حجر کعبہ سے جو غنی
اس ادا کو وہ کیا قضا سمجھے

شوق سے کہائی میوۂ جنت
وردِ سنت کو جو دوا سمجھے

برِ سنت کی بار یابے کو
جو برا سمجھے وہ برا سمجھے

سجدۂ شکر نعت مین ہے فقیر
تری خامہ کے ہم ادا سمجھے

عشق جانان کو جو اس جان مین رکھ لیتا ہی
لقدِ عرفان کو ہمیان مین رکھ لیتا ہے

پنبۂ عطر ہے گویا سخن بزم رسول
اسکو جو سنتا ہے وہ کان مین رکھ لیتا ہے

تختِ شاہ ہے پہ وہ پاپوش ہے مارنے کیلیے
جو قدم طیبہ کے میدان مین رکھ لیتا ہے

عاشق حسنِ رسول آنکھ کے آگے ہر دم
خلد کو رونقِ ایمان مین رکھ لیتا ہے

کس غنی ہی یہان انس و فینہ فسوس
دل انسان کو نسیان مین رکھ لیتا ہے

پنجگانہ مین جو رکھتا ہی نہین خاکسیہ
کیا وہ سر پنجۂ شیطان مین رکھ لیتا ہے

نالۂ عشق الہی نہین اس نے مین تو کیون
ہر نویسندہ قلم کان مین رکھ لیتا ہے

دیدۂ روزنِ در مین وہ اثر ہے کہ وہین
دل کو اک جنبشِ مژگان مین رکھ لیتا ہے

مکتفی خواب ہے پہ وہانکی زیارت سے جو یہان
فرض روزے ہے وہ شعبان مین رکھ لیتا ہے

یہ مشتاق رقم رستہ ہے بی چین ابدل
جب قلم کو تو قلمدان مین رکھ لیتا ہے

ہین غزالانِ حرم آگاہ جنان پاکہ فقیر
غزلین نعت کی دیوان مین رکھ لیتا ہے

غزل مثلث ہندی در عشق رسول عربی علیہ صلوات من اللہ الغنی

ہو کی وداع جان کو یہان شکوہ ہجر کیون ہے یہ
جسم کی قید چہوڑ کر راہ مدینہ کیون نہ لی

عشق نبی سی نرم دل جو ہی اوسی نہ یہ نہین
بستر سنگ و خشت ہی غیرت فرش مخملی

بوسہ جو رہا نصیب گو یا مدینہ مین کہین
منہ سی لگین صراحیان جنکلے رنگ صندلی

نخل مدینہ کی ثمرات لگی ہزار شکر
شاخ امید دل مری خوب مدینہ مین پہلی

صورت بوی گل اوڑا ہوش و خرد میرا او ہم
پائی گل مدینہ کی تجکو صبا جدہر گلی

گہستی ہی گستی ہوتی محو جا لیومنین کبہی تو نہ
اسقدر ای نگاہ شوق انکہہ وہان نہ کیون ملی

مہر مدینہ سے مدام گرمی دل ہو مستفید
پہر تو یہ قلب تیرہ گناہ عکس نہ سے ہو ولی

نالہ دل مرا رسا کیونکی ہو برج سنبلہ تک
ایسی دنی کو کسطرح سہل ہو رتبہ علی

ہای ہزاروں اغنیا کیون نخلی مدینہ کو
دیکہو تو اونکو یک بیک آکے قضا نی لیچلی

ہو کی مدینہ سی جدا دل سی وہ کیا نکل گیا
کیا کہون ای **فقیر** ہائی ستی ہی مجکو بیکلی

بن مدینہ آہ و زاری رہگئی
کیا ہے دلکو بیقراری رہگئی

پہر وہ دل ہو گا جہان مین کسکا یار
ایک کیسی جس و ملین یاری رہگئی

اب کہان نظارہ گو ہر نصیب
اب تو باقی اشکباری رہگئی

اب کہان طیبہ نگر انکہو نمین وہ
یاد صورت پیاری پیاری رہگئی

خاکساران مدینہ وہ ہوی
اوسمین جنکی خاکساری رہگئی

ہم چلی آئی مدینی سی تو کیا
جان گویا وہان ہماری رہگئی

کشتی نظارہ جائیگی جو یون
چشم تر کی پہر جاری رہگئی

ہند سی بچکی جو ہم پہر آ گئی
کاہیکی پرہیزگاری رہگئی

یا تو آتا تہا نظر شہر حبیب — یا قریب ہی پہر انتظاری رہ گئی
کسوت اپنی خاک طیبہ دیکھکر — اس تن عریان سی عاری رہ گئی
حسرت دیدار صحرا و احد — دلپہ میرے سیل سی بہاری رہ گئے
پہر وہان جانی مین ہے امید بیم — پہر وہی تپ کی سے باری رہ گئی

آہ دل وہانکی لیے بس اے فقیر
جان بیکس کے ہوا سے رہ گئی

شکل مدینہ آنکہہ سی دلمین اتر گئے — کیا چیز تہی کہ دو نو کو بیتاب کر گئی
جب یہ نگاہ شوق دریار پر گئے — کیا دم کی دم مین کلفت راہ و سفر گئے
گذری جو روز ہجر مدینی مین کیا کہون — گویا دم وداع قیامت گذر گئے
عمر دراز کی جو تمنا تہے خلد مین — ایجان تو ہی کیون نہ مدینی مین مر گئے
اون جالیون مین جہانک کے کہتی تہی چشم دل — کیونکر کہون کہ میری کہان تک نظر گئی
رونی نی ایکدن جو مدینہ دکہا دیا — اس یم مین کشتی نظر چشم تر گئی
کیا نور ہی وہ جو ہر گوہر سے جلوہ گر — ہر جا ہی جلوہ تجلی با نظر مین خبر گئے
مجنون کی شکل پہر دل مفتون ہے بیقرار — لیلی جمال لیل مدینہ کدہر گئے
روتا تہا کہ کحل بصیرت ہی تہی نجاہی — خاک مدینہ جب مری آنکہون مین بہر گئے
تہا دلکو صبح وصل مدینہ مین کیا مزا — قربان جسپہ لذت خواب سحر گئے
ہر گل سے اوسکی تہا رخ گل کا چراغ گل — ہر رات شمع روضہ عجب گل کتر گئے
وہان ہر طرف جو ارض مقدس سی غلاف — یا ہر نگاہ شوق زیارت بکہر گئے

چل اب تو رہ گذر مین محمد کے دن گذار دے

یہان ای فقیر عمر بہت سے گذر گیے

یہ آنکھو منین مدینی کی کہین تصویر پہرتی ہے
جو پتلی انکہہ کی ہر وقت بی تاخیر پہرتی ہے

بیان آب مدینہ کی حلاوت کا ہو کیا مجہسے
کہ لذت کو وہ دل مین مثل جوئے شیر پہرتی ہے

کہان وہ گنبد اخضر کہان یہ اک دہوان دل کا
عبث برج فلک مین آہ بی تاثیر پہرتی ہے

مدینی کی ہوا خوشبو سی یون چلتی ہے اترا کر
کہ گویا ناز سے اک حور با توقیر پہرتی ہے

ہوس چل مدینی مین زر خالص بنا دل کو
بجائی خاک وہان اڑتی ہوئی اکسیر پہرتی ہے

سفیدی ہر جگہ تعمیر پر پہرتی ہے یہ یہان تو
سفیدی مین مری آنکھون کی وہ تعمیر پہرتی ہے

مدینی مین جوان ہونی کو یہ روح ضعیف اپنی
زلیخا مصر کی گلیون مین گویا پیر پہرتی ہے

مدینہ غافلون کو بہی جتا دیتا ہے انجام
وہان گویا تلاش خواب مین تعبیر پہرتی ہے

مدار اپنی قیام دل کا ہے وہ دور برج سبز
ہماری استقامت جانب تدبیر پہرتی ہے

نگاہین جالیون مین یون چلی جاتین ہین پہر پہر کر
کہ گویا انکو ہر دم ڈہونڈتی تسخیر پہرتی ہے

مدینی کا سفر پہر ہے مقدر سے کبہی یارب
مجہے تو ہند مین ہر سو لیئے تقدیر پہرتی ہے

ملا دوں خاک مین اِک روز یا اللہ میری خاک
مدینی کی طرف اوڑ کر جو خاک عبیر پہرتی ہے
غبار قافلہ ۱۲

نگاہ محو نظارہ پہری کس طور جالی سے
کہین کب اک طرف سے گردن تصویر پہرتی ہے

قصور اپنا ہی تہا جو ہم مدینی سی چلی آئی
نگاہ رحمت حق کس سے بے تقصیر پہرتی ہے

فقیر ایسا رواں ہے مدح احمد مین قلم میرا
کہ گویا گردن کفار پر شمشیر پہرتی ہے

تری احسان خدا یا میرا جی جانتا ہے
جو مدینی مین دکہایا میرا جی جانتا ہے

یہان ہنسی مین ہے وہ لذت نہین مجہکو وہان
جو مزا رونی مین آیا میرا جی جانتا ہے

سایہ روضہ بلاتی ہے وہ ہجر کو واہ
کیا ہے ٹہنڈا سے وہ سایا میرا جی جانتا ہے

دل ہے جالی نے وہان انکو مین بس چہین لیا
جس بشارت نے بلایا میرا جی جانتا ہے

مین نہ روتا تہا یہان اتنا غمی سہی ہی کبہی
وہان خوشی نے جو رولایا میرا جی جانتا ہے
جالیون نے ۱۲

شدت نور مین محبوب نے خورشید کی شکل
ایسا منہ اپنا چہپایا میرا جی جانتا ہے

رونما آہ ہی یہان ہو نہین سکتا جو یہان
وہ مکنون نے چہپایا میرا جی جانتا ہے

رہ گئین انکھین ہے جالی کی طرح وان جیرا ہو — جو تماشا نظر آیا میرا جی جانتا ہے

وہاں انکا مضمون کبھی ہو لبشکا کچھہ ملفوظ — وہ زبان تک ہے آیا میرا جی جانتا ہے

کہا کہوں مین نے رخصت جو وہان ہے حالت — جو معلّم نے پڑہایا میرا جی جانتا ہے

ای فقیر اوس در محبوب سے اوٹھکر گئی

دلپہ جو صدمہ اوٹھایا میرا جی جانتا ہے

ربط ویکہ بدا ہیتون سی مجھے — کیا زائر عنایتون سی مجھے

یاد آتی ہے صورت محبوب — شکل قرآن ہے آیتون سی مجھے

ایکدم یہان روا نہین غفلت — مصطفی کی روایتون سی مجھے

دلمین حب رسول یا کافی — مکتفی ہو کفایتون سی مجھے

یا خدا رکہہ جحیم سے محفوظ — وہان نبی کی حمایتون سے مجھے

منتہائی بقیع مین ہو فراغ — عاشقون سی نہایتون سے مجھے

شکر یک دیدہی کیا فارغ — کیا سفر کی شکایتون سے مجھے

رکہی راعی صفت خدا نزدیک — سنتون کی رعایتون سے مجھے

آنکھہ کھلتی ہی کیا کہون جو کہا — جالیون نے کنایتون سی مجھے

کچھہ ہو ذکر مدینہ ہو یارو — شوق ہی ان حکایتون سے مجھے

سینہ مین کافر و بج کافی ہے — علم لغت رایتون سے مجھے

اب کہان جو مدد رسول یہ تہا — قرب دین کی درایتون سے مجھے

ای فقیر آگیا مدینہ پسند

بخدا سب لایتون سے مجھے

کبھی کو ایسے قاصر ہمت تو جا چکے — فرعون کی سی قصر بہین جو بنا چکے
اللہ سیری ہو مدینے مین آ چکے — شہر رسول عشق سیر آزما چکے
دنیا مین آخرت کی سری لوٹتی ہین وہ — جو رنج و درد راہ مدینہ اوٹھا چکے
یہان جنکی زمین مثل مدینہ ہی جا دین — دل کو مدینہ سی وہ مقرر لگا چکے
کیا اونکو آفتاب قیامت کا دغدغہ — دل جنکا داغ عشق محمد جلا چکے
ہجر نبی مین جان سی ہی جسم دردمند — تکلیف ہے یہ وہان کہین آرام پا چکے
حاضر ہے نقد جان مگر آتی ہی مجکو شرم — مدفن بقیع مین کہین اس دل کیا چکے
سوی مدینہ جان ہوا ہو اگر کہین — جھگڑا ہی منتون کا تری اے صبا چکے
امید ہے کہ سر ہو دوزخ اگر یہان — آب مدینہ آتش دل کو بجھا چکے
اون جالیو مین آپ وہ معشوق ہین اسیر — زلفو مین اپنی دل جو ہزارون پھنسا چکے
مجروح تیغ جادہ راہ مدینہ ہین — تیغ نگہ سی جنکی بہت زخم کھا چکے
یوسف جمال مثل زلیخا ہون بیقرار — آنکھو مین جنکے حسن مدینہ سما چکے
ان بیہوشون کو صورت عاشق نہ آئے نیند — یہ عشق خواب ناز سی جنکو جگا چکے
لیلی ہو مثل قیس اگر اوسکی خواب مین — یکبار حسن لیلی مدینہ ہے آ چکے
طفلان اشک پائین اوس طفل دل کی بسر — جس دل کو غول ہجر مدینہ ڈرا چکے
ہو کاش پھر مدینہ مین یہ عرض ناتوان — بس آپ اکبار ہے مجکو بلا چکے

تو پہر ہی ہند مین نظر آتا ہی ای فقیر
تجکو تو ہم مدینے کا رستا دکھا چکے

وہ خبر دل کو محمد کی خبر دیتے ہے — بے خبر غیر اخبار سے کر دیتی ہے

سایۂ حسنِ قدم حسنِ محمد ہی تو صاف
حسن باقی کا پتا شکلِ بشر دیتی ہے

وہان ان آنکھون مین جو بیدار کے روضہ تھی نیند
وہ مزا شیر مین کا کسکو شکر دیتی ہے

کیا مدینے کی صراحی ہے وہ فردوس کے حور
ساغرِ دل کو جو لذات سے بھر دیتی ہے

کیا کہون مرقدِ احمد کی تجلے کیا کچھ
جلوۂ قربتِ حق تا بہ نظر دیتے ہے

بحرِ رحمت ہے نہان روضہ مین ابرِ دمِ چشم
جسمین غوطہ مین وہ آب گہر دیتی ہے

بوسۂ حور مین یا میوۂ فردوس مین ہو
جو مزا دل کو مدینے کی ثمر دیتی ہے

بے اثر کیون نہو ہم عاصیون کی آہ بلند
سرو کی شاخ یہان کسکو ثمر دیتی ہے

راہ جنت نظر آتی ہے مدینے مین فقیر
خاک اوس شہر کے وہ کحلِ بصر دیتی ہے

کہان ہے چین یہان ہو دلِ تپان کے لیئے
کہ تھا سکون مدینہ سکونِ جان کے لیئے

مزا ہے مدحِ محمد کا جس زبان کے لیئے
جہان مین اوسنے مزی میوۂ جنان کے لیے

فدائی راہِ مدینہ ہو مین جو مر جاؤن
تو قبر میری ہو اوس راہ مین نشان کے لیے

رہیگا وسعتِ جنت مین بھی مدینہ یاد
الٰہی اوسکا بھی نقشہ ہو مرے مکان کے لیے

بیان لذتِ آبِ مدینہ کیونکر ہو
کہ چاہیئے لبِ کوثر مری بیان کے لیے

شفا ہے گوشۂ طیبہ مین جلوۂ مرقد
مریضِ گوشۂ چشم و رخِ تپان کے لیے

لبِ رسولِ خدا کے حدیث سے ہمکو
ملا ہے آبِ بقا عمرِ جاودان کے لیئے

حضورِ مرقدِ جانان جہان مین کاش اپنا
نقابِ جسم نہوتا حجابِ جان کے لیئے

زبان کو وہان ہے تمنا سے کہ رحم چاہون
زبان وہان ہے صراحت بے زبان کے لیئے

ہمین مدینہ مین تھا جس ہنسی کا گریۂ چشم
کسی نے کب مزی خندۂ دہان کے لیئے

شفای جسم فلاطون جذام کفر سے ہو
جولائی خاک مدینہ وہ امتحان کے لیئے
ہنوز منین شتر بیابان عشق اگر کہلجا ہی
وہان کلکتے ہان میرا استخوان کے لیئے
عزیز ولیلوان آنکہونکو لحظہ لحظہ بہر
یہی مدینہ سی لایا ہون ارمغان کے لیئے
مقام امن رسول خدا کا شہر ہے بس
وہی ٹہکانا ہے ایمان کو امان کے لیئے

سوا درود کی کیا ای فقیر بے توقیر
ہدیّہ ہو سکے اوس شاہ دوجہان کے لیئے

دل ہے یون معمور شوق اوس پاک عمران کے لیئے
جیسے کوئی مرتی دم عمر رواں کے لیئے
آب حیوان ہے حدیث احمد انسان کے لیئے
مضطرب حیوان صفت ہین آب حیوان کے لیئے
کیا دل انسان ہو یہان سرور عرفان کے لیئے
ساغر عمر روان ہے طاق نسیان کے لیئے
خار صحرای مدینہ سے رفو ہو جائین وہ
جنکے دل پر زخم ہین مژگان جانان کے لیئے
ہین وہ مہوش آپ محو گوشہ چشم شتاب
اک جہان مفتون ہے جنکے چشم فتان کے لیئے
دلمین عشق مصطفے تن پر لباس اتباع
چاہیی ہمکو یہ اس پیدا و پنہان کے لیئے
وہان ترازو مین ہے امر سہل سنت ہی ثقیل

یہ سبکباری ہے کافی ثقل میزان کے لیئے
(یعنے عمل سنت ۱۲) (اعمال ۱۲)

گوشۂ شہر نبے پائی اگر عاشق مزاج
کب ہو شیدا گوشۂ چشم حسینان کے لیئے

کس مزی کی تہی مینی کی ضیافت کیا کہون
پیش تہا خوانِ شفاعت خواہ مہمان کے لیئے
(رسول اللہ صلعم ۱۲)

اوس جبین پاک پہ قطری عرق کے وقتِ وحی
رشکِ آیاتِ طلاہین روئے قرآن کی لیئے

اونکو ملجائے کہین دودِ مدینہ منتشر
جو پریشان ہین کسی زلفِ پریشان کے لیئے

اونکو لیجائی کوئی چاہ و سنبے پر جو یہان
ہین غریقِ معصیت چاہِ زنخدان کے لیئے

کون دکہلائی زنانِ مصر کو مصرِ عرب
ہوگئین بیہوش جو اوس ماہِ کنعان کے لیئے

یا خدا جاکر وہان آنی کی پہر طاقت ہو
چاہیئی درماندگی وہان میری درمان کے لیئے

سر بسر ذکرِ مدینہ طیبہ ہے اے **فقیر**
چاہیین اوراق طوبیٰ میری دیوان کے لیئے

سونقِ کون و مکان ذاتِ رسولِ عربی
کیا ہی گنجینۂ اسرار ہے سبحان اللہ

شرف ہر دو جہان ذاتِ رسولِ عربی
ہے جو برزخ مین نہان ذاتِ رسولِ عربی

چرخ ہم افلاک سے بہتر ہے وہ ارض پر نور
ہے جہاں جلوہ کناں ذات رسول عربی

عین اعیان دو عالم ہوئی روشن جس دم
ہوئی مکی میں عیاں ذات رسول عربی

ہم ہی نور جہاں ہوئے جو ڈالی اونے ہمین
نظر نور فشاں ذات رسول عربی

ذکر سے اوسکی ہر اک جان میں جان آتی ہے
جان عالم کی ہے جان ذات رسول عربی

کیوں نہو شکل محمد کا نمونہ قرآن
جسکو فرمائی بیان ذات رسول عربی

کسطرح امت عاصی کو عذاب آئی گی
باعث امن و امان ذات رسول عربی

وصف احمد ہو بیان کب ادب ہے یہ فقیر
تو کہاں اور کہاں ذات رسول عربی

اے میری رب مدینہ احمد دکھا مجھے
وہ پر طرب مدینہ احمد دکھا مجھے

بیدار دونوں آنکھوں سی خوابیدہ خواب مین
یوں روز و شب مدینہ احمد دکھا مجھے

میری دعا قبول نہیں ہے تو یا خدا
تو بے طلب مدینہ احمد دکھا مجھے

کہتی ہے چشم زار کہ اے دل وضو کی ساتھ
چل با ادب مدینہ احمد دکھا مجھے

اللہ مجھکو کعبہ اطہر پہ کر نثار
پھر اوس سبب مدینہ احمد دکھا مجھے

عشاق تشنہ کام کو ریان ہین اوسکی آب
ہوں تشنہ لب مدینہ احمد دکھا مجھے

فکر معاش و رنج عیال اے فقیر تو
بس چھوڑ سب مدینہ احمد دکھا مجھے

رسول اللہ کی توصیف کب مقدور انسان ہے
کہ اوس موصوف کے وصاف ذات پاک رحمان ہے
کہاں ظرف سخن اپنا فقیر امد تنگنائے فکر

سمائی جس مین نعتِ مصطفے جو رشکِ عمان ہے

صحیفے شیث کی اوصافِ احمد سی مزین ہین
علیہ السلام ۱۲
صُحُف مین دیکھکر ادریس اخلاق اونکے نازان ہے

علیہ السلام ۱۲
ہوئی جو جو صحیفے حق سی ابراہیم پہ نازل
علیہ السلام ۱۲
رسول اللہ کی نعت اونمین گویا جسم مین جان ہے

نہین کچھ توریہ تورِیت مین ظاہر ہے موسی پر
علیہ السلام ۱۲ اخفا ۱۲
نزول اس امر کا الواح مین مانندِ قرآن ہے
نعت کا

روایت اسکی عبد اللہ ابنِ عمرو کرتی ہین
ابن العاص ۱۲
کہ وصفِ مصطفے تورِیت مین ہمشکلِ فرقان ہے

کہ تو مرسل ہے شاہد ہے مبشر ہے نذیرِ خلق
بیان توریت کا
محمد حرزِ امیین تو ہی یہ بیان وہان ہے

مرا بندہ ہے تو میرا رسول اور میننے ترا نام
کیا اہلِ توکل جو توکل کا ریاکان ہے

نہین وہ زشت خو صلا نہین وہ سخت دل ہرگز
نہین بازار مین وہ غل مچاتا کیونکہ عصیان ہے
غل مچانا ۱۲
بدی کو وہ بدی سی دفع کرتا ہی نہین ہرگز
خطا کو عفو کرتا ہے وہ اور خواہانِ غفران ہے

نہو مرینگا وہ مقبوض اس جہان سی یہ نہو جب تک
کہ دیکھو ہر طرف ہر ملتِ کج رو مسلمان ہے

بہت اوسکی سبب کہلجائینگے انکہین جو اندہی ہین
بہت سے کوشش کر کے سماع ہونگے اوسکی ثنا جو ہے

بہت سے دل غلاف کفر مین جو حق سی غافل ہین
مشرف ہوینگے ایمان سی وہ اسپہ ایمان جو ہے

زبور حضرت داود سے مداح احمد کے
وہ ممدوح خدای پاک ہے ممدوح خاصان ہے

بیان انجیل عیسے مین ہے تبجیل محمد کا
بشیر اتیان احمد کا وہ روح اللہ خود یہان ہے

وہ ختم المرسلین ہین رحمۃ للعالمین ہین وہ
وہ اخلاق عظیم اونکے ہین قرآن ونپہ برہان ہے

سراپا ہین وہ جیسی ظاہر و باطن مین خیر الخلق
مری تصدیق کیا شی ہے مصدق وسکا قرآن ہے

غلط ہے نعت مین دعوی ترا ای نفس امارہ
غضب ہے جو خدا کے کام کا انسان خواہان ہے

رسول اللہ کے اوصاف ہین وہ بحر بے پایان
کہ جو کچھ ہو بیان خاشاک دریای فراوان ہے

خطا ہے طاقت انسان کو دعوی مدح احمد کا
کہ اس تقصیر پر خود طوق گردن طوق انسان ہے

فقیر اس سے کلام نفس فانی کو کہان نسبت

کلام تقشی اقدس محمد کا ثنا خوان ہے

اللہم صل علی محمد وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ

یارب انزلن صلوات علی النبی
یارب اقدمن صلوات علی النبی
اکملت دینہٗ فلہ کن مصلیا
ارسلتہ مبشرا بروحنتہ
اتممت کل لعمتک ربنا علیہ
کن لی لہا ذکر حالات غفلتے

یارب اقرن صلوات علی النبی
منا تقبلن صلوات علی النبی
یارب اکملن صلوات علی النبی
یارب ارسلن صلوات علی النبی
منا فاتممن صلوات علی النبی
لما غفلت عن صلوات علی النبی

دیوانا گفت واتممت ای فقیر
الآن فاکثرن صلوات علی النبی

تخمیس غزل علامۂ نامی مولوی جامی قدس سرہ السامی

مجکو یہاں گرمی ہجر اب نہ کیون لگے غشی
کیا کہوں کسکے لیے ہے میرے بیتاب وشی

کرچکا کوثر وصلت سے ہومنین اب جیشی
لی حبیبٌ عربیٌ مدنیٌ قرشی

کہ بود درد وغمش مایۂ شادی وخوشی

تہا سکندر کے لیے بھی یہ کہاں آبحیات
یعنی تہا وصل حبیب وجہان آبحیات

پی چکے جو کہ مدینہ مین ہے جان آبحیات
مصلحت نیست مرا سیری ازان آبحیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

مین مجنون ہون کہ دیوانہ لیلی ہون یہان
مین نہ وامق ہون کہ عذرا کی لیئے ہون نالان
نہ زلیخا ہون کہ ہون عاشق ماہ کنعان
ذرہ وارم ہوا اوڑا ئے اور رقص کنان

تا شد او شہرہ آفاق بخورشید وشی

مین مدینی ہون وہ سلطان عرب شاہ امم
اور مین ہندی ہون رذل سگان عجم
ذرہ خاک ہون مین اور وہ مہر عالم
گرچہ صد مرحلہ دورست ز پیش نظرم

وجہہ فی نظری کل غداۃ و عشی

مرغ دل کیونکی رہے اب قفس ہند مین بند
رہ چکا باغ مدینہ مین جو رہ کر خرسند
ای فقیر ایسے سفر مین نہین کچہہ خوف و گزند
جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند

سر مبادت کہ ازین راہ قدم باز کشی

تخمیس غزل فارسی قدسی من فقیر ہندی بعربی

قد نجی من غضب اللہ محب لنبی
زید اللہ لنا حب رسول عربی
الذی قال لہ کل کبیر و صبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

لا مع نورک فی الدہر کما لا تخفے
و لقد آثرک اللہ علی ما فیہا
لیس فی الخلق نظیر لک یا سیدنا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

انما شرفک اللہ با علی الدرجات
فاز فی الخلق با بلاغک کل البرکات
سیدی انت رؤف و رحیم لعصات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

ولقد ارسلک اللہ لعلم و حِکَم
وانا احقر بل ارذل کل العالم

انت من کل شریف و کریم اکرم
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

انت من اعطی من نورک نور البصر
لیتنی کنت لانظارک جزر المنظر

کنتَ اُرسلتَ رحیما و کریما للبشر
چشمِ رحمت بکشا سوی غریبی بنگر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

انت من کل حسین و جمیل اعظم
لا نری مثلک یا سیّدنا فی العالم

ولقد زینک اللہ جمالا نعلم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

سر معراجک لا یسع طوق الادراک
انت من اُسری یا احمد قلبی لفداک

وہو الحق فلا شک عصی فیہ الشاک
شبِ معراج عروجِ تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

جار فی وجہک من خالق بیت المعمور
فمن اللہ مراعاتک فی کل امور

کل امر لسانِ عربی ذی النور
ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

سیدی اکرمک اللہ باکرام تمام
مزرع الدہر بآثارک فی الایام

رحمۃ انت من اللہ لعمری لانام
نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

لیس فی امتک اکثر ذنباً منی — اطلب اللہ لی العفو بامر وانی
جئت فی حضرتک الآن فقیرًا اسعی — سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پی درمان طلبی

ترجیع بند مسدس متضمن شعر عربی بارشاد مولوی قطب الدین صاحب دہلوی

کیا بندھی ہی آ ہوا اپنی ہوا ہر صبحدم — لاتی ہے گل بوئے گل ان کو دکھاتی ہیں مجھکو ہم
ہاں سیر مجھکو ہے گلگشت گلزار عجم — باغ مدینہ دیکھ تو کس گل سے ہے رشک ارم

ان ثلث یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
(اگر گذرے تو اے ہوا)
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

صد غیرت باغ عجم ہے خاک و خاشاک عرب — کیونکر میسر ہو مجھے وہ مسکن پاک عرب
اک ناتوان ہند میں اور دل ہوسناک عرب — میں ذرہ خاک عجم وہ مہر افلاک عرب

ان ثلث یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
(اگر گذرے تو اے ہوا)
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

بہر ہلاک عاد تھی ہمو قہر حق دبور — محفوظ اپنے قہر سے رکھی ہمیں رب غفور
جو نصرت احمد میں تھی باد صبا پر ہے مرور — اور اس سے ہے میری التماس بار بمعروض حضور

ان ثلث یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
(اگر گذرے تو اے ہوا)
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

تسلیم میرے حضرت سلطان جہاں تک لیے — لیجا کوئی کس طرح تاب کس جان تک لیے
لا دوں گا تیرے دام میں غنچہ سلیمان کے لیے — یہاں اس لیے میں نے قدم باد گلستان لیے

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

لاکھون صلوٰۃ اونپر رسول اللہ کے لاکھون سلام اونپر
ہوجائی کافی بات ہے سب کا جواب اونسی مجھے

یہ شغل ہا یوں لی کبھی قسم پھر مجھے فرصت نہ دے
کہتا ہون اس امید پر ہر دم نسیم صبح سی

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامے روضۃ فیہا النبی المحترم

اکدن وہ تہا حاضر تہی ہم شہر رسول اللہ مین
محو جمال روضہ تہا دل اوس تجلیگاہ مین

مصروف صد تسلیم تہی وہان مسجدے کی جا مین
اب ہند مین کہتی ہین ہم درد فراق شاہ مین

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

یہ جان سیر خود ہوا ہوکر بلطف کبریا
ہر دم فقیر اب تو یہی درگاہ حق مین ہے دعا

روح مدینہ مین رہی اور پائے راحت کا مزا
مقبول ہوجائے تو یہ کیون ہو صبا سے التجا

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

مثنوی نالہ فقیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نالۂ دل راحتِ ارواح ہے — نالۂ دل خلد کی مفتاح ہے

نالۂ دل ہے علاجِ دردِ دل — کسکا غم ہے امتزاجِ دردِ دل

نالۂ دل سے ہے بس تمکینِ جان — نالۂ دل ہے ہمین تسکینِ جان

نالۂ دل ہے اوسیکے عشق مین — دل ہے کب نالان کسیکے عشق مین

نالۂ دل ہے سرورِ بیحزن — نالۂ دل دافعِ رنج و محن

نالۂ دل ہے ذہابِ ہر الم — نالۂ دل ہے [illegible] کی دردِ غم

نالۂ دل مخبرِ اسرار ہے — کیا ہی ظرف [illegible] ہے

آہ و زاری بیقراری کیون ہے یہ — اضطراب و اشکباری کیون ہے یہ

کیا نہین ملتا ہے تجکو جانِ زار — کس لیے تو اسقدر ہے بیقرار

آہ و زاری فرحتِ کامل ہے یہ — بیقراری بس قرارِ دل ہے یہ

بیقرار اوسکا نہین جو دل یہان — مستقرِ دید ہے منزل کہان

اشکبارِ عشق ہے جو چشمِ زار — ہے وہی [illegible] نار

اشکباری ہی تپِ دل کا علاج — خود ہے رحمت [illegible] کی مزاج

سوال

آدمی مین ہے جو حرص و اضطراب — کیون ہی حرص بیقراری پر عذاب

جواب

یہ عذاب اسلیے اسپر ہوا — تہی عطا کی حرص بس بہرِ خدا

اسنے رکہا اسکو صرف حظِ نفس — منتہا سمجہے وہ حرف حظِ نفس

اسکو عشقِ ذاتِ باری چاہیے — اوسکی حرص و بیقراری چاہیے

کچھ ہوئی لذت دنیا کے حرص — چاہیے بس ایک وہی مولی کی حرص
ہم رہیں اوسکے حریص بیقرار — دل ہو نالان چشم ہوئے اشکبار

مثال

گر جہاں میں زوج زوجہ کی لیے — کسوت زینت عطا فرما چکے
اور یہ فرمائی کہ خاص اوقات میں — ہمکو اس سے محو رکھ لذات میں
پھر وہ اس زینت سے ہو مقرون غیر — ہوئی خاص اوقات میں مفتون غیر
زوج کو غیظ و غضب پھر کیون نائے — مشغول وہ ذی طرح پھر کیون نائی
پاک ہے وہ کبریا تشبیہ سے — صحیفہ یہ تفہیم ہے تیرے لئے

آمدم بمدعای اصلی

زندہ ہے جو عاشق اللہ ہے — مردہ ہے بے عشق جو گمراہ ہے
خاکسار عشق ہر کامل ہوا — کسر شان سے فتح باب دل ہوا
ہو گی تیغ عشق سے مذبوح دل — کوچہ جانان میں ہے مطروح دل
خاک کو ہی نا زمین غلطان ہے دل — عاشق خاک در جانان ہے دل
اسلیے پیارا ہے ہمکو اپنے جان — اسمین جانان کی محبت ہے نہان
کیا ہے نعمت ہم ایسے تیرا عشق — فقر میں ہے بادشاہ ہے تیرا عشق
حجت دل تسبیح تیرے اسم کے — عشق تیرا جان ہے ہر جسم کے
ہے یہ تیرے عشق میں دریا کو جوش — اور یہ گوہر میں تیرے حلقہ بگوش
ذرہ ذرہ مہر سی تیرے ہے مہر جو — کیون ہو روئی زمین شاداب پھر
تجھسے ہے لعل بدخشان سرخ رو — اور یہ تجھسے ہی چمن کو رنگ و بو

رنگ قدرت کا تری گل مین ہے
ذکر تیرا لحن ہر بلبل مین ہے

تیری ہی غم مین ہے رنگ شام
چاک جیب صبح تجھپر ہے مدام

شب تری سودائی غم اندوز مین
نور ہے ہر روز تیرے سوز مین

دلمین رکہتا ہے ہمیشہ آفتاب
آتش غم سے تری یہ التہاب

ماہ کی صورت مین روشن ہے جو نور
ہے تری داغ غلامی کا ظہور

صید تیرے تیر کا ہر دل ہوا
شیر دل ہر ایک ترا بسمل ہوا

عشق کا دم مارتے ہین بحر و بر
اور سبھی حور و ملک جن و بشر

ماہ سی ماہی تلک ہے تیرا عشق
شورش ارض و فلک ہے تیرا عشق

تو نبی کی رشک فلک روے زمین
جب سے آئی رحمۃ للعالمین

رحمۃ للعالمین مقبول حق
خفتن و بیداریش مشغول حق

جسکے باعث گلستان روزگار
مہر تابان سے کہلائی گل ہزار

جب سے گلزار جہان مین ہے وہ گل
عطر ایمان ہو رہا ہے حظ کل

جنت ہر وعدہ و نار ہر وعید
امر و نہی مصطفے سے ہی پدید

امر اوسکا ہے یہان جنت نما
نہی منہ دکہلا رہی ہے نار کا

سبزہ زار اوسکا طوبی سے بلند
نخل اوسکا ملک بالا سے بلند

پیکر پاک اوسکا ہے ملبوس نور
کیا عجب سایہ ہوا اوس قامت سے دور

کاشف اسرار روحانی ہے وہ
مورد اخبار رحمانی ہے وہ

گر ہوئی اوسکے باعث کشف غیب
عقل سے کب جائے نافہمی کا عیب

یا الہی ہے یہ میری دعا
ہو محمد پر تحیات و ثنا

یا الٰہی عرض میری ہو قبول
رحمتِ کامل ہو احمد پر نزول

پھر طفیل اُنکے جو ہو میری دعا
وہ بھی ہو مقبولِ ذاتِ کبریا

خالص اپنی ہی محبت دی مجھی
اور بنا دی بیخبر مجھسے مجھے

مجکو اپنا عاشقِ بیتاب کر
اپنی غم مین بیخور و بیخواب کر

ہر دم اپنی بیقراری دی مجھی
اپنی غم مین اشکباری دے مجھے

ہو ہمیشہ یا تیری رحمت سے شتاب
عشق کی آتش سے میرا دل کباب

بھول اس دُنیا کی سب دُھن جاے دل
تیری سوزِ عشق سی پھنجائی دل

مجکو اپنا محو یا اللہ کر
کچھ نہو تیری سوا مجکو خبر

دی خدا یا میرے دلمین اپنا درد
رکھ مرا ہیبت سی اپنی چہرہ زرد

اور محبت اوسکی مجکو ہو نصیب
جسکے باعث ہو ترے رحمت قریب

جیسی حُبِّ رحمۃ للعالمین
تیری رحمت سے جو کرتی ہے قرین

یا الٰہی دی مجھے میری خبر
کچھ نہو یہان کا غمِ نفع و ضرر

مجھسی ہو میرے خودی کا رو سیاہ
ہو مرا ہر موئی تن تارِ نگاہ

تیری برقِ عشق سی اے میرے رب
خرمنِ طولِ امل جلجائی سب

مجکو تو اپنی طرف پہانسی نکال
سنگِ ہجران شیشۂ دل پر نڈال

ایسی نارِ عشق ہووے مشتعل
شمع کی صورت مرا جلجائی دل

دلکو روشن شمع کی صورت بنا
صورتِ فانوس ہو قالب مرا

گنجِ غم کی بادشاہی کر عطا
داغِ دلسی مجکو نیک اختر بنا

قوتِ جان پر دے قناعت نفس کو
پارۂ نان بھی ہلالِ عید ہو

عشق مین تیرے خدائے ذوالمنن
خانۂ دل ہو مرا بیت الحزن

رکھہ گلیم فقر مین مجکو شکور
کسوتِ فخر و غنا سے کر نفور

باعثِ نفرت ہو سنجاب و سمور
ہو مرا مرغوب ال خوابِ تنور

آنسوون کے دی مجھے لعل و گہر
تیرا سودا ہوئی میرا تاج سر

بزمِ اہلِ زور سی رکھہ مجکو دور
مین ہون پروانۂ شمع قبور

حبِ دنیا ہو نہ میری سدِّ راہ
دور رکھہ مجسے خدایا حبِ جاہ

تیری در پر مین رہون سر بزمین
دلمین تیرا نام ہو نقشِ نگین

دور رکھہ مجکو ریا کے شک سے
مجکو رکھہ محفوظ زہدِ خشک سے

آنکھین ہر لحظہ مری گریان رہین
زخم دل کے رات دن خندان رہین

درد دیکر تو ہی ہو اوسکے دوا
ای خدای خالقِ درد و شفا

طوطئ جان ناطقِ تحمید ہو
داغِ دل آئینہ بہر دید ہو

کچھہ نہو دنیا کے دلمین آرزو
ہو مرا مقصود یارب تو ہی تو

ذکر سی اپنی نرکھہ دم بہر بھی سست
مین رہون اس راہ مین چالاک و چست

اپنی ہی لطف و کرم سے یا ودود
جیسے بن مانگے دیا ہمکو وجود

یون ہی دی ہمکو کمالِ معرفت
کر دی عارف بی سؤالِ معرفت

سعی اپنی ہے سراسر پر قصور
عقل مین اپنے ہے سرتا پا فتور

تو ہماری کام بس ہمپر نرکھہ
بار ای فریادرس ہمپر نرکھہ

ہی عجب جو بخشدی تو میری جان
اور مین ہون خطا کارِ جہان

اور عجب ہے اس سے افزون یا غفور
جبکہ تو تو ہو رہو مینین پر قصور

میں رہا محزون دنیا کے لیے | میں رہا مفتون دنیا کے لیے
لیکن اس جیفہ سی کیا حاصل ہوا | جز خباثت ہائی عصیان وبلا
ہو گئیں قسوت سے دل کے یہ صفات | کچھ نہیں تاثیر کرتی نیک بات
دلکو دنیا مین لگایا جس سے آہ | اوسکی قربت سے ہوئی حاصل گناہ
کچھ نہ آیا کام کوئی ہای ہای | معصیت مین عمر کھوئی ہای ہای
دیکھتی ہی تیرے قدرت کی نگاہ | لاکھ پردون مین ہون گو چھپکر گناہ
گو کہ لوگون سے چھپائی مینے عیب | تجھپہ سب ظاہر ہین اے دانای غیب
ہو سکی مجھسے نہ کچھ بھی بندگے | ہے بہت شرمندگے شرمندگے
آخرت کا مینے کیا توشہ لیا | نقد عمر اپنا گناہون مین دیا
توبہ توبہ ہے گناہون سے مری | عفو تقصیرین سبھی کر دی مرے
مجکو استغفار کے توفیق دی | مطمئن دل ہوئی استغفار سی
تیری ڈرسی رات دن رویا کرون | داغ عصیان اشک سے دھویا کرون
اب تو اپنی مغفرت سے یا الٰہ | بخشدی ساری مرے پچھلے گناہ
عمر بھر عصیان سی تو محفوظ رکھ | اپنی طاعت سے مجھے محفوظ رکھ
میرے مرشد کو الٰہی بخشدے | روح اونکی روح و رضوان مین رہے
تیری لاکھون شکر ہین یا کبریا | مدفن اونکا ہے بقیع مصطفی
جیسے وہ عاشق تھے اوس درگاہ کی | خاک مین ملکر وہین بس رہگئے
بخشدی میری اب و ام یا الٰہ | اونپہ ہو لطف و ترحم یا الٰہ
بخشدی یا رب مرے استاد کو | بخشدی ازواج کو اولاد کو

یعنی مولانا مظفر حسین صاحب مرحوم
مدفون جنت البقیع ۱۲

بخشدی یارب اقارب کو مرے
اور جیران و وجانب کو مرے

اور جا کی بہی وصیت جنکی ہے
بخش اونکو یا قدیر کل شے

اور جو جو ہین ہماری محسنین
بخش اونکو یا الہ العالمین

بخشدی رحمت سے رب کائنات
تو جمیع مومنین و مومنات

جو کہ ہین اموات سب مغفور ہوین
زندہ جو ہین وہ ہین سے مسرور ہوین

جب تلک باقی ہی میری زندگی
رکہہ مجہے مشغول شغل بندگی

جس جگہہ ہوئی گناہون کا وبال
ایسی جاسے بدسی تو مجکو نکال

مجکو یارب سب گناہونسی امان
بدچلین والونکی راہونسی امان

عشق اپنا میری رگ و گل مین کہہ
غیر کے الفت نہ میرے دل مین کہہ

میری اس قالب کو یارب غفور
سب سے خالی کرکے بہردے اپنا نور

سنت احمد پہ مین عامل رہون
نعمت سنت سے بس خوشدل رہون

کعبہ کے جانب کہین لیچل مجہے
اس وطن سے تو وہین لیچل مجہے

رات دن کرتا رہون اوسکا طواف
تاکہ ہوئین میری تقصیرین معاف

بوسۂ اسود مجہے ہوئی نصیب
اور حطیم پاک مین ہومین عجیب

اور مقام پاک ابراہیم مین
ہو مین ٹیکے سجدۂ تعظیم مین

دامن کعبہ کپہے ہو ہات مین
توبہ توبہ ہو مرے ہر بات مین

انکہین دریا دل مرے ہوئین وہان
خوب میرے حال پر روئین وہان

سجدۂ بیت الحرم مین روز و شب
تیری سجدے مین ہون اے میرے رب

رات دن ہون زمزم اطہر کے پاس
اور بجہاؤن اوس دل سوزان کی پیاس

روز و شب معمور عمرہ ہون مرے　　حلق راس اپنا کرون تیرے لیے
ہو مرا میدانِ مکہ مین وقوف　　خاک وہانکی ہو تبِ دل کا سفوف
اور صفا مروہ پہ چلنا ہو مرا　　تا دلِ مردہ ہو زندہ باصفا
اور ہو جمرون پہ جب میرا گذر　　سنگ سا ون وہان شیطان پر
اور منا ہی قرب مین یا گرد کا　　جان و دل تیرے ہون قربان و نثار
شکل ہیری عاشق شیدا کی ہو　　اور صدا لبیک یا مولی کی ہو
پھر وہان جسوقت ہو جاؤن حلال　　مجھپہ دوزخ ہو حرام ای ذوالجلال
پھر اگر آجای وہان میرے اجل　　جنتِ معلا ہو مدفن بی خلل
اور اگر باقی ہی جینا ہو مرا　　یا خدا مسکن مدینا ہو مرا
راہ طیبہ مین ہین جتنی مسجدین　　دی شرف اونکی زیارت سے ہمین
کیونکہ ہے اوس جای پر اونکی بنا　　دی چکی جسکو شرف خیر الورا
جب نظر آئین مدینی کے درخت　　دل مرا بیتاب ہو جای لخت لخت
اور کی جاؤن اسطرح مین دل حزین　　جیسی جاتا ہے خیالِ دل کہین
ورد میرا ہو وہان وقتِ نزول　　ربنا صل علی روح الرسول
روضہ احمدیہ مین حاضر ہون　　بس مین ہر لحظہ ای قادر ہون
ہو سلام اوس سرورِ مخلوق پر　　بعدہ صدیق پر فاروق پر
رات دن ساعت بساعت یا ودود　　بھیجتا ہون وہان پیمبر پر درود
دیکھ کر جالی مزارِ پاک کے　　ہوئی تسکین اس دلِ صد چاک کے
مسجدِ احمد مین جب ساجد رہون　　مین رضا جو تیرا یا واجد رہون

درمیان حجرہ و منبر قیام
ہو نصیب اپنی الہی صبح و شام

اور وہ خرمائی مدینہ کر نصیب
ہو حلاوت زیست کی حظ غریب

اور وہی کا مجھے پانی پلا
اون کنوؤن سے جن سے حضرت نے پیا

اور دکہا نا مجکو رب العالمین
روضہا ہے امہات المومنین

یا الہی مجکو پہنچا دی وہان
مرقد اولاد اطہر ہے جہان

مجکو دکہلا دی صحابہ کے مزار
ہو مین وہ جس جس جگہہ یا کردگار

ہین بقیع طیبہ مین جتنے قبور
سب دکہا دی مجکو یا رب غفور

وہان زیارت گاہ (مدینہ) ہین جتنی جبال
دی شرف اوسکی مجہے یا ذوالجلال

اور وہان جو جو زیارت گاہ ہو
وہ نصیب اپنی ہی یا اللہ ہو

آرزو ہی بس یہ مدت کی مری
موت ہووے وہان شہادت سے مری

اور بقیع پاک ہو مدفن مرا
کاش وہانکی خاک ہو مدفن مرا

جسم میرا خاک ہو اوس خاکمین
پاک ہو وہ مل کے خاک پاک مین

یا خدا وہان جبکہ میری موت آئے
روح مرضیہ تری خدمتمین جائی

جب جدا ہو اس تن سے میری جان
ہو تری رضوان مین یا مستعان

یا الہی قبر کی تکلیف سے
حفظ مین رکھہ اپنی رحمت سے مجہی

جب نکیرین آئین میرے پاس وہان
قول ثابت ہو مرا ورد زبان

فرش و اثواب جنان ہو قبر مین
فتح ابواب جنان ہو قبر مین

یا خدا ہول قیامت سے بچا
شورش محشر کے ہیبت سے بچا

مجکو اوس میدان مین رسوا نکر
سب پہ ظاہر عیب وہان میرا نکر

تو ہی بس ستار ہے دانائے غیب ... حشر میں پوشیدہ رکھیو میرے عیب

پردہ پوشی جسطرح دنیا میں کی ... آبرو رکھیو قیامت میں مری

جس جگہہ ظالم بہت شرمائینگے ... پانی پانی شرم سے ہو جائینگے

کچھہ نہ کام آئیگا شرمانا وہان ... اور عبث ہوئیگا پچھتانا وہان

جب نہ ہوئیگا کوئی وس غم میں ساتھہ ... کاٹ کاٹ اپنے سے کہا جائینگی ہاتھ

رہ گئی ہم کیون ظلوم اور کیون جہول ... کیون نمانا ہمنی فرمان رسول

دل لگی جن جن سے تھے دنیا میں ہائے ... آج کوئی بھی نہیں جو غم بٹائے

اپنی اپنی پڑ گئی سبکو یہان ... کس سے حاصل کیجی مطلب کو یہان

وہانکی بدنامی سی ڈرنا چاہیی ... یہان عمل سنت پہ کرنا چاہیی

اسمین گو بدنامی اس دنیا کی ہو ... نیکنامی عالم عقبے کی ہو

عرض مسکین ہے خدای ذو الکرم ... مرد و زن ہم ہین ترے لونڈی غلام

حشر کے سختی سے تو ہمکو بچا ... نار کی گرمی سے تو ہمکو بچا

جنت فردوس اعلی ہو نصیب ... اور ہمین دیدار تیرا ہو نصیب

تو ہمارا ہے غفور اے کبریا ... کب ہین ہم رحمت سے دور اے کبریا

تیری رحمت سے اکہ العالمین ... وہ ردف آئی ہین خیر المرسلین

جلیسے فرو رحمت ہین شاہ انس و جان ... رحم وہ قلب اب امم میں کہان

جسقدر ہین وہ حریص مغفرت ... کسکو حاصل ہے یہ اونکی سی صفت

مہربان ہر امتی پر ایسے ہین ... اونکو جی ہی جانتا ہے جیسے ہین

کیا حکایت یاد آئی مجکو یہان ... ہے یہ اک اہل مدینہ کا بیان

حکایت

ایکبار آیا مدینے مین جو عیر ۔ اوسمین اکثر تہے مساکین و فقیر

یعنی تہے دریوزہ گر وہ بینوا ۔ تہے وہ مشتاق رسول کبریا

اک تو اہل مسکنت تہی وہ سبہی ۔ دوسری آئی سفر سے تہی ابہی

جسم و جامہ پر لگے خاک سفر ۔ موئے سر مین خاک و خاشاک سفر

مسجد احمد مین جب حاضر ہوئی ۔ روضۂ محبوب کے زائر ہوئی

وہان حضور خوبروئی دوجہان ۔ خوبروئی عاشقان جان جہان

فرش قالین مسجد احمد مین ہے ۔ ہر طرح کی زینت اوس معبد مین ہے

جب نمازون پر وہ سب مائل ہوئے ۔ کچہہ وہ قالین اونسے میلے ہوگئے

اتفاقاً اور وقت اوس جا پر ۔ تہا رئیس وقت طیبہ کا مستقر

لگ گئے کپڑون مین مسکینون کے خاک ۔ تب تو سرہنگون پہ ہوکر قہرناک

کہدیا جو ایسی خاک آلودہ ہین ۔ پہر نہ رکہیون اونکو قالینون پر

وہ بجالائے وہین حکم امیر ۔ جا ملی مسکینون کو دی صف اخیر

وہ وہان ہرگز نہ حاضر ہوسکے ۔ دور ہی جانماز مین نالان رہگئے

رات بہر روتے ہی گذری اونکو ناز ۔ ہوتے ہے رنج فراق دوستان

کوئی پوچہے عاشق دلکردہ سے ۔ دور ہوکر روضۂ محبوب سے

کیا قیامت دلپہ گذری ہائی ہی ۔ وصل مین اور یون جدائی ہائی ہی

رات بہر جب گذری وہ نہر اسطرح ۔ جوشش رحمت الہی ہوئی کسطرح

خواب مین کیا دیکہتا ہے وہ امیر ۔ خود رسول کبریا مہر منیر

ذرۂ ناچیز پر ہین جلوہ گر — اور خفا ہین حضرت خیر البشر
اور یہ فرماتی ہین اوسکو ای کہین — ہمکو اس نیت کی کچہہ حاجت نہین
سب وہالی اپنی یہ قالین تو — مت ہٹا یہا لنی مری مسکین تو
میری عاشق جو مری مسکین ہین — میری دل کے باعث تسکین ہین
یہ تو بس ہر دم رہنگے میری پاس — حال و ال اپنا کہین تجہ میری پاس
یہ نہین پاینگے بس مجہسے دور — تو نی یہ سمجہا ہے کیا ای پر قصور
کیون ہٹایا انکو میری پاس سے — کیون دل ان کا توڑا پاس سے
کیون نہین اکرام ضیفا ای بیخبر — النی تو غافل ہے حیف ای بیخبر
کہل گئی آنکہہ اوسکی اسکے متصل — ہو گئی بیدار پہر تو چشم دل
کانپتا تہا سر بسر ہیبت سے وہ — ڈر رہا تہا اسقدر حضرت سے وہ
پہر تو مہمانی مین اونکے صبحدم — ہو گیا مصروف خود وہ محترم
اونکی خدمت مین رہا وہ عذر خواہ — ہای مجہسے کیون ہوا ایسا گناہ
تم تو ای حجاج وفد اللہ ہو — تم تو مہمان رسول اللہ ہو
مین تمہارا کمترین خادمان ہو — ای عزیزو تم کہان اور مین کہان
فی الحقیقت اوسکے رحمت ایسی ہے — خاکساروں پر عنایت ایسی ہے
ذات پاک کبریا ہی ہی رحیم — اور ذات مصطفے بہی ہے رحیم
الحمد اللہ ایسی ہین ہم خوش نصیب — رہنی والی دور جیون کے قریب

آمدم بمدعا

یا رحیم یا رحیم یا رحیم — درد عصیان سے نہ کہہ مجکو سقیم

یا غنی یا غنی یا غنی — رکھہ فقیری مین تو دل میرا غنی

یا ولی یا ولی یا ولی — مجھپہ ہو لطفِ خفی لطفِ جلی

یا رشید یا رشید یا رشید — راہِ عرفان مجھپہ ہو جائے پدید

یا شکور یا شکور یا شکور — رکھہ مجھے ہر حال مین اپنا شکور

یا سمیع یا سمیع یا سمیع — کر میسر میرے حاجاتِ جمیع

یا عزیز یا عزیز یا عزیز — مجھپہ کر دی سب سے عشق اپنا عزیز

یا مجید یا مجید یا مجید — دی مری قفلِ تمنا کے کلید

یا کریم یا کریم یا کریم — دو جہان مین رکھہ مجھی بیخوف و بیم

یا بصیر یا بصیر یا بصیر — کر تو اب دیدہ مرے دل کا بصیر

یا لطیف یا لطیف یا لطیف — ہو لطیف اب میرا قلبِ کثیف

یا عظیم یا عظیم یا عظیم — دور بہاگے مجھی شیطانِ رجیم

یا غفور یا غفور یا غفور — بخش جو مجھسے ہوئی فسق و فجور

یا حکیم یا حکیم یا حکیم — علم و حکمت دے مجھے اور کر حکیم

یا خبیر یا خبیر یا خبیر — کر عطا مجکو مرا ما فی الضمیر

یا رؤف یا رؤف یا رؤف — دی مجھے قہر و عنایت میں تو خوف

یا قدیر یا قدیر یا قدیر — مین ہون زندانِ عصیان مین اسیر

یا علیم یا علیم یا علیم — دی مجھے علمِ صراطِ مستقیم

یا جلیل یا جلیل یا جلیل — مین ہون فردائے محشر مین ذلیل

یا قوی یا قوی یا قوی — دمبدم ایمان ہو میرا قوی

یا ودود یا ودود یا ودود — ہو عطا ہمکو بہشتون مین خلود
یا حلیم یا حلیم یا حلیم — در گذر فرما کہ بس ہو مین اثیم
یا معز یا معز یا معز — ذلت دارین سے رکھیہ محترز
یا مذل یا مذل یا مذل — نفس میرا ہو ذلیل و منفعل
یا حسیب یا حسیب یا حسیب — حشر مین ہوئے حساب آسان نصیب
یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ — وصف ہے جن جن فرشتونکا غلیظ
اونکی ہین تیرے حفاظت مین رہون — یعنی ہون مغفور جنت مین رہون
یا شہید یا شہید یا شہید — ذکر مین تیرے ہو دل میرا شہید
یا قدیم یا قدیم یا قدیم — مجھسے ہر رنج حوادث ہو عدیم
یا رقیب یا رقیب یا رقیب — ہو نگہبان بلاہای مہیب
یا محیط یا محیط یا محیط — ملک طاعت پر ہو دل میرا محیط
یا وکیل یا وکیل یا وکیل — ہر مراد دل کا میری ہو کفیل
یا ملیک یا ملیک یا ملیک — مجھکو رکھیہ اپنے علا ہو مین شریک
یا مقیت یا مقیت یا مقیت — یا ممیت یا ممیت یا ممیت
اسقدر قوت مرے بازو مین ہو — مارون اپنے ہات سی کفار کو
یا حمید یا حمید یا حمید — ہمکو وہان آسان کیجو اپنا دید
یا غنی یا رحیم یا کریم — رحم فرما رحم برحال فقیر

من فقیر نادم کل الدعا
استجب یا ربنا یا ربنا

مناجات فقیر در شوق زیارت کعبہ معظمہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی یہ تمنا ہے حرم کی راہ کو دیکھون
کہین اوس دونون عالم کے زیارتگاہ کو دیکھون
جو تو چاہی تو مین اوس خانۂ دلخواہ کو دیکھون
نہین جی چاہتا دنیا کے عز و جاہ کو دیکھون

تمنا ہے اب ان انکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

جہانکی سیر سی دل بس مین ہو چکا یارب
نہ رکھ دنیا کے رنج و غم مین مجھکو مبتلا یارب
کہین اب تو حریم خانۂ کعبہ دکھا یارب
قبول اس خستہ حال و خستہ دلکی ہو دعا یارب

تمنا ہے اب ان انکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

غمی دیکھی خوشی دیکھی بھلا دیکھا برا دیکھا
نتھا جو دیکھنا ہے سو وہ اس دنیا مین آ دیکھا
یہہ مانا ہمنے یہان اکر تماشا خوب سا دیکھا
ندیکھا خانۂ کعبہ ان انکھونسی تو کیا دیکھا

تمنا ہے اب ان انکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

یہی جی چاہتا ہے بس کہ مین ہر کام کو چھوڑون
اور اس دنیای دون کے ہر خیال خام کو چھوڑون
ملا کر خاک مین دنیا کے ننگ و نام کو چھوڑون
چلا جاؤن مسافر بنکے اور آرام کو چھوڑون

تمنا ہے اب ان انکھونسی بیت اللہ کو دیکھون

پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

تمنا ہے کہ میرا ہات ہو کعبہ کا داماں ہو
تو عرض حال دل جی سے ہو اور چشم گریاں ہو
نکالوں دل سے حسرت جو کہ حسرت دل میں پنہاں ہو
یہ دیکھا چاہیے کب ہو جو تسکین دل و جاں ہو

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

جو چاہا مور عاجز نے کہ جاؤں بیت اطہر میں
خدا نے اوسکو پہنچایا لگا پائے کبوتر میں
تو مثل مور میں بھی ہے ناتواں ہوں خلق داور میں
خدا جلدی سے پہنچائے مجھے بھی بے ان اوس گھر میں

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

عظیم اس خرمن گیتی سے ہے یکدانۂ کعبہ
مشرف لاکھہ معموروں سے یک ویرانۂ کعبہ
ہوا ہشیار ہے وہ جو کہ ہے دیوانۂ کعبہ
بہت دل میں میرے ہے اشتیاق خانۂ کعبہ

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

بیاں کیا ہو سکے اوس بیت اطہر کے شرافت کا
کیا حضرت نے جب یثرب کو وطن غم ہجرت کا
تو پھر پھر دیکھتی جاتی تھی تھا یہ حال حضرت کا
بھلا کیونکر نہ ہووے دل کو شوق اوسکی زیارت کا

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

تمنا ہے وہاں میں طاعت حق کی کروں دن رات
پکڑ کر دامن کعبہ کو لپٹا کروں دن رات
کچھ بھی ہو سکے تو بس یہ طور اپنا کروں دن رات
ادب سے خانۂ کعبہ کو دیکھا کروں دن رات

تمنا ہی اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں ؛
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

پسند آئی عبث انسان کو آرائش دنیا
الٰہی میرے دامن سے ہو دور آلائش دنیا

بگڑ جائیگی دم کی دم مین سب آرائش دنیا
نہو دلمین مرے کچھ خواہش زیبائش دنیا

تمنا ہی اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

خوشا حال غریبان جو حرم کے راہ چلتی ہین
غبار آلودہ اونکو دیکھکر بس آگ ہی جلتی ہین

حرم مین جا کے صورت عاشقونکی بدلتی ہین
ہماری دیکھیے ارمان دل کی کب نکلتی ہین

تمنا ہی اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

نسمجھو تم کہ ملک ہند مین مین آرمیدہ ہون ؛
بہت حالات ہندی سے یہانکی غم کشیدہ ہون

نہایت دل تپیدہ ہون بر آفت رسیدہ ہون
بہت ہی تو مین دیدار کعبہ کا ندیدہ ہون

تمنا ہی اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

دکھا اے میرے مولی تو مجھے بیت العتیق اپنا
الٰہی جو ترا فضل و کرم ہووے رفیق اپنا

یہانکی رہنے سے ایک ایک دم ہوتا ہے ضیق اپنا
تو پھر کیونکر نہو آسان یہان مان طریق اپنا

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

الٰہی سب ترے حامد ہین اور محمود تو ہے
عبادتخانہ کعبہ مین یہی مقصود تو ہے

بسوئی قبلہ سجدہ ہے مگر مسجود تو ہی ہے
خداوندا ہمین اس قصد سے مقصود تو ہی ہے

تمنا ہے اب ان انکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

خدایا تیری رحمت سے نصیب ایسا زمانہ ہو
گلستان حرم مین جا کی میرا آشیانہ ہو
فقیر خستہ جان جستہ خاطر بھی روانہ ہو
پھرون لبیک گویان اور صورت عاشقانہ ہو

تمنا ہے اب ان انکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

دیگر در شوق زیارت مدینہ منورہ حرسہا اللہ تعالی

عجب کیا عالم برزخ جو مثل رو زروشن ہو
نکیونکر گلشن دنیا اوسی مانند گلخن ہو
جہان مہر سپہر کائنات اور گل کا حسن ہو
کہ جسکا آج نخلستان یثرب مین نشیمن ہو

یہی ہے آرزو دل سکے مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

اگرچہ مین یہان ہون پر پڑا ہی جی مدینی مین
نکالون پھر نہ کیا کیا حسرتین دلکی مدینی مین
مجھے گر کاش پہنچائی خدا جلد مدینی مین
شہادت کے خدایا موت ہو میری مدینی مین

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینہ ہی زمین پر کیا ہی جائے پاک صلی اللہ
زیارت اوسکی تسکین دل غمناک صلی اللہ
کہ کہتے ہین جسے سب سا کن افلاک صلی اللہ
شفا ہی سب دیار احمدی کی خاک صلی اللہ

یہی ہے آرزو دل کے مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی کب وہ دن ہوگا کہ جو میں تیرے گھر جاؤں
مدینے کے درخت آئیں نظر جب دوڑ کر جاؤں
مشرف ہوکے مکے سے مدینے کو گذر جاؤں
نہ نکلوں پھر وہاں سے اور وہیں رہ کی مر جاؤں

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

کوئی زائر مدینے کا کہیں جب مجھسے ملتا ہی
کہ اسنی اپنی ان آنکھوں سے اس روضے کو دیکھا ہے
تو آنکھیں دیکھ دیکھ اوسکی یہ ہوتا حال دل کا ہے
دکھا مجکو بھی یارب جو بہت میری تمنا ہے

یہی ہے آرزو دل کے مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

زمین پر جنت الفردوس سا ان ہے روضہ احمد
کوئی رستا بتا دیجو کہاں ہے روضہ احمد
ذرا سمجھو تو تم کسکا مکان ہے روضہ احمد
الٰہی تو وہاں لیچل جہاں ہے روضہ احمد

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینے کے مدارج کا بیان کچھہ ہوسکی کیونکر
سفر سے جب کبھی تشریف لاتے تو قریب آکر
کہ اس درجے کے تھے اوس شہر کے مشتاق پیغمبر
چلاتی تھے بہت جلدی سواری کے تئیں سرور

یہی ہے آرزو دل کے مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی تیری رحمت سے سفر سوی محمد ہو
زیارت گاہ میرا شہر دلجوی محمد ہو

نصیب اوس کے دماغ جا کو خوشبوئی محمد ہو　　تمنا ہے خلد ایا مین ہون اور کوئی محمد ہو

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے ہان اور بقیع پاک مدفن ہو

سنا ہے ہو کی رخصت جب بنی سے ہی نکلتی ہین　　تو مشکل ہے وہان لوگونکی پانوا کی کو چلتی ہین
بہت سوز فراق مصطفے مین دل گہلتی ہین　　نکلتے آہ و نالے ہین جگر بس غمسے جلتی ہین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے ہان اور بقیع پاک مدفن ہو

نہین پاتا ہو مین اب کچھ مزا ایمان کی جینے مین　　مدینے کی لیے ہر دم پھڑکتا دل ہے سینے مین
خداوندا مجھے تو اپنی قدرت کے سفینے مین　　بہا لیچل کہین دریائے فرقت سے مدینے مین

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے ہان اور بقیع پاک مدفن ہو

یقین ہے دوستی جو روضۂ احمد نظر آئی　　پہنچتے تک مگر وہان جان جا کر تاب لائی
نکل کر بیقراری سی جسد کو چھوڑ کر جائی　　سوا اللہ کے کون اس مداوا دل کو پہنچائی

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی یہ تمنا ہے دیار مصطفے دیکھون　　الٰہی یہ تمنا ہے جوار مصطفے دیکھون
الٰہی یہ تمنا ہے مزار مصطفے دیکھون　　وہان اپنی تئین پھر جان نثار مصطفے دیکھون

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے ہان اور بقیع پاک مدفن ہو

فراقِ مصطفےٰ میں جان و دل بیتاب رہتی ہیں
مدینے کے لیئے دیدے ہمیشہ پُر آب رہتی ہیں

الٰہی صبح و شام خواہانِ فتح الباب رہتی ہیں
ہمیشہ شوق میں بھی عاشقان بے خواب رہتی ہیں

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

وہ ہین پیغمبرِ اعظم صلوٰۃ او نپر سلام او نپر
طفیلِ سرورِ عالم صلوٰۃ او نپر سلام او نپر

جنہین شاہ و نبی آدم صلوٰۃ او نپر سلام او نپر
خدا یا جا بکاریں ہم صلوٰۃ او نپر سلام او نپر

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

وہی جیتا رہا جو مر گیا عشقِ محمد میں
مجھے کامل بنا دے یا خدا عشقِ محمد میں

مزی مین ہے بڑا جسکو مزا عشقِ محمد مین
فقیرِ خستہ دل ہوں کر فنا عشقِ محمد مین

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حاجاتِ فقیر

یا الٰہی دیدِ ایوانِ کعبہ ہو نصیب
اب تو ہو نا مجکو بھی مہمانِ کعبہ ہو نصیب

نُور سے دل کو جلوۂ ہر شانِ کعبہ ہو نصیب
بلکہ دم بھر بھی نہ پھر ہجرانِ کعبہ ہو نصیب

یا رب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اِس جہان مین آنکر کیا کیا نہ ہات آیا مجھے
سچ تو یون ہے کچھ بھی یہان گویا نہ ہات آیا مجھے
کونسا مقصودِ دنیا کا نہ ہات آیا مجھے
اب تلک جو دمین کعبہ نہ ہات آیا مجھے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یہ مرے وہ ہات ہین جن سے ہوئی لاکھون گناہ
دیکھیے کل ہووے ان ہاتھونکی کیا حالت تباہ
یہ مرے وہ ہات ہین جن سے ہوئی کاغذ سیاہ
اب یہ دونو پر خطا ہین تیرے آگے یا الٰہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جو نہونا تھا ہوا وہ کام میرے ہات سے
ہین یہ قرطاس و قلم بدنام میرے ہات سے
جو نہونا تھا ہوا ارقام میرے ہات سے
روح و دل کو اب تو دے آرام میرے ہات سے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا ہوا پاپوشِ دنیا جو اوٹھائی ہات مین
ایکدن ان سب سے ہے نقدِ جدائی ہات مین
اور اوسنے گردنِ غیبت جھکائی ہات مین
حیف ہے جو نعمتِ عقبیٰ نہ آئی ہات مین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

نعمتِ دنیا نہ کیا کیا کچھ ہوئی حاصل مجھے
خوب سا لذاتِ دنیا سے کیا خوشدل مجھے
شغلِ خویش علیتی نے رکھا شکر سے غافل مجھے
اب حصولِ لذتِ عقبیٰ ہنو مشکل مجھے

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ بھی ہیں کہ جو دن رات رہتے ہیں وہیں ‌ ‌ ایک میں بھی ہوں کہ اب تک آنکھ سے دیکھا نہیں
ایک وہ بھی ہیں وطن جنکا ہے مکے کی زمین ‌ ‌ ایک میں بیٹھے ہوں پڑا محروم ہوں اب تک یہیں

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ بھی ہیں کہ جو ہیں طائف بیت الحرام ‌ ‌ ایک میں بیٹھے ہوں غم ہجراں میں جگر تھامے مدام
ایک وہ ہیں جن کو کعبہ کی ہے صبح و شام ‌ ‌ ایک میں بیٹھے ہوں کف افسوس ملنے سے ہی کام

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک کعبہ پر نظر ہر لحظہ کئے رہتے ہیں ‌ ‌ ہر زیارت نگاہ پر وہاں نکلے گذرتے رہتی ہیں
ایک ہم بھی یہاں پڑے دن اپنے بھر رہتے ہیں ‌ ‌ جلتے ہیں یا مٹتے ہیں اور در در کی رستے ہیں

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہیں جنکو ہیں واں پانچوں کی لاکھوں نماز ‌ ‌ ایک میں بیٹھے ہوں کہ اک سجدہ نہیں ہے با نیاز
ایک وہ ہیں جنکو وہاں رہتے ہوئی مدت دراز ‌ ‌ ایک میں جلتی ہی بیٹھے اب تک ہوں بے سامان و ساز

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

داخلی ہے ایک لوگوں کو تو کعبے کی نصیب ‌ ‌ اور مجھے اب تک نہیں میدان مکہ بھی نصیب

کاش نزدیکی ہو ان سے یہان سے ہو دور نصیب — یا خدا اب تو زیارت ہو کہین جلدی نصیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہین نزد زمزم اطہر سے جو سیراب ہین — ایک ہم پیتے غم ہجران کا یہان زہراب ہین
ایک وہ ہین جو دعا کرتے تہ میزاب ہین — ایک ہم بے دست و پا اب یہان پر بیتاب ہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیون ہو محبوب دل کعبہ اطہر کے جا — کل زمین سے جسکو فرماتی ہین بہتر مصطفے
اور یہ فرماتے ہین جو خارج نکیتے اشقیا — کب نکلتا چھوڑ کر مین تجکو اے بیت خدا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

قدر کعبہ کس قدر اللہ کے ہے جلیل — ہین خلیل حق محب اوسکے عدو اوسکی ذلیل
ہین محب دیکھو خلیل اللہ اسد اور ابن خلیل — اور عدو جیسے کہ مقہور خدا اصحاب فیل

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

لاکھ سیرابی سے بہتر اس سفر کی تشنگی — دور ہو وے جس سے روز پر خطر کی تشنگی
مجکو ہے اوس زمزم پاکیزہ تر کی تشنگی — یا خدا جلدی بجھا دل و جگر کی تشنگی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر کے خار مین آتا ہے خرمی کا مزا — پیاس مین اسکی ہے آب بقا کا سا مزا
سیب جنت کا ہی اسکی بہوک مین گویا مزا — عیش عقبی کا یہان ہی سختی مین ہے پیشکا مزا

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین عاشق بیدل اگر پیدل چلے — کیون نہون محمل سے بہتر اوسکو چہالے پانو کے
دہوپ رستی مین ہوا و سکون خنک کا نور ہے — کاش ہوجائے یہ میرا حال ای مولی مرے

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اللہ اللہ رحمت حق ہے نثار قافلہ — ہین حرم کے رہنے والے انتظار قافلہ
کوئی بتلانا کدہر ہے رہگذار قافلہ — خاک میری بھی چلی بنکر غبار قافلہ

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہونجاؤن اس دیار غضب مین زیر خاک — یا خدا کرنا مجھے ملک عرب مین زیر خاک
کاش ہو مٹی تیری نجد طلب مین زیر خاک — ہون قریب کعبہ ہون جس روز و شب مین زیر خاک

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہای اتنک بہانسی تو ای نفس نکلا کیون نہین — اے قدم افسوس اوس جانب کو چلتا کیون نہین
حیف ائے انکہو تمھین دیدار کعبہ کیون نہین — دامن اوسکا ہات مین آتا نا کیون نہین

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ دور اپنا غم ہجران کرون
جان و دل اپنے منائے قرب مین قربان کرون
دلمین جو کچھہ ہے ارمان ہے اوسکو حاصل ہان کہون
کاش سامان سفر مین بے سر و سامان کرون

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

پاک ہے قدوس ہے طیب ہے تو یا ذوالجلال
مجھہ پہ ہو فرخ حرم احرام سے ہو کر حلال
کر عطا اس راہ مین سب پاک و طیب مجکو مال
ہات پانون سے سلامت ہند سے جلدی نکال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مجھہ پہ کچھہ باقی نہو وقت سفر حق العباد
خیر سے کسدن کہونگا مین وطن کو خیرباد
دشمنون کو دوستون کی شکل جاؤن کرکے شاد
دیکھیے کب ہووے حاصل ہات مین نقد مراد

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین ہو کے میری ہمرہ ذیل والدین
جانب کعبہ کہین جلدی ہو تبدیل والدین
مین بھی ہے اک خادم چلون ہمراہ خلیل والدین
حج اکبر ہو نصیب اپنے طفیل والدین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

رب کہین جلدی سے کر مجکو بھی دریا مین سوار
جب ہان سے وصل کے دن کچھ سحر ہو آشکار
حضرت جدہ کے مرقد کو دکھا اے کردگار
کسقدر ہو جوش مین شوق دل امیدوار

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ابتو منزل یا خدا امید ان مکہ ہو مرے — اور زیارتگاہ ہر دم شان مکہ ہو مرے
عمر جو باقی ہے سب قربان مکہ ہو مرے — اور جائے دفن گورستان مکہ ہو مرے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہو عروس کر کے کعبہ جس جگہ جلوہ فروش — رو نمائی مین نجائے کیونکہ نقد صبر و ہوش
کاش عاشق کا سماعت کیلیے ہر مو ہو گوش — جست و جوئے بیت مین بیجا ہے یہ خانہ بدوش

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کب تسلی ہوگی دو نو آنکھون کی میرے یا الہ — کاش بنجائے مرا ہر موئے تن تار نگاہ
رات دن دیکھون جمال کعبہ کو مین بے گناہ — اور یہ قدرت مین نہ تیرے ہے کہ ہر شام و پگاہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

باعث حسرت ہے مجکو چرخ اخضر کا طواف — اوسکی وسعت مین ہے ہر دم بیت طہر کا طواف
ہو نصیب اپنے بھے اکدن یونہین اوس گھر کا طواف — اور قبول حق ہو اس بیتاب و مضطر کا طواف

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مین طواف کعبہ مین اترا کے چلتا ہے سہون — معصیت کو اپنے توبہ سے بدلتا ہی ہون

یون نہو یارب کہ مین یہان غمسی جلتا ہی ہو نا ‌ ‌ ہجر کعبہ مین کف افسوس ملتا ہے رہون

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیا کہون بیت خدا کے اور اسود کے مثال ؛ ‌ ‌ دونون ہین نزدیک جیسی مصطفی سی تہے بلال
یا ہے بیت اللہ کے وہ چہرہ تابان پہ خال (حجر اسود) ‌ ‌ یا خدا دکہلا مجہے ارمان سے یہ ہے کمال

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

یہ تمنا ہے کہ ہون قربان کعبہ دمبدم ‌ ‌ اور مین لیتا رہون اسود کا بوسہ دمبدم
سب گنہ ہوجے وہان ہو توبہ توبہ دمبدم ‌ ‌ سوے آنکہون کو خدا در کے (حجر اسود) گریہ دمبدم

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب ؛

مسجد بیت الحرم مین جا رہون مین بہی گر ‌ ‌ اسقدر سجدے کرون پتہر مین ہو جاوی اثر
اور پتہر کے نشان ہون سر مین میرے جلوہ گر ‌ ‌ بلکہ سجدے کرتے کرتے رب کو مٹ جائے یہ سر

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب ؛

ہے یہی ومن اس دل بیتاب مضطر کو لگی ‌ ‌ چشم حیران ہو مری اوس بیت اطہر کو لگے
استخوان سر بہی ہو سجدے مین اوس گہر کو لگی ‌ ‌ اور وہ دیوار پُر انوار ہو سر کو لگے

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

جسطرح جنت مین جا رہنا ہی جی کی آرزو
دی الٰہی اس قدر مجکو اوسی کی آرزو
خانۂ کعبہ مین ہون ہے داخلی کے آرزو
جسطرح بیمار کو ہو زندگی کے آرزو

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اندرونِ کعبہ حمدِ رب ہو استغفار ہو
توبہ ہو زاری ہو ہر جانب ہی کردار ہو
اور لگا دیوار اطہر سے مرا رخسار ہو
اور دعا ربّنا اجرنی من عذاب النار ہو

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

رب کو سجدہ ہو مصلّٰی ہی رسول اللہ پر
داخل و خارج نظر میری ہو بیت اللہ پر
اور ہو وردِ صلوٰۃ اوس خیرِ خلق اللہ پر
ہے حصولِ آرزو موقوف فضلِ اللہ پر

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل دربانِ کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ جاؤن چشمۂ زمزم کے پاس
اضطراب اتنا کہ باقی ہون نہ کچھ ہوش و حواس
شوق مین پینے کے اوسکی ہووے شدت کی پیاس
تب مجھی پینی ہی اوسکی ہوش ہووے بیقیاس

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل دربانِ کعبہ ہو نصیب

کاش مین ہون اور وہ میزابِ رحمت سر پہ ہو
ابر و باران بھی جھکا یا ربِّ عزت سر پہ ہو
اس تھم دل کو گویا دستِ الفت سر پہ ہو
آب سقفِ پاک سے نازل بکثرت سر پہ ہو

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مجکو رکھا اوس بیت کے تعظیم میں تکریم میں — گہ حطیم پاک میں گہ رکن کے تلثیم میں

گاہ سجدے میں مقام پاک ابراہیم میں — دیکھیے رہتا ہوں یہاں تک امید تکمیل میں

(چھونا بوسہ دینا)

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مین بھی ہوں احرام میں جب ہو ترا لطف و کرم — نعرۂ لبیک ہووے اور میدان حرم

اور صفا مروہ پہ بھی ساعی ہوں باچشم نم — جھانکتا ہوں خانۂ کعبہ کو وہاں سے دمبدم

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

جب محبان خلیل احمد پہ ہووین سنگبار — اور شیطان لعین کو کریں الیں سنگسار

مین بھی اون بندوں میں ہوں ہیں تیرے خداوند اشمار — اب تو میری دلکو بیتابی ہے یا پروردگار

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

یاالٰہی ہیں جو ہاں جتنے مقامات دعا — اور جو ماثور ہیں الفاظ و اوقات دعا

مجکو ہو اون سب میں توفیق ہدایات دعا — اور مصباح اجابت ہو مشکوٰۃ دعا

(سنت سے ثابت)

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مجکو ہووے حج کعبہ حجت محشر تو ہے — عمر سب عمر ہے لاالی میں گذر جانے مری

سر منڈا کر بوجھ میرے سر سے گر جائیں سبھے — عاشقوں کے شکل ہو اور خاک ہو مجھ پر پڑے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

جسکو ہو جائے وقوف اوس جائے اطہر کا نصیب
اوس سے ہو میدانِ محشر مین بھی رحمت نصیب
یا الٰہی جا رہا ہون اک روز وہان مین بھی غریب
جو ہی میرا دردِ دل وسکا تو ہی ہی طبیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

وہان منا مین السی قربانی کا مجکو ڈہب ہے
یا شکستہ کو جوراہ تیز پر ضرب ہے
یا الٰہی جیسی میرے کام یہان سب بنے
دست کوتہ اب ہاتھ کا طالب طلب ہے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

مسجدین جتنی ہین ہین جسقدر نزدیک و دور
وی الٰہی مجکو اون سب کی زیارت سرور
ہر جگہہ یہ سر رہے سجدے مین تیرے یا غفور
کیون نہ سب آسان ہو جب اس دعا کا ہو ظہور

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

اور زیارت ہو مجھی دارِ خدیجہؓ کی حصول
کاش ان آنکھون سے دیکھون جا میلادِ رسول
ہو مرادِ دارِ عتیق اور دارِ ارقم مین دل
یا خدا یہ سب دعا مین کر طفیل اسکے قبول

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

یا خدا مجکو دکھا غارِ حرا اور غارِ ثور
اور غارِ مرسلات اور سب زیارتگاہ و

اور قبورِ جنت معلا کو میں دیکھون بغور | سب عاؤ نکا وسیلہ یہ دعا کرتی ہے دور

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

بیقراری سب میں سب کے جان و دل تیرے لیے | خاک میں شاہ و گدا جاتی ہین مل تیرے لیے
ہجر میں کعبے کے سب ہین مضمحل تیرے لیے | ہے فقط کعبے سے ہونا متصل تیرے لیے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

زَیَّدَ اللّٰہُ لَہَا زُوَّارَہَا فِی کُلِّ یَوْم | زَادَہَا عِزًّا وَّ عِظَمًا ہٰکَذَا فِی کُلِّ یَوْم
یَحْزَنُ قَلْبِی یَفْنِی ہَجْرُہَا فِی کُلِّ یَوْم | اِسْتَجِبْ مَا قُلْتُہٗ یَا رَبَّنَا فِی کُلِّ یَوْم

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

آید این شکلم بہر آسمان کین ہر زمان | جلوہای طلعت کعبہ ہمی بینم عیان
میشود در سایۂ پر نور کعبہ جای آن | عرض من بشنو منم بے صبر و بے تاب و توان

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

پھر رہی ہی یہ تمنا اس دلِ غمناک مین | ہو کے عریان میں ہون غلطان وہانکی خاک مین
لوٹ کر ہو جاؤن شیدا پاک جائی پاک مین | اور ملون تیری خاک مثل عطر گل پوشاک مین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مستزاد

جب مشرف ہو کے وان سے آنیوالے آتے ہین
اور غلاف پاک سی وہ ان کے تبرک لاتے ہین
سب کو دکھلاتے ہین سر آنکھون پہ وہ رکھواتے ہین
کیا کہون جو دیکھکر ارمان دل مین آتے ہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

نیت ہجرت ہے یا مولی مجھے یہان سے نکال
ہند کی الفت سے بھی میرے دل و جان سے نکال
اس وبا پر غضب کے قید زندان سے نکال
جانب کعبہ سلامت دین و ایمان سے نکال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیا سفر مین جا بسینگے وہ جو سفر کرتے نہین
ہو چکا ہے فرض حج بیت حق پر بالیقین
اونکو توفیق سفر دی یا اِلٰہ العالمین
اور خادم قافلے والونکا ہو یہ دل حزین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب ؛

جنکو سامان سفر حاصل ہوا اور زاد راہ
اور نہ دیکھا خانہ کعبہ اونہون نے واہ واہ
وہ یہودی یا کہ نصرانی مرینگے روسیاہ
نقد طاعت سے نہ خالی ہات ہو یہ پرگناہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

وہ جو کہتی ہین کہ جانی کی ہمین فرصت کہان
اور فرصت ہے ہوئی تو جسم مین طاقت کہان
اور طاقت ہے ہوئی تو اسقدر دولت کہان
اونسی کہدو یہ بہانے ہین تو پھر جنت کہان

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب

صدسی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

عیش دنیا مین جو فی الحال نظارہ اور حاجی مین بال
اللہ اللہ کسقدر اسراف مین آتے ہین مال

کیا پڑی ہی نذرات بہان اللہ کے کھاتی ہین بال
پر سفر کے نام کو بالکل نہین پاتے ہین مال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
صدسی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

کوئی کہتا ہی تجارت سے نہین فرصت مجھے
کوئی کہتا ہی کہ گھرسی ہی بہت الفت مجھے

کوئی کہتا ہی نہین سرکار سی رخصت مجھے
مرتی دم ہر ایک کہیگا کاش ہو مہلت مجھے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
صدسی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہر گھڑی پھیلائے رکھہ دستِ دعا کو ای فقیر
چاہتا ہی تو اگر اوسکی عطا کو ای فقیر

کیون نہ تجھپر رحم آئیگا خدا کو ای فقیر
ایکدم مت بھول اپنی التجا کو ای فقیر

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
صدسی گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حاجات فقیر بحضرت رب قدیر در شوق مدینہ طیبہ حرسہا اللہ تعالی

ہو نہ جبتک تسکین دل حاصل مدینے کی قریب
اب نہو جانا مجھے مشکل مدینی کے قریب

خاک مین یہ خاک جا پہنچے مل مدینے کے قریب
جا رہی یارب آب و گل مدینے کے قریب

[illegible]

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہے سبیل قرب پیغمبر مدینے کا سفر
کر نصیب اے خالق اکبر مدینے کا سفر
ہووے تسکین دل مضطر مدینے کا سفر
اور بہت آسان ہو مجھ پر مدینے کا سفر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

اس سفر میں یا خدا اخلاص نیت دے مجھے
حاجی اور زائر کہا جانے سے نفرت دے مجھے
بے ریا رکھ مجکو اور خالص محبت دے مجھے
اور بہت جلدی پہنچ جانیکی ہمت دے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

اب کہیں جلدی وہ دن دکھلا دے رب العالمین
دور ہو جاؤں وطن سے اور مدینے سے قریں
اور کہیں سب قافلے والے کہ بس آ دل حزیں
اب کوئی منزل مدینے کے سوا باقی نہیں

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

نخل طیبہ کا تبرک دے اگر پنکھا کوئے
ہو ہوا اوسکی مری جنت میں ہوا فردوس کی
اوس سے ہووے راہ کی گرمی سی میرے بند گئے
خاک جا پہنچے کہیں زیر گلستان مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

کسقدر پر نور ہے نام خدا ملک عرب
اور سراسر ہے مطیع کبریا ملک عرب

کیون ہو جب ہو مقامِ مصطفےٰ ملکِ عرب — یا خدا جلدی دکھا جلدی مجھے ملکِ عرب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ترک مین طاعات و خیرات ملکِ ہند مین — مین غلامِ شہوت و لذات ملکِ ہند مین
کیا بڑا اندھیر ہے دنرات ملکِ ہند مین — یا الٰہی مین بہت آفات ملکِ ہند مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مثلِ مکہ ہے مدینے کو جہان پر احترام — طیبہ طیب کا ایسا کیون ہو عالی مقام
آنکہ جس مین رسول اللہ فرمائین قیام — مجکو ہے یا رب دکھادے مسکنِ خیر الانام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے دوا درد بیماران مدینے کا غبار — ہے علاجِ روح ہر انسان مدینے کا غبار
میرے سر آنکھون پہ ہو افشان مدینے کا غبار — بلکہ ہو پیراہن عریان مدینے کا غبار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیون نہ اتراتی پھرے خوشبو سی طیبہ کی ہوا — جسکے ہمدم ہو گئے خوشبوی محمد مصطفےٰ
جسکے آگے عطر و مشک و عود و عنبر چیز کیا — گرد باغ جان عطر اوس سے میرا یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

گر نہ جائے رحمت ہے تو احمدؐ کے سبب
خاکمین اونکے جو صحبت ہے تو احمدؐ کے سبب
اوس جگہ مقبول طاعت ہے تو احمدؐ کے سبب
مغفرت وہان ہے نجات ہے تو احمدؐ کے سبب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

یا خدا راہ مدینے کی مساجد کو دکھا
ہر جگہ اس سر کو میرے اپنے سجدے مین جھکا
دوڑتا جاتا ہون لگے پاؤن ورد ما ہوا
پھر نہ فرط شوق ہی ہو دے ہی میر صدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مرقد میمونہؓ بھی یارب دکھا نا راہ مین
طفل دل روتا ہے آم المومنین کے چاہ مین
جی بڑا ہے مسجد و بیت رسول اللہ مین
اب کہان تاب اتنے جو جاؤن مین سال ماہ مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

فتح الابواب لنا یا ربنا من رحمتک
انت مطلوبا لمملوک فقیر یا ملک
اہد لی ربی الی البیت و دار مرسلک
ثم ادخلنی الٰہی مصرہ من بلدتک

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

چون شود حالم چو برج سبز را بینم ز دور
بر زمین افتم چو برج سبز را بینم ز دور
کے بود ہمدم چو برج سبز را بینم ز دور
چون ہوا گردم چو برج سبز را بینم ز دور

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

جب رسول اللہ کا مسکن نظر آئے مجھے
پاک ہوویں دیکھنے کو اوس مزارِ پاک کے

غسل کر ڈالیں نہ کیوں آنکھیں مری اشک سے
اے تو یا رب میرے یا مولیٰ مری امداد کر

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہند سے جاؤں مدینے میں تو ہو اتنی خوشی
اے تو یا رحمٰن میرے بھی کہیں ہو جی خوشی

جسقدر ہونا ہے جنت میں جانیکی خوشی
کیونکہ ہو میرے خوشی جب تک نہ ہو تیری خوشی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسکنِ طیبہ الٰہی مثلِ جنت ہو مجھے
بلکہ دم بھر جیتے جی ہاں سے نہ رخصت ہو مجھے

اور وہاں ایک ایک دم رہنا غنیمت ہو مجھے
شہرِ احمد میں کہیں مرگِ شہادت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یوں رسول اللہ فرماتے ہیں میں بیزار ہوں
کافرانِ ہند میں رہتے سے یا رب دل ہے خون

جو مسلماں ہوکے اہلِ شرک میں پائے سکون
حال دل لکھو جاتا ہے تو تو بس میں کیا لکھوں

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا ہی عالی منصب ہے باب السلام
ہو سلام اس پہ یا مولیٰ لب باب السلام

روضہ روشن ہے بہتر عرش سے باب السلام
مجکو پہنچا دی سلامت جانب باب السلام

[illegible]

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

نام بھی جس باب کا مشہور باب جبرئیل
ہو گئے اوس ستی سی مین بھی فیضیاب جبرئیل
شاید اب مجھے آتے جاتی ہون جناب جبرئیل
داخل مسجد ہون ہمراہ رکاب جبرئیل

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

جب نماز روز و شب اوس مسجد عالی مین ہو
کیون نہ ایسی حال خوش مین دل بھی غش لئے ہو
چشم حیران کی نظر ہر لحظہ اونس جالی مین ہو
ابتو امداد خدا اس طاعت مالی مین ہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

درمیان حجرہ و منبر ہو جب میرا قیام
اور جب ہون مین بصحن مسجد خیر الانام
وہان نظر کو ہووے ہر دم حجرۂ انور سے کام
دیکھتا ہون قبۂ انور کو ہیبت سی مدام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

روضۂ انور مین بھی مجکو میسر ہو نماز
وقت اس خلوت کا یا اللہ ہو جاوے دراز
اور استغفار و تسبیح و ثنای بی نیاز
ہین مرے سب کام تیرے ہی سپرد اے کارساز

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

باادب ہم مین کبھی بالین اطہر کے قرین
اور خیال روی روشن دل مین ہو نقش نگین

اور کبھی ہوں میرہ تا باں کے آگے ہیں حزیں | کہتا ہوں صل علی روح شفیع المذنبین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

روح احمد پر تو حاصل ہے یہاں عرض سلام | پر مزا جب ہے کہ جا کیجے وہاں عرض سلام
منہ تو دیکھو ہے میسر قسمت میں کہاں عرض سلام | ہاں اگر آسان کرے جا کہاں عرض سلام

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

حضرت حق سے ہے نازل وہاں کامل صلوۃ | اور فرشتے بھی سبھی کرتے رہیں نازل صلوۃ
اور ہمیں ہر مخلوق ہے یا رب شامل صلوۃ | ہو آواز حزیں مجکو بھی وہاں حاصل صلوۃ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

بھیجتا ہوں یوں تو میں یہاں سے بہی احمد پر درود | اور پہنچ جاتے ہیں جا صد لیکے مقصد پر درود
پر حضور سے میں خدایا ہو محمد پر درود | ہو کے حاضر جا کہوں اوس پاک مقصد پر درود

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

مجھسے ہو وے ہیں وہ ادا الفاظ و مضمون سلام | جو کہ ہیں اصحاب بہی تو روسنون سلام
یعنے جو مسنون ہیں دستور و قانون سلام | دیکھیے کسدن ہے یہ محروم مقرون سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

رات دن یارب ان تسلیم کا ہو اتفاق	تا لکھون لکھنی کا جو جو کچھ ہے دلمین اشتیاق
کیا سرور وصل اور کیا شکوۂ درد فراق	اب مدینے کی جدائی ہے خدایا مجھپہ شاق

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اور کہان قسمت کہ وہان پہونچ تو ہون لاکھون سلام	ایک ذرے دیوین جواب اونکا مجھے خیر الانام
جب حضور شاہ مین حاضر ہون مین مثل غلام	عرض حال دل بھلا کیونکر ہے پہر تا تمام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

عرض ہوتے کہ درد ہجر نے مارا مجھے	تیرے در پر کم نصیبی نے نہ پہنچایا مجھے
یعنی سامان سفر برسون نہ ہات آیا مجھے	آپ ہی کے شوق مین عشق اس صدا کا تھا مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینی کے قریب

یا رسول اللہ جو کچھ مجھپہ گذری کیا کہون	یا رسول اللہ دل کے بیقرار کی کیا لکھون
یا رسول اللہ جو حالت تھے میرے کیا کہون	اور دعا یہ جسقدر ورد زبان تھی کیا لکھون

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کی قریب

یا رسول اللہ مرے ماں باپ تمپر ہون نثار	مجھکو ملک ہند کا رہنا تھا مثل قیدیار
اب مدینا آپکا ہے جنت الفردوس وار	یا رسول کہا کرتا تھا یون مین بیقرار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ میں مشتاق تھا دیدار کا	مسجد و محراب کا منبر کا ہر آثار کا
روضۂ انور کا یہاں کے ہر در و دیوار کا	اوّل و آخر یہ تھا دم میری گفتار کا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ لاکھوں شکر مولیٰ کے لیے	آپ کے اب جو حرم میں بھی یہاں آئے لیے
اب مبارک باد میری چشم بینا کے لیے	آرزو یہ تھی اسی محو تماشا کے لیے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب مبارک میری آنکھوں کو جمالِ طیبہ ہو	اب مبارک سجدۂ احمد میں سر کو سجدہ ہو
اب مبارک میرے ہاتھوں کو نشانِ روضہ ہو	اب اثر مجھکو مبارک اس دعا کا کیوں نہ ہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ اب مجھکو ہوئی اتنی خوشی	کیا عجب ہے جو میں تیار دی گ ہو جاؤں ابھی
اور ہوا ہو کر عجب کیا روح یہاں آ تری	جب مدینے کے سفر میں تھے یہی فریاد تھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب سرور وصل سے بیخود ہوں میں یا مصطفیٰ	ہے یہی حیرت کہ میں اور روضۂ خیر الوریٰ
خواب میں ہے یا کہ بیداری میں ہے یہ ماجرا	کیا مرا لکھا وہ سچ مچ اے خدایا ہو گیا

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

نفس ظالم ہوں استغفار ہے ربی مری — آپ سے میری شفاعت کیجئے حق سے یا نبی
تا کہ پاؤں میں بھی تواب و رحیم اوسکو ابھی — یہ تمنا ہی تو لازم اس تمنا ہی میں تھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

یا نبی ڈرتا ہوں مجھکو پھر نہو درد فراق — پھر نہو وہ اشک سرخ چہرۂ زرد فراق
پھر کھلیں منہ پر پڑی میرے نہو گرد فراق — یوں کہا کرتا تھا میں پھر کر دم سرد فراق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

بس ہاں ہے یا خدا دم بھر مجھے رخصت نہو — جان رخصت ہو بدن سے پر مجھے رخصت نہو
دیکھکر وہ روضۂ انور مجھے رخصت نہو — حیف ہے اب تک وطن ہے گر مجھے رخصت نہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

حضرت صدیق کو بعد اوسکی ہو عرض سلام — جو ہیں صادق یار غار حضرت خیر الانام
سب سے بالاتر ہے بعد از انبیا جنکا مقام — انکا مشتاق زیارت ہے بہت یہ مستہام

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

پھر تحیہ عرض ہو فاروق اعظم کے تئیں — قول سے جنکے موافق آیا قرآن مبیں

جنکے باعث سارے دنیون سے ہوا غالب دین
اب طفیل دوستان رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

کیا ہے عالی شان مین دیکھو تو اصحاب رسول
عالم برزخ مین بھی ہین دونون ہمخواب رسول
کیون نہو دین جو کہ تھے قربان آداب رسول
یا الٰہی اب طفیل قرب اصحاب رسول

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہین مدینے مین محمد مصطفےٰ کے جتنے چاہ
چاہ مین پانی کے اونکے تشنہ لب دل ہے گواہ
گرد ہون مثل سگ کعبہ اونکے مین بھی یا الٰہ
ہو نہ یا رب مجھ بے سامانی اب تو سد راہ

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا نصیب اوس کوچہ بازار کے
پڑتے تھے ہر دم قدم وان سید ابرار کے
جو مشرف ہین رسول اللہ کی رفتار کے
یہ دعا ہے شوق مین اوس معتبر آثار کے

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

بانزا تا مین نہین تقصیر بے اندازہ سے
خاک میری پاک ہو پہلے تو قرب مکہ سے
کوئی باندھے مجکو لیجا کر ستون توبہ سے
پھر خدا طیب بنائے قرب خاک طیبہ سے

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہے جو نزدیک مدینہ مسجد پاک قبا
رونق افزا اوسجگہہ ہوئے تھے مصطفٰے
پھر مدینے سے بھی آتے تھے وہان خیر الورٰی
اوسمین دو رکعت ہین عمرے کے برابر با خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مسجدین جو دور ہین یا مین مدینے کے قریب
جا کمین اون سبکی کہہ سر میرا یا رب مجیب
کیونکہ اون سبکو قیام مصطفٰے سے ہے نصیب
دیکھیے کب تک مقیم خستہ دل ہوگا غریب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

جائے حنانہ کوئی کاش دکھلائے مجھے
اور ستون ابولبابہ تک بھی لیجائے مجھے
مجھسے وہان جو ہوا ور رونا بہت آئے مجھے
بس سوا اللہ کے وہان کون پہنچائے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مرقد انور پہ ہو عرض تحیہ صبح و شام
پھر بقیع پاک کا دیکھون مین جلوہ صبح و شام
اوسمین اہل بیت کا دیکھون مین قبہ صبح و شام
کر دعا مولی سے اے دل آ گئے گر صبح و شام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

قبہ عثمان ذی النورین بھی مجکو دکھا
قبہ پر نور ابراہیم ابن مصطفٰے
اور قباب دختران حضرت خیر الورٰی
کیون نہ آسان ہو یہ گر لطف کبریا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

امہات المومنین کا قبۂ عصمت دکھا — جس سے طفلِ روح پائے دوشِ مادر کا مزا
اور بھی قبے وہان موجود ہین جو یا خدا — ہو شرف سب کی زیارت سے مجھے جلد عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور خصوصاً روضۂ زہرا بھی دکھلانا مجھے — با حیا روشن قدِ عفت پہ لیجانا مجھے
وہان جناب سیدہ مین جلد پہنچانا مجھے — تو بنا یارب مدینے کا ہے دیوانہ مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسجدِ زہرا مین بھی سجدہ ہو مولے کو مزا — وہان فراقِ مصطفےٰ مین وقتِ شیون ...
اس لیے بیت الحزن نام اونکی مسجد کا ہوا — دلکو رقت رونا آنکھون کو مری وہان ہو عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا الٰہی مجکو دکھلانا صحابہ کے مزار — جان و دل سے ... تھے جو کہ حضرت پر نثار
اور بن دیکھے رسول اللہ کے تھے بیقرار — بیقراری دے وہان کی مجکو یا پروردگار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور شہیدانِ احد کی بھی زیارت ہو مجھے — ہر جبل کے نخل کے وادی کے رویت ہو مجھے
ہر زیارت گاہ سے حاصل شرافت ہو مجھے — دیکھیے اب رنجِ ہجران کتنی مدت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اور بھی رہا بھی میرے دل صد چاک مین
خاک میرے پاک ہو ملکر وہانکی خاک مین

مر کے مین بھی خاک ہو جاؤن البقیع پاک مین
اب تو بس یون ہی سمائی ہی دل غمناک مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

دلکو یون طیبہ سے الفت ہے تو احمد کے لیے
اوسمین مر جانی کی رغبت ہے تو احمد کے لیے

اوسکی ہر شی سی محبت ہے تو احمد کے لیے
آرزو یہ بے نہایت ہے تو احمد کے لیے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

کیون مدینے کی حراست مین نہو ہر کام دین
کیون نہ اوسمین مدفن دین کو ہو آرام دین

بیچمین نام مدینہ کے ہی کچھو نام دین
جسمین حاصل کام دین ہو اور سب احکام دین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

سوچتا کیا ہی کہین جان بھی بچانی ای فقیر
اپنی کھیتی کو ذرا سینچ کر دکھا دی ای فقیر

کام کر سب اپنے مولیٰ کے حوالے ای فقیر
اب تو مدت ہوگئی یہ کھیتی کھیتی ای فقیر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

امرِ ذوقی کا بیان کونسی الفاظ سی ہو
غیرِ ملفوظ عیان کونسی الفاظ سی ہو ۱۰

آج بالیدگی فرقِ سرورِ محزون
منزلِ شمس ہری گہر کا لقب ہے موزون
تنگ ٹھیراتی ہی وسعت مین کلاہِ گردون
صاحبِ تاجِ منور ہی ب اسمین مکنون

حاصلِ عمرِ طبیعے نے کیا آج نزول
جان و دل نذر ہین یکاش اگر ہوئین قبول ۱۱

اطلسِ چرخ بنا جسکے لیئے فرش براہ
جوش زن دلمین ہے وہ شوقِ دسرورِ دلخواہ
ہو گیا جلوہ گر مجلسِ فقیر آج وہ شاہ
فرطِ شادی ہو عجب کیا مجھی گی ناگاہ

یہی حیرت ہے کہ یہان اور شہِ دین آجائی
بالیقین دلکو یقین ہو تو یقین آجائی ۱۲

قافِ قربِ آج ہوا قاف سے اعظم میرا
امرِ اوسط ہی جو توصیف مین مہتم میرا
یعنی فکرِ صفتِ شاہ ہی ہمدم میرا
دل ہی فین مدحِ محمد مین مدغم میرا

مجکو اترانی سے اطرا سے بچائے اللہ
مدحِ غالی کا مجھے منہ نہ دکھائے اللہ ۱۳

کیا ہی وہ تری صحفِ نعتِ رسولِ مختار
آئی اشباحِ مضامینِ عطائی غفار
بن گئی ارضِ حرم آج زمینِ اشعار
موردِ نورِ قدم مین جو سراپا انوار

یعنی ہے فکرِ سراپائے محمد وارد
جس مزندی یہ ہوا نورِ محمد وارد ۱۴

بحرِ اشعار ہی یہان وکشِ کوثر گویا
وزنِ ہر بیت مین ہے ثقلِ ترازوی جزا

نقطۂ حرف بنا مردم چشم بینا	هی سخن ناسخ طغیان و غلوِ شعرا

حاصلِ قریہ گفتار کچھ آج ایسا هے
خرجِ صد ملک سخنور کو بھی رشک آتا هی ۱۵

[illegible]

یہ سخن رشک گلستان جہان کیونکی نہو	یہ سخن نور شبستان جہان کیونکی نہو
رونقِ شان سخن شان جہان کیونکی نہو	سامی اس بات سے سامان جہان کیونکی نہو

گر سخن کاشف اسرار نہوتا واللہ
قل هی قرآن مین تکرار نہوتا واللہ ۱۶

یہ سخن وہ هی کہ جو معجزۂ عیسیٰ هی	اس سخن کے لیئے بیتاب دل موسی هے
یہ سخن وہ هی کہ اسرارِ شہ اسرا هے	یہ وہ شاهد هی کہ در پردۂ ما اوحی هے

طور دل کے لیئے عالم مین تجلّی هی سخن
دیکھلو آئینۂ صورت معنے هے سخن ۱۷

هر مسافر کے لیئے کشتی کعبہ هی یہ	اور بعیر آج لیئے عیرِ مدینہ هی یہ
هر خطاکار کو یهان عذر خطیئہ هی یہ	قابل التوب کے درگاہ مین توبہ هی یہ

شرف انسان کو ملک پر هی سخن کے باعث
تا زمین ارض فلک سے هے سخن کے باعث ۱۸

بیکس عشق کو خود مونس و همدم هی سخن	داغ دل کے لیئے کافور کا مرهم هی سخن
صاحبِ زینتِ مدحِ شہ عالم هی سخن	هان تنبیہ اوسکو کهو جو کہ بذم تم هی سخن

کچھ نهین جائی سخن یهان کہ سخن هے وہ رفیق
جذبِ مطلوب مین سهل اوسکو هی هر فہم عمیق

۱۹

خود سخن کے لیے ہیں چار کتابیں تفسیر — اور سخن سے ہوا کاشانۂ عنصر تعمیر
ہے حدیث نبوی خاص سخن کی تصویر — سخن مدح سے ممدوح ہوئی ذات بشیر

۲۰

اور سخن میں ہے سراپای محمد کا بیان
جسکو لکھتا ہے قلم آج بعون الرحمان

کیوں نہو وصف قلم کاتب لوح محفوظ — کب نکلیں فقر کونین قلم سے مخطوط
ہوگیا جس سے یہ کان سکون سب ملفوظ — یہ وہ یکتا ہے کہ ہے ضابط ہر حظ و حظوظ

۲۱

اسنے خود لکھی ہے آیات قدم کی تفسیر
یہ قلم وہ ہے کہ ہے نون و قلم سے تفسیر

کون ہمدم ہے وہ اس کے ہیں الٰہی نفلخ — کہ صریر اسکے وہ عالم میں ہوئے قرع صماخ
واہ کیا کچھ یہ قلم کے ہے قلمرو ہی فراخ — لکھ رہا ہے یہ نہیں ہے تو سر نہ کاخ

۲۲

سرو کس باغ کا ہے رونق گلزار قلم
شاخ کس نخل کی ہے یہ گل اسرار قلم

بے زبانی پہ ہے اللہ رے ایسا ہی بیان — جس سے حاصل ہے طوطی کے لیے طی لسان
کاشف راز دلی ہے مگر کیا ہے بیان — گوش دل میں بھی کہدیتا ہے چپکے سے کہ ہاں

۲۳

نہیں تا کس کے سزاوار ہے شان اسرار
باادب چاہیے اسطور بیان اسرار

صورت خضر سر چشمۂ تاریک دوات — کھینچتا مردہ دلونکے لیے ہے آب حیات
خامہ اسکو لکھو کیونکہ یہ خامہ ذرات — بخیہ کرتا ہے ادہی جیب ہے بیان خام صفات

عشق والوں کے لیے سلک جواہر ہے یہ کلک

۲۴

اس سیاہی میں وہ انوار مظاہر ہے یہ کلک

یہ قلم وہ ہے کہ خود جسنے باذن الرحمان — لکھی توریت جدا انجیل و زبور و قرآن
کاتب وحی و حدیث اسکا لقب ہے شایان — کہ انھیں دو کے لیے اسکو ملین ہیں دو زبان

۲۵

صورت دست دعا اب یہ سراپا ہے درازہ
کہ سراپائے محمد کا بھی ہو نقش طرازہ

بارک اللہ ہوئی مقبول دعائے خامہ — ہو گیا نفس حصول آج مرا علامہ
تو ہوا مجھسے یہ آغاز طراز نامہ — کیا ہی گرم آمد مضمون کا ہوا ہنگامہ

۲۶

چشم بد دور وہ مضمون ہے یہ ماشاء اللہ
جسمین قدرت کا دکھاتا ہے تماشا اللہ

ہے دلیل اجر تو اوصاف محمد یہ رقم — کیجیے کیونکر اسی قرطاس ملمع پہ رقم
یہ وہ مضمون ہے کہ ہو لوح زبرجد پہ رقم — قلم زر سے بالواح زمرد پہ رقم

۲۷

بلکہ مسطور ہوں سطور سراپا کے سطور
قلم نور ہو قرطاس ہو رخسارہ حور

چاہیے صرف قلم اسمین ہو شاخ طوبیٰ — کاغذ مشق ہوا سکا ورق شمس ضحیٰ
اور سیاہی ہو سویدائے ضمیر حورا — نقطہ حرف بنے مردم چشم عینا

۲۸

اور بنین خط شعاع اسکے خطوط مسطر
و سیدم صرف مداد اسمین ہو آب کوثر

اور سرخی کے لیے اسمین ہو شنجرف شفق — اور بنی جدول دین ہو صوف استبرق
لکھ سکتا ہے مجھے کاش جو قرطاس فلک — تو لکھوں چہرہ وہ [illegible] دو رنگین [illegible]

دیکھکر روی افق رنگ شفق فق ہوجای
ورق شمس ضحی کا غذ بادی نظر آئے
۲۹

کیا مراد وہی استعارے سے وسکے واللہ — جسنے جبریل کو مزدور کہا بے پرواہ
وہ ملکین ہین وہ امین ہین وہ مطاع ذی جاہ — آپ جنکی لئے رہتی تھی نبی چشم براہ

دل احمد سے یہ پوچھے کوئی کیا ہین جبریل
ہمین خود ملقی اسرار خدا ہین جبریل
۳۰

کوئی اوس آنکھ کو ڈالی ہی تھرسی کحل — نظر آتا ہی جسے دیدۂ یعقوب کہل
تو یہ ہی یون ہو کہین عین نہی مستعمل — کوئی تشبیہ نہی اور نصیب اجہل

اسمین تعظیم رسول عرب کا ہیکو ہے
مدح مستلزم تحقیر نبی کا ہیکو ہے
۳۱

نعت مین ذکر ہی یوسف کا تو کیا کی تعظیم — جنکو فرماتی ہین مبعوث کریم ابن کریم
کس لئے نعت سے ہے ذکر زکریا و کلیم — کیسی تحقیر سی ہی وصف مسیحا کی فخیم

یون ہی اخوان محمد کا جو مومن ہے کوئی
کسلے اخوان سے کیا جانیے وہ حق ہی کوئی
۳۲

مینے مانا کہ بڑا طبع کا موزون کوئی ہو — فلک صاحب مین ہے صاحب سے بہتر گردون کوئی ہو
شعرا مین وہی سرکردۂ غاوون کوئی ہو — نامۂ مرفوع تو اوس سے ہو جو مجنون کوئی ہو

استعارات و مراعات کی ہشیاری ہی
ہجو مین خوب جنون کی اوسی بیماری ہی
۳۳

گنگ ہو جی نہ رہا جس سے ہوا ایذائے رسول — ذم جبریل ہوا اور اوسمین تو لائی ہے رسول

یا کہ مخلوق مین جو قبل نبی آئی رسول | اونکی تحقیر ہو اور آپ ہو شیدائے رسول

اپنا دیوانہ ہی شیدائے نبی کب وہ ہے
ایک ہشیار ہی دیوانہ مطلب وہ ہے ۳۴

جسکا مقصود فقط شعر ہو کیا اوسکو شعور | کیونکی ہوتی ہی بیان نعت رسول مغفور
کوئی وادی ہیمون مین گو ہو مسرور | جو کہ ہی ذام رسل وہ ہی نبی کا مقہور

ایسی احسان تراشیدہ کا محسن ہے مسمی
گو تکلف سی ہو حسان وہ لیکن ہے مسمی ۳۵

قصہ کوتاہ کہان کھینچی طبیعت میری | پھر معاون ہو وہ اللہ کی رحمت میری
روح حسانؓ سی یکاش ہو قربت میری | حسن احمد کی بیان مین ہے راحت میری

نون تنوین نبیؐ سی ندا کا ہے نزول
کہ **فقیر** اب مترنم ہو بتحسین رسول

ظاہر و باطن محبوب ہے وہ حسن عیان | کہ بیان اوسکا نہیں طاقت جن و انسان
اوس محاسن کے حسین ہیں وہ جیبہ دو جہان | کہ شریک اوسکا نہیں ہے کوئی دارین مین ان

جوہر حسن رسول آمدہ آن جوہر فرد
کہ خدا باد گرش وعدہ تقسیم نہ کرد ۳۶

کس سے موصوف ہو وہ ذی شرف حسن و جمال | ہی وہان ہمصف ہمہ اصنف حسن جمال
ذات احمد ہی وہ دُر صدف حسن و جمال | سائل حسن ہے وہان سبکی کف حسن و جمال

کیونکی معقول بشر ہو وہ حسن فخیم
جلوہ افروز ہو جس حسن پہ خود حسن قدیم

۴۸

کیا بیان ہو صفت اس رئیس الابرار
جسکا ہر سجدہ یقینی ہے قبول جبار

لیل اسرا ہیں وہ موئے سر محبوب جہان — اور ہر اک تار میں ہے فیض شب قدر عیان
شب طاعت متہجد کو نصیب ایسی کہان — جو تعلق میں ہے خط دل بیدار عیان

۴۹

زلف ہے لیل سعادات ہیں وہ زلف کے تار
زلف دل کھینچ لئے زلفی ہی حضور غفار

دلکشا ایسی ہی وہ اللہ وہ پر نور جبین — صبح صادق ہے کہ آفاق میں ہے ہی مبین
دیدۂ کاذب کا فراوسی دیکھی تو ہین — سجدۂ خالق ایمان میں ہو سر بزمین

۵۰

جلوہ فرما جو وہ پیشانی فائق ہو جائی
دیکھکر ناصیہ کاذبہ صادق ہو جائی

شجر طور ہی گویا قد زیبائے رسول — جلوۂ طور کی لمعات ہیں سیمائے رسول
جسکو پیش آگئی پیشانی غطمائے رسول — ہمہ تن چشم رہی محو تجلائے رسول

۵۱

یکنظر خواب میں اٹھے جو وہ دلکش آجائی
دل مشتاق کو موسی کی طرح غش آجائے

کس قدر پیاری سی قرین ہیں وہ کمان ابرو — قاب قوسین کی تصویر ہی شان ابرو
سورۂ نون ہے خود وصف بیان ابرو — قبلتین آج ہیں عالم میں نشان ابرو

۵۲

یا در کعبہ ہے وہ جبین دعا ہی مقبول
بال بال آپکا کیا نام خدا ہے مقبول

وصف ابرو میں قلم میری قلم کی ہی بار — ایسا عالم میں سر فکر سخنور ہے کہان

کرامت

کہ سلاست جسے یہان چھوڑ دتی تیغ زبان | ھی محالات سے اوصاف دو ابرو کا نشان

۵۳
نقش ابرو ہی نہی کھنچ سکے جو کھینچے
کس کے طاقت ہے کہ اس قوس قزح کو کھینچے

آئی دس ابرو عالی یہ اگر چین عتاب | الحذر گو رہی وہ فرخ مین جھکے ہر موج عذاب
کیونکہ عالم مین عتاب نبوی ہی وہ حجاب | کہ یہان چین ہی قہار کی خود نما عقاب

۵۴
جہا نکلتی ہی وہ ل کفار کو اس پر دی سی
او نپہ پر غیظ کیا نار کو اس پردی سی

ایک رگ ایکے مابین دو ابرو ہی یہان | غیظ فی اللہ مین ہوتی ہی کسی وقت عیان
مسقط نص جہان ہو وہ اگر ہو جنبان | ہمسر جنبش عرش اوسکی صفت سے شایان

۵۵
غضب اللہ لمغضوب رسول واللہ
لقد اہتز لہ العرش بقہر الاواہ

فرق سر جادہ حسن و جمال سے دیکھو | استوا چرخ رسالت یہ عیان ہی دیکھو
وہ جو ابرو سی قرین الف کی شان سے دیکھو | معنی نون و قلم جلوہ کنان ہی دیکھو
بینی مبارک ۱۲

صفت حاجبین ۱۲
۵۶
حاجبین ایسی ہین وہ غایت بینی حسنین
دو ابرو ۱۲ — یا انتہای ۱۲
قاب قوسین ہین بینی رہ قاب قوسین
دو ابرو ۱۲

سورہ صاد ہی وہ عین جہاں مند بنی | گوشہ چشم ہے اک ملک جہاں بینی معنی
ہی نظر سوئی مین اس لئی اکثر اونکی | کہ رہین کنج عدم مین بھی تو مرحوم سبھی

رحمت خاص ہین اوس نور رہی کی انکھین
رحمت خدا کے
کیون ہون دیکھنی والی ہین خدا کے انکھین

۶۷
اور تقدیر حسن اشیا کے لیئے تھی ساتر
(پردہ دار) (وصف ثانی)
دہن پاک محمد سے ہوئین پیدا ظاہر

الله الله نبی کی وہ زبان عربی
سنکے اوس افصح عالم سی بیان عربی
طفل مکتب ہین جہان پیر وجوان عربی
رنگئی سخن ہی فصیحان لسان عربی

۶۸
صادق فیہ لسان عربی افخم
قولہ کان شفاء لصدور العالم

وہ زبان مورد قرآن ہی سبحان الله
ساقی چشمہ حیوان ہی سبحان الله
ماہی کوثر عرفان ہی سبحان الله
خاتم حجت سبحان ہی سبحان الله

۶۹
آیت الله ست کہ در شہر حدوث آمدہ است
ترجمان قدم از بہر حدوث آمدہ است

کری محشر کو جب الله کی قدرت پیدا
اس ہمانی کی وہان صاف ہے صورت پیدا
(مراد زبان مبارک)
تو تکلم سی وہان سبکو ہو ہیبت پیدا
اوسکے جوہر سی ہی وہان عرض شفاعت پیدا
(حضور رب العالمین)

۷۰
اذن رحمان سی شفاعت کے لیئے ہو گویا
وہ زبان یومئذ فلا تسمع الا ہمسا

عمر بھر نطق ہوا سی وہ زبان ہے خاموش
ذکر رویت میں ہے وہ بحر بیان پر جوش
(دیدار الٰہی)
کلمات ابدی سنتی ہی گویا ہی گوش
ہوئین موسی طرح اہل سماعت بیہوش

۷۱
محض وہ ہی چاشنہ ذوق ہمین ہی وہ زبان
قوت سمع و بصر بھی تو نمایان سے وہان

لذت شربت دیدار حق اوس سے پوچھو
ذوق وہ چاشنی گفتار حق اوس سے پوچھو

لطف

لطف کیفیت اسرار حق اوس سے پوچھو | ذکر مین غیر یہ اثبات حق اوس سے پوچھو

۲)
حق تو یون ھی کہ جو حق کوئی وسیلہ کا حق ھے
حق محسوس مین پوشیدہ یہ گویا حق ھے

صدق ہر لحظہ تصدق کے لیے ھی موجود | سچا صدق ھی ہر دم وہ زبان محمود
اسطرح کذب سے یہ روھی وہ اسکی نابود | صبح صادق سی ھی جسطور یکا ذب مفقود

۳)
ینطق الحق علیہ بخفا للناس
ما وفی القول فمن اصدق من رب الناس

بالیقین ھی سخن رب کریم اوسکی حدیث | واہ کیا کچھ ہوئی ھی شان عظیم اوسکی حدیث
کیا بیان کرتی ھی اسرار قدیم اوسکی حدیث | بحر معنی سی ھی وہ در یتیم اوسکی حدیث

۴)
کہ جہان ھی در قلب دو جہان حلقہ بگوش
بر و بحر و صدف گوہر و کان حلقہ بگوش

اب وام میری ہوئی زبان بیان امی | اللہ اللہ ھی کیا رفعت شان امی
ہوئی جبریل سی تعلیم بیان امی | کیون نہ دارین مین اعلی ہو مکان امی

۵)
ملک ام قری آج وھی امی سے
منزل ام کتاب ابدی امی سے

پست ہے فکر کی اوس گردن عالی سی نظر | وہ سرافرازی کونین ہے زیبا او سپر
سرنگون ہو ٹان ھین سلاطین جہان داور | طوق تسلیم مین اوسکی لیی رکھی ہو سر

اللہ اللہ وہ عالی عنق احمد ھی
عنق کون و مکان اوسکی طرف ممتد ھی

حسن گردن وہ گلو سوز ہی سبحان اللہ
شب کا گل مین عیان روز ہی سبحان اللہ
وہ بیاض ایسی دل افروز ہی سبحان اللہ
سر علم و حکم آموز ہے سبحان اللہ

کیون نہ اوس گردن مینا کا جہانمین غل ہو
قل ہو اللہ جہان زمزمۂ قلقل ہو

صبح دیباچہ ہی یہ بہر بیاض گردن
شمع کافور کہان اوسکی مقابل سے ڈر
سوختہ رشک سے ہے شمع حرم بھی ہمہ تن
سحر جنت فردوس ہی گویا ابیَن

حسن کی شان سی ہی جنت عدن ظاہر
فخر عدنان سی ہے جنت عدن ظاہر

موی سر آگئے گردن پہ تو ظاہر ہوا صاف
کہ پڑا کعبہ پہ نور پہ مشکین یہ غلاف
یا کہ ہی طوبی کی چوٹی مین معنبر موباف
نور و ظلمت مین بجا ہے یہی قول وصاف

رات دن جمع ہین کیا حسن کا اعجاز ہے یہہ
جمع اضداد مین ہر حسن سے ممتاز ہی یہ

صفت مہر نبوت ہو تو کیا ہو مرقوم
رمز مہر ید قدرت ہو کھانسی معلوم
ہوئی وس مہر کی تشبیہ اگر اوس سے بہ موم
ہو روان بیضۂ حمامہ سی رحیق مختوم

زیر تحجلہ کی تشبیہ اوسکو اگر کیجے بیان
مورد رشک ہی چشم عروسان جنان

مہر ہی چرخ رسالات پہ وہ مہر مبین
قلب مومن مین ہے صدق اوسکی سبب نقش نگین
اوس سے پیدا حسن دل کا فریفتہ لگی مہر مبین
طبع اللہ کا مصداق ہی وہ قلب لعین

دفتر دل نصین مقبول ہوا اس مہر لغیر

بے سند ہیں خط اعمال سب اس مہر بغیر ۵۱

کیونکہ اوس مہر سی ہمرنگ ہو مہر انور
روشنائی ید قدرت کی لگائی جس پر
کونسی مشک سی ہوگی وہ مداد اطہر
بس گیا بوی محمد سے جو وہ مہر دفتر

دیکھو جس راہ سی محبوب گذر جاتی ہیں
اوسی خوشبو کو دماغ سر و جان پاتی ہیں ۵۲

اب ہے راہ سعادت نظر آتی ہے فقیر
صفت ساعد مسعود جبھی ہوئی تحریر
ہے بیاں ترک ادب اسمیں ہے نظیر
کہ کہان شیشۂ اُس خلق کہان صبح قدیر

آستین جلوہ ساعد سی ہے فوارۂ نور
یا کہ روشن ہے وہ فانوس میں شمع کافور ۵۳

دست قدرت سے بنے دست ہے کیسے خوب
اور خط دست مبارک ہیں عیان ایسی خوب
دست گل ہے تو رگ گل سی ہے خطین ہیں خوب
ہات ملتا ہوں کہ کیا لکھدوں میں جیسی خوب

لوح محفوظ کف رشک ید بیضا ہے
یا یم جود و سخاوت یہ یہ کف آیا ہے ۵۴

کیا لکھوں خوبی انگشت دراز احمد
رہگئی گردن فکر اوسکی طرف کو ممتد
اخذ مضمون سے ہوا میرے قلم کا شل ید
این بگفتم صفتش کاشکی مقبول افتد

ہیں وہ انگشت و کف دست رسول ایسی قرین
ید قدرت سے ہوئی لوح و قلم جیسی قرین ۵۵

رفع سبابہ جو تھی عادت محمود خصال
تو عمل ہمکو بھی مسنون ہے آج اوسکی مثال
عید سنت کا تھی وہ ناخن انگشت ہلال
اور دکھاتا تھی ہمیں طلوع محمد کا جمال

۸۶
مائل دید ہوا ایک جہان اوسکی طرف
ہیں تشہد میں اشارات بنان اوسکی طرف

اور جو لکھوں صفتِ سینۂ صافی بنیاد
سینہ ہی لوحِ جہان جملِ علم آئی یاد
آب آئینہ روان آئی پی صرف مداد
یا کہ عرش اوس سے ہوی شرع جہانمین ایجاد

۸۷
حولِ حق دیکھلو قلبِ صفتِ اولی ہین
شرع موجود ہے قلبِ صفتِ آخری ہین

ہی وہ آرامِ دل و سینۂ انسان سینہ
زندگی بخش ہی جون چشمۂ حیوان سینہ
ہول دل کی لئی ہی آیتِ رحمان سینہ
خطِ اسودسی ہی یا صفحہ قرآن سینہ

۸۸
خطِ باریک سے مقرون ہی وہ صدرِ انور
یا کہنچی جدولِ مشکین ہے الم نشرح پر

بالیقین مطلعِ انوارِ الٰہی وہ ہی
موردِ و منظرِ انظارِ الٰہی وہ ہے
سربسر مخزنِ اسرارِ الٰہی وہ ہی
حاملِ شنجتِ دیدارِ الٰہی وہ ہی

۸۹
آمد و رفتِ نفس سے ہی یہ اوسکی تمثیل
شیشۂ ساعتِ اوقاتِ تجلّی جلیل

اس ید کلک مین وصفِ کمرائی کیونکر
اعجب الخلق کے اسرار کو پائے کیونکر
رشتۂ جان کے یہ تصویر بنائے کیونکر
رمزِ بیچون کو یہ چون صاف جتائی کیونکر

۹۰
ہو سکا اوسکی ثنا مین ہی مصرع موزون
کام اوسکا ہی قیام اور رکوعِ بیچون

اب ہی نعتِ قدمِ پاک کی تقدیم اہم
ظرفِ خیرات و سعادات ہے جسکا مقدم

قدم

قدمِ صدق ہی محسوس ہیان عالم
اقدمِ ہر متقدم ہے بدرگاہِ قدم
(سابق ۱۲)

۹۱
پا نہ سکے اوسکی حقیقت کو جبھی خاص و عوام
اوسکو اقدام ہو جب یوم تزلّ الاقدام
(روز قیامت ۱۲)

ملی تعویذ جو نقش اوس قدمِ اکرم کا
ناخنِ پائے بنی آج ہی وہ عقدہ کشا
خواست کو کبہی پہر مرضِ لغزش پا
ناخنِ عقلِ فلاطون کو جو ہو یہ دعوا

۹۲
شرف اوس ناخنِ پا کا نہ لکہے پائے وہ عقل
ناخنِ شیر اوسکے لئے بنجائے وہ عقل

کیونکہ خاموش ہو یہان طوطیِ خامہ کے زبان
وہان ہی ہر ذرۂ خاکِ قدمِ الیاد ہی شان
آئینہ ہی قدمِ صاف بنی جسپہ عیان
درۃ التاج شہان ہی لقب اوسکا شایان

۹۳
آج کس سر کے نصیبون مین ہی یہ اوجِ عروج
فرش پا ہے جو محمد کے لئے ذاتِ بروج
(یعنی آسمان)

شمع کاشانۂ عالم ہین مقرر دونون
اونپہ قربان یہ مر دیدی ہی عین اور سر دونون
(یعنی قدم مبارک ۱۲)
اون سی بطحا و مدینہ ہین منور دونون
بوسہ گاہِ لبِ مشتاق ہون کیونکر دونون

۹۴
حاش للہ کہ بود رتبۂ خاک و خاشاک
کہ بشوخی بودش قربت آن عالمِ پاک

بارک اللہ سراپا کا جب اتمام ہوا
خیر مقدم مری ہر مو نی زبان نکلی کہا
(ہاں ۱۲)
خواب مین حضرتِ مرسل نے قدم رنجہ کیا
فرطِ شادی نے مگر پہر مجہی سونی ندیا
(میرے ۱۲) (صلعم)

للہ الحمد کہ جو دیکھ لیا کافی ہے
یہی دنیا مین سراپا کا صلا کافی ہے

۹۵

یہی باقی ہی فقیر اب تو تمنا میری ختم ہو جائی مدینے میں یہ دنیا میری	خاک ہو شہر مقدس میں سراپا میرے زیر اعقاب محمد رہے عقبے میرے

۹۶

ہو وہاں میرے لیے صفت نعال احمد
چشم مشتاق رہے محو جمال احمد

ربنا صل علی روح رسول الثقلین جنکی تمثیل ہی فرماتی ہین شاہ کونین	وعلی آلہ الاخیار بخیر الدارین کشتی نوح میں گویا یہ ترے قرۃ عین

۹۷

ہو رکوب انکی اطاعت کے سفینے میں نصیب
قربت انکی مجھے یارب ہو مدینے میں نصیب

اور صحابہ پہ نازل ہو تحیات وسلام اونکی توصیف میں وارد ہی نجوم الاسلام	نامور صاحب فہ ہین جنمین ہو انام امام اقتدا اونکی ہدایت ہے لیے خاص عوام

۹۸

گو عمیق آج ہے گرداب جہاں اپنی لیے
یہ نجوم اور وہ کشتے ہے امان اپنے لیے

یا خدا شہر نبی کا شرف اور افزون ہو اور جو دشمن ہے مدینے کا تو وہ ملعون ہو	جو محب اوسکا ہی فردوس ہے وہ مقرون ہو سجن سجین کا عقبے میں وہی مسجون ہو

۹۹

بعضے کہدیتے ہین ایسا بھی تو بعقل وشعور
کہ مدینے کی زیارت نہین کچھ ایسی ضرور

لاتشدوا کی حدیث آئی ہی بیشک مرفوع جنس مدکو رہی محذوف جہان ہے مشروع	مگر اوس سے نہیں ہی قصد زیارت ممنوع تو ہوا وسوسہ کل تو نشوش مدفوع

ہی شارع میں مفرغ جو یہ استثنا ہے

۱۰۰

فارغ اس رسم سے مقصود میں دل میرا ہے

مورد وحی ہی اور منزل تنزیل ہے وہ
بانی تسبیح ہی اور موقع تہلیل ہے وہ
راحت روح ہی اور مہبط جبریل ہے وہ
مصدر تعظیم ہی اور بلدہ تبجیل ہے وہ

۱۰۱

مصطفے کا جسد پاک ہے اوس تربت میں
وہ حبیب صمد پاک ہی اوس تربت میں

ہے خس راہ وہاں قفل تمنا کی کلید
عود اوسکا ہو جو ہر روز تو ہر روز ہو عید
خشت بام اوسکی ہی خورشید سمائے تمجید
کیون نہ اوسکے لئے ہو دل کو یہاں شوق مزید

۱۰۲

موقف سرور عالم ہے مدینہ واللہ
قدر میں مکہ سے کیا کم ہے مدینہ واللہ

ہے وہ آباد تو ہر جسم میں ہے جان آباد
کعبہ ملمین ہی اوسکی سبب ایمان آباد
اوسکی تعمیر سے ہے ہر دل ویران آباد
یا الٰہی رہے وہ خانہ جانان آباد

۱۰۳

اور وہ معمورہ ہو معمور تری رحمت سے
دور طیبہ نہ ہوں دور تری رحمت سے

کیونکے ہو مدح نبی سرور لولاک رقوم
کیا ہوا آب میں آیا بھی اگر عکس نجوم
وہ تو ممدوح ہیں اور مدح سرا ان کی ہے مذموم
عاقلہ سا قلہ ہو جائے نہیں یہ مفہوم

۱۰۴

یہاں محیط اسکا کوئی بار خدایا کب ہو
فکر اونسے میں محتاط آج وہ اعلی کب ہو

جو بیان محسنی سراپا میں ہوئی شبہ و نظیر
کیونکہ اون کی نسبت ہی یہاں فرات لبشیر
تو کھلا یہ کہ مشبہ بہ ہیں ذی توقیر
مدح میں محسنی سراپا ہی تقصیر فقیر

خالقِ حسن محمد سے یہ مستغفر ہوں
عفوِ تقصیر ہو یارب مری میں قاصر ہوں

ذکرِ مرشدی و استادی صاحبِ مقاماتِ رفیع مدفونِ جنت البقیع حاجی حرمین شریفین نائبِ رسول الثقلین مولانا مولوی مظفر حسین کاندہلوی ادخلہ الرحمن فی فرادیس الجنان

کہاں ہیں شیخِ زماں نائبِ رسول اللہ — بتذکرِ دل و جاں نائبِ رسول اللہ
یہ کہتے تھے الوالابصار دیکھکر اونکو — کہ ایسے ہوتی ہیں ہاں نائبِ رسول اللہ
تھوئی چشمۂ حیواں سے بھی جہاں کو وہ فیض — جو تھی وہ فیض رساں نائبِ رسول اللہ
یہ آنکھیں ہوگئیں حیران فرقد ہے تسکا — کہاں ہیں قطبِ جہاں نائبِ رسول اللہ
جو خواب میں بھی وہ کہائیں تو کورِ بینا ہو — وہ شکل نور فشاں نائبِ رسول اللہ
وہ تھی مظفر و منصورِ ملکِ خیر دو کون — سعید کون و مکاں نائبِ رسول اللہ
سنن عمر تھی معمورِ سنت ایسی تھی — وہ جسمِ شرع کی جاں نائبِ رسول اللہ
وہ کیا ہے حبِ مساکین و ملیں تھی جو رہی — محبِ خستہ دلاں نائبِ رسول اللہ
ہماری آنکھوں میں پہرتی ہیں وہ جو رہتی تھی — رہِ خدا میں رواں نائبِ رسول اللہ
کہاں جہاں میں مہماں نواز ایسی تھیں — کہیں ہیں ایسی کہاں نائبِ رسول اللہ
وہ حضرتِ عربی کی طرف سے مخبرِ دین — مقیمِ ہند تھی یہاں نائبِ رسول اللہ
جہاں میں سنتِ مسدہ کو زندہ کر گئی وہ — سنا کی اپنا بیاں نائبِ رسول اللہ

الٰہی ہوں میں مظہر حسین محترمین　　مقیم قصرِ جنان نائبِ رسول اللہ
نصیب مجکو بھی ہو کاش وہی گئی جسطور　　درِ رسول پہ جان نائبِ رسول اللہ

بقیعِ پاک مدینہ میں وہ ہیں ہون یہان
کہان فقیر کہان نائبِ رسول اللہ

نورِ نظرِ اہلِ نیاز ذکرِ حسن و خوبی نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق نے کیا بنائی ہی نورِ نظر نماز　　اندھیر تھا جہان مین ہوتی اگر نماز
پڑھتی ہین خوفِ حق سے جو باچشمِ تر نماز　　اونکی لیئے بجھائیگی نارِ سقر نماز
سوئینگے قبر مین وہ ہی آرام سی جو یہان　　پڑھتی ہین نیند چھوڑ کے وقتِ سحر نماز
رہتا ہی جنکو فکر نمازون کا رات دن　　گویا وہ پڑھتی رہتی ہین اٹھون پہر نماز
وہ کونسی ادا ہی جو ہوتی ادا نہین　　بیدینون سی ادا نہین ہوتی مگر نماز
کانون مین بس اذان و اقامت تو ہو چکین　　باقی رہی فقط تری ای بی خبر نماز
تھوڑی سی زندگی یہ تو غافل ہی کسقدر　　آجائیگی قضا تو قضا ابنکر نماز
ہی بی نمازو سنگدلو سر جھکاؤ تم　　دیکھو تو پہر دکھاتی ہی کیا کیا اثر نماز
سرتابی ہے بے نماز تو تم اسے نمازیو　　پڑھتی ہو کیون جنازۂ ناپاک پر نماز
جنکو یہان نماز کا ڈر ہے تو کیا عجب　　اوسنی وہان اٹھائی حشر کا خوف و خطر نماز
سرسبز اس نہال کو آبِ وضو سی کر　　لائیگی پہر تو میوۂ جنت ثمر نماز

دنیا مین جنکی دلمین بنا تی ھی گہر نماز		اونکے لئیے بنائیگی یہ گہر بہشت مین

حاضر تو ہر نماز مین رکھہ دل کو ای فقیر
کچھہ تو سمجھہ کہ تو ھے کہان اور کدہر نماز

طی کرگئے وہ عشق کی منزل نماز مین		حاضر ھے جو جنکا یہان دل نماز مین
یہ قطع کرتے ھین مراحل نماز مین		ھین دست بستہ اور اوٹھین قیام سے
ہوتے ھین جو انکے شامل نماز مین		فرماتے ہین نبی کہ جلا دون مین انکی گہر
مشکل یہ ھی کہ پڑ گئے مشکل نماز مین		دنیا کے کام کیلیے مشکل ہون سہل ہین
ہو جائے بیٹھے بیٹھے ہی شاغل نماز مین		گر طاقت قیام نہو وے مریض کو
پہر بھی ثواب ہے وہی حاصل نماز مین		یہ بھی نہو تو لیٹے ھی لیٹے پڑھے نماز
یہ بھی تو ھی طہارت کامل نماز مین		پانی سی ہو ضرر تو تیمم سے کر ادا
دیکھا تو بس نکلتی ہین جاہل نماز مین		دنیا کے کاروبار مین وہ انا ھت برابی
کب وہم ہوتی دیتا ھی داخل نماز مین		غسل و وضو کے وہم سی اللہ کی پناہ
شیطان کو تمنی کرلیا شامل نماز مین		ای وہمیو خدا سی ڈرو کیا غضب کیا
اللہ کی طرف رہو مائل نماز مین		یہ وہم چھوڑ دو اب تو خدا کے لئیے خدا
جو دل ھی نماز کے قابل نماز مین		کچھہ بھی نہ رہے نہ دلمین پہر اللہ کے سوا
رہتی ہین محو دین کے عاقل نماز مین		کیا جانین گے نماز کو دنیا کے بیوقوف
دنیا سی باندہتی ہین جو محمل نماز مین		سچے نماز مین وہی باندھی ہوئے ہین ہات

افسوس تو نماز تو پڑہتا ھے ای فقیر
پر دیکھتے ہین ہم تجھے غافل نماز مین

جو نمازی ہیں وہ تھین جنت کا باغ آیا ھی ہات
بی نمازونکو فقط دوزخ کا داغ آیا ھی ہات

صرف کر راہِ خدا مین رات دن اپنی سکو تمام
تجکو ای انسان اگر نقدِ فراغ آیا ھی ہات

بو ہی جنت تیز ھی اور ہمکو یہ ورصی کی بھیان
بو ہی عصیان سی بہت ضعفِ دماغ آیا ھی ہات

قبر مین ہرگز نگھبرائینگے وہ اسی سے
جنکو یہان ایمان کا روشن چراغ آیا ھی ہات

طوطی دلکو اب آئینہ نمازون کا دکھا
چھوڑ دی جو وسوسونکا تجکو زاغ آیا ہات

کیون نہ وہ مخدوم حورِ عین ہون سرورِ عیش
وہان نہ غلمان سی جنکو ایاغ آیا ھی ہات

ہی اگر جنت کو جانا چل مدینی کو فقیر
راہِ جنت کا یہی مجکو سراغ آیا ھی ہات

جو نمازی ھین وہ ھین سایۂ رحمان کے تلی
بی نمازون کی ھی جا مرقدِ شیطان کے تلے

بی نماز اب بھی نمازون کے لیے گھر سی نکل
ایک دن ہوئیگا تو خاکِ بیابان کے تلی

گرم بستر سی نہ اوٹھنی کا مزا پائیگا وہان
جبکہ دب جائیگا تو آتشِ سوزان کے تلی

بی نماز آج جو اک جنبشِ مژگان بھی جیا
نیشِ عقرب وھی وہان تیغ کی لگ جان کے تلی

وقتِ تکلیف مین جاتی ھین جو مسجد کے طرف
چین مین ہونگے وہ روضۂ رضوان کے تلی

بی نماز اب بھی نہ خارکشِ کفر یہان
اب بھی آ جلد کہ ھین گلشنِ ایمان کے تلے

ایک سجدہ بھی فقیر اپنا جو ہو جائی قبول
تو رہو مین چمن رحمتِ سبحان کی تلے

یاد کرتی ھین ہر لحظہ جو اوس نام کو تو
ای زبان سننہ مین نہی ھی مزہ کسکا م کو تو

چین نہ کارھی ایل تو ریا کر بی چین
رھی آرام سی ہان چھوڑ سکی جو آرام کو تو

دین کی کام مین کھہ اپنی تئین پختہ مزاج
چھوڑ دنیا کے سراسر طمعِ خام کو توہ

دلمین جو آتی ہی کرتا ہی وہی ای غافل
سوچتا کچھ بھی ہی ہر کام کے انجام کو تو

کس لیے جسم یہ آسر ہی تو بس خاک مین مل
سجدہ کرتا نہین جو خالق اجسام کو تو

بے نماز اب تو محمد کی بھی پیغام کو سن
کہ سنا چاہتا ہی موت کے پیغام کو تو

اس سے بہتر ہی بھلا کونسا کام ای ناکام
ان نمازون کے لیے چھوڑ کے ہر کام کو تو

باوضو چلتا ہی جب گھر سی تو مسجد کی طرف
گویا باندھے ہوے جاتا ہی یہ احرام کو تو

جسم حاضر ہی تو رکھہ دل کو بھی حاضر ہمین
ای مسلمان نمازی تو ہوا نام کو تو

پنجگانہ تجھے لازم ہی جماعت سی نماز
ورنہ وہان پائیگا ایمد سے الزام کو تو

قبر کا سونا بھی یاد آتا ہے سجدہ کے لیے
سوچتا ہی یہان تو ہی آسایش اندام کو تو

پہر تو یاد عمل ہی سبکدوش ہے جسے
یا در کھی جو فرشتون کی بھی الزام کو تو

ایک دن یون ہی گذر جاتا ہے دیکھین گے
دیکھتا کیا ہی گذرتی سحر و شام کو تو

خانہ دل جو کیا فکر عمارت مین خراب
سر پہ لیجائیگا کیا اپنے در و بام کو تو

کر عمل روز قیامت کے لیے اب تو فقیر
بس غنیمت ہے سمجھ زیست کے ایام کو تو

سخ محشر سی جو کل ہوگیا پیدا او لٹا
منہ کو آجائیگا ہیبت سے کلیجا او لٹا

اب تو اولٹا ہی ہے او سیر ہی گرمی ہی کہ بس
ناہی او سنکن تیری چہرہ کیا ہوگا او لٹا

بے نمازون کے بھی کھلجاتی حقیقت سارے
ایک بھی انمین نہ مرکر جو پہر آتا او لٹا

بیچیا و سمجھین شرما تے نصیحت سنکر
اور الزام ہمین دیتے ہو بیچیا او لٹا

بے نماز اب بھی جھکا سر کو دگر نہ او سدن
سر تجھے مثل قدم لیکے چلیگا او لٹا

الٹے مردو دیکھی ہی ہین دنیا کے غلام
ارکان نمازون کے لیے کون ہے سیدہا او لٹا

اوس سے کہدو جو یہی ہی تو جہنم مین جو دیر | سر کے بل جائیگا تو ای سگ دنیا اولٹا
سیدہا ہو جائیگا دل اوسکا مقرر جسنے | اپنا منہ خاک پہ سجدہ مین ہے رکہا اولٹا
اب بہی سیدہا ہو نمازی ہو وگرنہ اوس روز | ہوئیگا نامۂ اعمال کا پڑہنا اولٹا
بیٹہہ کے پیچہے وہان پڑہ نہ سکیگا جب تو | یہ کہیگا مری تقدیر کا لکہا اولٹا
ایسا پچہتائیگا افعال سے اپنی اوسدن | رب سے چاہیگا تو دنیا مین پہر آنا اولٹا
نہین معلوم کے عادت یہ کہ پہر لائی تجہی | آج اعمال مین سیدہا ہی تو پایا اولٹا
پہر بہی تا ابد نکلیگا عبادت مین جو تو | جان رکہنا کہ رہیگا تو سراپا اولٹا
جو دکہانیکو سنانیکو تو کرتا ہی عمل | دہین جاتا ہی ترے منہ پہ وہ مارا اولٹا

یاد مولیٰ کی سوا چین نہو دل کو فقیر
کاش دنیا سے اب جیا ہو دل اپنا اولٹا

وفا ہی پند ہماری تمہین جفا ٹہیرے | یہ بے نمازون سے کہنا کہو یہ کیا ٹہیرے
ہر ایک کام مین ہی تمکو بے نمازو مزا | مگر نماز ہی کیون ایسی بے مزا ٹہیرے
غضب تو یہ ہی جو لاکہون شغل ہین تمکو لگی | تو نفرت اوس سے ہے جو درد کی دوا ٹہیرے
نماز پڑہ کے ٹہکانا بہشت مین کرلو | تمہاری جا ہی تو دوزخ مین نہ جا ٹہیرے
ہر ایک کام تو ہمت سے اپنے کرتے ہو | نماز چہوڑنی مین مرضی خدا ٹہیرے
سمجہیگا نہ نماز ایسی ہی کہ جسکے سبب | جہان مین با اللہ بصیرہ پارسا ٹہیرے
نماز مین چہوڑتی ہین لہنین جا ہی بہت | جو بے حیائی ہی فسوس بے حیا ٹہیرے
سزا یہ سخت جہکا نا دکہائیگا اوسدم | یہ جان ہوئیگی حلقوم مین جو آ ٹہیرے
خدا سے شرم نہ آئی قضا سے تو نہ ڈرا | بہت نمازون کے اس بیچ یا قضا ٹہیرے

یہ دیکھا چاہیی کسنے شروع ہو گی نماز
تری صلاح تو پڑہنیکے بار با ٹہیری

چلا یا جان کو دوزخ مین چھوڑ چھوڑ نماز
نہ ٹہیری راحت جان جان پر بلا ٹہیری

نماز روزیمین رکھہ سنت نبی کا لحاظ
رضا مین اونکے ہی اللہ کی رضا ٹہیری

نماز یونکی لیی قصر سیم وزر ہین وہان
تو خاک جا بی سجود انکی کیمیا ٹہیری

رہی ہمیشہ عبادت تو دل رہی یون صاف
کہ جیسی ہستی ہی آئینہ پر جلا ٹہیری

نکروہ کام جو بدعت ہی یاد رکھہ نہان
وہ کر تو جسمین ہو مرضی مصطفے ٹہیری

یہ مجہسی وعوت دین سُنکے تو جو چلتا ہی
دعای خیر تری حق مین یہ دعا ٹہیری

مبارک اونکو بہشتونکی لذتین یارب
ہمیشہ جنکی غم آخرت غذا ٹہیری

یہان سی چلنی کا رکھہ فکر کیونکہ یہ دنیا
مسافرونکی ہمیشہ سی ہی سرا ٹہیری

ڈرو خدا سی اری غافلو نماز پڑھو
سنو فقیر کے اب تو بھی صدا ٹہیری

تمام شد

خاتمہ الطبع من العبد الحقیر محمد حسین الفقیر فی ذکر المطبع الفاروقی

آج انعام خدا مطبع فاروقی ہی
شہر مین وارد ہی مطبع فاروقی ہی

صاف و مطبوع یہان کیون نہو ہر تی مطبوع
مسکن اہل صفا مطبع فاروقی ہی

کیسون نہ تصحیح کتب سی ہو شفا الاسقام
صحت سقم کی جا مطبع فاروقی ہی

کیا کسی شعبہ سی کچھہ سیکھہ لیا یہ کھنا
وہ جو کھتے ہین برا مطبع فاروقی ہی

کیوں نہ ہر سایۂ دیوار سے بھاگے شیطان
کس سے منسوب ہوا مطبع فاروقی ہے

کفر و بدعت کے مریضوں کو چلی آندھیاں
کھل رہا دارِ شفا مطبع فاروقی سے (یعنے نام فاروق سے ۱۲)

نہرِ احیای علوم اس سے رواں ہے ہر سمت
چشمۂ آبِ بقا مطبع فاروقی ہے

حق کو باطل سے جہاں فرق ہے ما شاء اللہ
فارقِ حسن و خطا مطبع فاروقی ہے

اسمیں مطبوع ہوئی اس کتب دین کے نسخے
دردمندوں کی دوا مطبع فاروقی ہے

کیوں معظم نہ ہو وہ ہے جہاں معظم حسن سے
آج ممتاز بنا مطبع فاروقی ہے

دلسے آبادی مطبع کی دعا ہے کہ فقیر
دلِ ویران کی سرا مطبع فاروقی سے

قطعات تاریخ کلیات فقیر من فقیر بعربی و فارسی و ہندی

له الحمد والشكر قد جاءنا
كتاب بتوصيف خير الانام

وفي عامه من فواد لفقيــر
الا شماهنا فلح مسك الختام

۱۲ ۹۱

ایضاً منہ بفارسی

از قالبِ طبع شد برون نظمِ فقیر
هر اهلِ نظر کتابِ نعت شنہ گفت

تاریخِ تمام طبع هم طبعِ فقیر
دیوانِ فقیر بابِ نعت شہ گفت

۱۲ ۹۱

ایضاً منہ بہندی

ہے فضل محض ربِ کبیر و قدیر کا
مداح میں بھی ہوں جو بشیر و نذیر کا

قید حدید بجز دی ورنہ وہ تھے — ہو جس سے اذن وسعت نعت بشیر کا
گویا کہ لطف حق سے یہ تحریر مدح مین — ہمین ہون محرر آج رقاب اسیر کا
ما فی الضمیر مدح نبی ہے الٰہی شکر — حاضر ہے یہان ضمیر مین جو ضمیر کا
مقبول بارگاہ سلیمان ہو میری نعت — وہان اور یہ اقتدار ہو مور حقیر کا
سلطان دوسرا کا ثنا خوان ہو فقیر — ذرہ غزل سرا ہو ہوا مہر منیر کا
شبنم کو وصف چشمہ خورشید کی مجال — وصاف قطرہ کیونکہ ہو بحر کبیر کا
ہان رحمت خدا سے یہ امید ہے مجھے — رتبہ ہو آب شور کو بھی جوی شیر کا
اپنے رسول تک ہی پہنچا دے سلک بس — دنیا مین ملتجی رہون مین کس سفیر کا
گر یہ تحفہ حضرت احمد مین ہو قبول — ہو جاے مستجاب جناب قدیر کا
دیوان مدح ختم ہوا آج اے فقیر — اب لکھیے کیا ارادہ ہے قتل خیر کا

یہ ہی کہ تجھکو تیری نبی کو جہان کو
یارب قبول ہو یہ تحفہ فقیر کا

تاریخ از نتائج طبع ... سعید حافظ عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ المجید

جب یہ لکھا فقیر صاحب نے — حاوی نعت مصطفٰے دیوان
لکھے عبد الرشید نے تاریخ — خوب لکھا ہے نعت کا دیوان

ایضاً از فکر اخی احمد جان سلمہ المنان ابن عمی حاجی حافظ محمد یحییٰ صاحب سلمہ الغنی

طبع کردید چو دیوان فقیر — با ہمہ خوبی و طرز اسلوب
ہاتفم گفت ز سعی اطعام — سال طبعش کہ بد اطعام مرغوب

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام میر محمد معظم طبع شد